e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 25 , Issue, 308 Sunday , August 09 2026 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۵) شمارہ نمبر(۳۰۸) لکھنؤ، بروز اتوار ۹-اگست ۲۰۲۶ء، مطابق ۲۵-صفر المظفر ۱۴۴۸ھ صفحات-۸

بی جے پی حکومت میں بجٹ کی لوٹ مچی ہے: اکھلیش یادو

لکھنؤ۔ سماجوادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے کہا ہے کہ بی جے پی حکومت میں بجٹ کی لوٹ مچی ہوئی ہے۔ ہر محکمے میں گھپلے، گھوٹالے اور بدعنوانی ہے۔ جھوٹ، لوٹ اور بے ایمانی اس حکومت کی شناخت بن چکے ہیں۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی حکومت میں ایکسپریس وے اور دیگر تعمیراتی کاموں میں بدعنوانی کے تمام ریکارڈ ٹوٹ گئے ہیں۔ حال ہی میں تعمیر کیا گیا لکھنؤ-کانپور ایکسپریس وے اس کی مثال ہے۔ بی جے پی حکومت میں بنائی گئی دیگر سڑکوں کا بھی یہی حال ہے۔ سڑکوں کی تعمیر میں بڑے پیمانے پر بدعنوانی ہوئی اور معیار کے اصولوں کو نظر انداز کیا گیا۔ سب سے مہنگا ایکسپریس وے درجنوں مقامات پر دھنس گیا۔ بی جے پی انتہائی جان لیوا پارٹی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جل جیون مشن اسکیم اس حکومت میں لوٹ کا مشن بن گئی ہے۔ جل جیون مشن کے تحت اب تک ریاست میں درجنوں پانی کی ٹنکیاں ٹوٹ کر گر چکی ہیں یا پانی بھرتے ہی خراب ہو گئی ہیں۔

مدراس سمیت چار ہائی کورٹوں میں 30 جج، ایڈیشنل جج مقرر

نئی دہلی (یو این آئی) حکومت نے مدراس، کلکتہ، کرناٹک اور مدھیہ پردیش ہائی کورٹوں کے لیے کل تیس ججوں اور ایڈیشنل ججوں کی تقرری کی ہے۔ قانون و انصاف کی وزارت کی ہفتے کے روز جاری کردہ ایک پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ صدر جمہوریہ محترمہ دروپدی مرمو نے سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کے مشورے کے بعد مسٹر گووندراجن کرشنا سوامی، مسٹر جنیش پتھیل، مسٹر رمیش نٹراجن، مسٹر جی کے متھو کمار اور مسٹر رام کرشنن راجیش وویکا ناتھن کو مدراس ہائی کورٹ میں جج مقرر کیا ہے۔ یہ تمام وکیل سے براہِ راست جج مقرر کیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ تین وکلاء اور سات عدالتی حکام کو اسی عدالت کے لیے ایڈیشنل جج مقرر کیا گیا ہے۔ ان میں وکیل مسٹر روی کمار شنکر نارائنن، مسٹر دلیپ کمار ناگراجن اور وکیل مسٹر ایلپن منوہرن نیز عدالتی حکام ڈاکٹر پی مروگن، ایم ڈی سمتی، محترمہ ایس اے آئی، محترمہ سی تھرومگل، مسٹر شنمگم کارتیکین، مسٹر مروگیسن بالو چامی اور عدالتی اہلکار مسٹر این گن شیکرن کے نام شامل ہیں۔

مودی، شاہ اور اڈانی نے روزگار ختم کر دیا: راہل گاندھی

کانگریس لیڈر کا مرکز پر زوردار حملہ، بولے- نوجوانوں سے کی سوشل میڈیا کے نشہ سے بچنے کی تلقین، حکومت نے روزگار کا بحران پیدا کیا

'ہمارے پاس 2 ہی راستے، چائے کی دکان کھولیں یا خودکشی کر لیں'، چھاتروں کی گونج پروگرام میں نوجوان نے بتایا اپنا درد

پریاگ راج (ایجنسی) لوک سبھا میں اپوزیشن کے لیڈر اور کانگریس رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی نے آج پریاگ راج میں منعقدہ 'چھاتروں کی گونج' پروگرام کے دوران مرکزی حکومت پر شدید حملہ کیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ موجودہ مرکزی حکومت اور اس کی پالیسیوں کی وجہ سے ملک کا نوجوان آج بدحال ہیں، سسٹم نے انہیں ایک چکرویوہ میں پھنسا رکھا ہے۔ ملک کے نوجوانوں اور مسابقتی امتحانات کی تیاری کرنے والے طلبا سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے تعلیمی نظام، بے روزگاری اور ڈاٹا کی طاقت پر کھل کر بات کی۔ اپنی تقریر کا آغاز کرتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا کہ وہ بنیادی طور پر 3 چیزوں پر بات کرنا چاہتے ہیں... درد، ڈاٹا اور دولت۔ انہوں نے واضح کیا کہ وہ نوجوانوں کے درد اور ان کے ذریعے پیدا کیے جانے والے ڈاٹا کی بات کر رہے ہیں، لیکن آج اصل مسئلہ یہ ہے کہ جو دولت یا سرمایہ نوجوانوں کا ہونا چاہیے، وہ مرکزی حکومت کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے ان تک نہیں پہنچ رہا ہے۔ راہل گاندھی نے کچھ اعداد و شمار پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ''مینوفیکچرنگ میں چین کا پروڈکٹ 3 گنا ہے، انٹرپرینیورشپ میں 90 فیصد ایم ایس ایم ای کو قرض نہیں مل سکتا، سرکاری ملازمت کی بات کریں تو 150 امیدواروں میں سے 1 کو ملازمت ملتی ہے، پی ایس یو ملازمت 2014 میں 14 لاکھ اور 2024 میں 7 لاکھ۔'' ساتھ ہی انھوں نے یہ بھی بتایا کہ کارپوریٹ ملازمت میں اے آئی 60 فیصد ملازمت کم کرنے والا ہے۔ بی جے پی کے پاس 150 کروڑ کا بینک بیلنس تھا، آج 10 ہزار کروڑ ہے۔ وہ سیاسی نظام چلاتے ہیں۔ وہ آپ کی سوچ کو کنٹرول کرتے ہیں۔ آر ایس ایس کے وائس چانسلروں کو لگا کر۔ ہر ادارے میں آر ایس ایس کے پرچارک لگائے گئے ہیں۔ بیوروکریسی میں پروپیگنڈا، نیم فوجی دستوں میں۔ یونیورسٹیوں میں پروپیگنڈا لگا دیا گیا ہے۔ نریندر مودی، امیت شاہ اور اڈانی نے روزگار تباہ کر دیا ہے۔

'چھاتروں کی گونج' پروگرام میں ایک طالب علم نے راہل گاندھی کے سامنے اپنا درد بیان کرتے ہوئے بتایا کہ وہ بی ایڈ اور سی ٹیٹ کر چکا ہے، 4 سال سے زیادہ ہو چکا ہے لیکن بھرتی نہیں نکل رہی۔ اس نوجوان نے اپنی تکلیف ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ ''ہمارے پاس 2 ہی راستے ہیں، چائے کی دکان کھولیں، یا پھر خودکشی کر لیں۔'' یہ سن کر راہل گاندھی نے کہا کہ ''خودکشی کوئی متبادل ہو ہی نہیں سکتا۔'' لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی نے طلبا کو یقین دلایا کہ انھیں انصاف ملے گا، اس کے لیے وہ ہر قدم پر طلبا کے ساتھ کھڑے ہیں۔

نوجوانوں کی تعریف کرتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا کہ ''یہ آپ ہیں۔ آپ ہندوستان کی طاقت ہیں، ہندوستان کی شان ہیں، ہندوستان کی مضبوطی ہیں۔ میں بھیڑ کی بات نہیں کر رہا، ہر ایک شہری، ہر نوجوان کی بات کر رہا ہوں۔ آپ سب میں ذہانت، تخیل اور صلاحیت ہے۔ اگر یہ سسٹم آپ کو نہیں روکے گا، تو آپ کی طاقت پر ہی اس ملک کا مستقبل تعمیر ہوگا۔'' انھوں نے مزید کہا کہ ہندوستان کے پاس دنیا کی سب سے بڑی نوجوان آبادی ہے۔ تقریباً 40 کروڑ پُرجوش نوجوان اس ملک میں رہتے ہیں، جن کی صلاحیت کے سامنے چین، امریکہ اور روس جیسے ممالک بھی کچھ نہیں ہیں۔ کانگریس رکن پارلیمنٹ نے 21ویں صدی کی ٹیکنالوجی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ آج کوئی بھی ملک 2 چیزوں کی طاقت پر ترقی کرتا ہے... پہلا، نوجوانوں کی صلاحیت اور دوسرا ہے ڈاٹا۔ ہندوستان کے پاس دنیا میں سب سے زیادہ ڈاٹا ہے، جہاں ایک ہندوستانی ہر روز تقریباً ایک گیگابائٹ ڈاٹا استعمال کرتا ہے۔ انہوں نے مصنوعی ذہانت (اے آئی) کی مثال دیتے ہوئے سمجھایا کہ آپ کے ڈاٹا کے بغیر اے آئی کا کوئی مطلب نہیں ہے۔ جیسے 20ویں صدی میں پٹرول کے بغیر پٹرول انجن کا کوئی کام نہیں تھا، اسی طرح آج ڈاٹا کے بغیر اے آئی نہیں بنایا جا سکتا۔ یہ ڈاٹا ہندوستان کا سرمایہ اور اثاثہ ہے۔

مرکزی حکومت اور ملک کے موجودہ سسٹم پر سخت حملہ کرتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا کہ اگرچہ نوجوانوں کی صلاحیت ان کی اپنی ہے، لیکن آج کے سسٹم نے انہیں ایک چکرویوہ میں پھنسا رکھا ہے۔ تعلیم اور روزگار کے بحران پر بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ''آپ تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ آپ کے خاندانوں کی جیب سے لاکھوں، کروڑوں روپے نکالے جاتے ہیں۔ آپ انجینئرنگ، میڈیکل یا گریجویشن کرتے ہیں۔ اس کے بعد آپ کو ایک سرٹیفکیٹ تھما دیا جاتا ہے، چاہے وہ بی اے کا ہو، ایم اے کا ہو یا ایم ایس سی کا۔ لیکن آج ہندوستان میں اس سرٹیفکیٹ کی کوئی اہمیت باقی نہیں رہی، کیونکہ یہ آپ کو روزگار نہیں دے سکتا۔'' راہل گاندھی نے ایک حیران کر دینے والے اعداد و شمار کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ آج صورت حال یہ ہے کہ 1000 نوجوانوں میں سے صرف 12 نوجوانوں کو ہی پرائیویٹ ملازمت مل پاتی ہے، اور یہی آج کے دور کی سب سے بڑی تلخ حقیقت ہے۔

حد بندی بل کی بلاشرط حمایت پر کرن رجیجو کو راہل گاندھی کی دوٹوک

نئی دہلی۔(ایجنسی) لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد اور کانگریس رہنما راہل گاندھی کی خواتین سے متعلق 'ایکس' پر شیئر کی گئی ایک پوسٹ کو ری پوسٹ کرتے ہوئے مرکزی وزیر کرن رجیجو نے لکھا کہ ''یہ کانگریس پارٹی کی جانب سے ایک مثبت پیغام معلوم ہوتا ہے۔ خواتین کے تئیں راہل گاندھی کی سوچ میں واضح تبدیلی نظر آ رہی ہے۔ اب مجھے امید ہے کہ کانگریس پارٹی ریزرویشن بل کی بغیر کسی شرط کے حمایت کرے گی۔'' راہل گاندھی نے کرن رجیجو کی 'ایکس' پوسٹ کے جواب میں لکھا کہ ''رجیجو جی، پارلیمانی امور کے وزیر ہونے کے ناطے آپ سے بہتر یہ کون جانتا ہوگا، خواتین ریزرویشن بل 2023 میں ہی کانگریس کی مکمل حمایت کے ساتھ متفقہ طور پر پاس ہو چکا ہے۔ سوال یہ ہے کہ 3 سال گزر جانے کے بعد بھی وہ نافذ کیوں نہیں ہوا اور اب آپ اسے حد بندی سے بلاوجہ کیوں جوڑنا چاہتے ہیں؟ 2023 کا قانون نافذ کیجیے۔ بغیر کسی شرط کے۔'' واضح رہے کہ راہل گاندھی نے اپنی پوسٹ میں کہا تھا کہ ''ہندوستانی خواتین کی توانائی قید ہے۔ اسے اپنے اظہار کی اجازت نہیں دی جاتی، اسے خواب دیکھنے اور تصور کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ میرے نزدیک کوئی بھی ملک اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتا جب تک اس کی خواتین اپنے خیالات اور صلاحیتوں کا اظہار نہ کر سکیں۔ اور میرے خیال میں میری سیاست کا ایک بڑا حصہ، اور اس ملک کی سیاست کا ایک بڑا مقصد یہ ہونا چاہیے کہ لوگوں کو یہ سمجھایا جائے کہ خواتین کے اظہار کے بغیر ہمارا ملک محدود اور نامکمل ہے۔''

صرف سوال نہ پوچھیں، حل بھی تلاش کریں

اگلے 35 سال کا کام 'وکست بھارت' کی بنیاد بنے گا، دہلی-آئی آئی ٹی میں پی ایم مودی کا خطاب

نئی دہلی (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے ہفتے کے روز کہا کہ مصنوعی ذہانت، ڈیٹا سینٹر، کریٹیکل منرلز، ڈیپ سی ایکسپلوریشن، بیٹری، پاور اسٹوریج، انرجی سکیورٹی، الیکٹرک موبلٹی اور کوانٹم کمپیوٹنگ جیسے متعدد شعبے ملک کے نوجوانوں کی صلاحیت، جدت طرازی اور قیادت کا انتظار کر رہے ہیں۔ مسٹر مودی نے آئی آئی ٹی دہلی کی 57ویں تقسیم اسناد تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہندستان ایسے وقت میں وکست بھارت کی یاترا پر آگے بڑھ رہا ہے جب دنیا تیزی سے بدل رہی ہے اور اس تبدیلی کے پیچھے سب سے بڑی طاقت ٹیکنالوجی کی رفتار ہے۔ انہوں نے کہا کہ آنے والے 20-30 سال کی دنیا کیسی ہوگی، یہ یقینی طور پر کوئی نہیں کہہ سکتا، لیکن تبدیلی کے دور میں چیلنجوں کے ساتھ نئے مواقع بھی پیدا ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا، ''دنیا بدلے گی، ٹیکنالوجی بھی بدلے گی، صنعت بدلے گی، پیشے بھی بدلیں گے۔ لیکن، ان سب کے درمیان میری بات یاد رکھیے گا، جو سیکھے گا، وہ جیتے گا۔ جو نئے چیلنجوں کے نئے حل تلاش کرنے کا حوصلہ رکھے گا، چیلنجز اس کے لیے موقع بن جائیں گے۔ مسٹر مودی نے کہا کہ آئی آئی ٹی سے ملنے والی ڈگری صرف امتحان پاس کرنے، اچھا سی جی پی اے حاصل کرنے یا اچھا پلیسمنٹ پانے کا ثبوت نہیں ہے، بلکہ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ طلباء مشکل مسائل کا حل نکالنا جانتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ زندگی میں جب کوئی چیلنج بڑا لگے تو اس سے گھبرانے کے بجائے اسے چھوٹے چھوٹے حصوں میں بانٹ کر حل تلاش کرنا چاہیے۔ مسٹر مودی نے کہا کہ ملک کے نوجوانوں کے سامنے آنے والے سال میں نئی تکنیکوں اور شعبوں میں کام کرنے کے وسیع مواقع ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی جدید پالیسیوں کی وجہ سے ایسے کئی شعبے نوجوانوں کے لیے کھلے ہیں، جہاں پہلے داخلے کے مواقع محدود تھے اور ملک میں نئے نئے شعبے بھی بن رہے ہیں۔

ہماچل پردیش: پرائیویٹ بس بے قابو ہو کر حادثے کا شکار، 7 افراد کی موت، 11 زخمی

شملہ (ایجنسی) ہماچل پردیش کے چمبا ضلع میں ہفتے کے روز صبح ایک مسافر بس حادثے کا شکار ہو گئی، جس میں ڈرائیور اور کنڈکٹر سمیت 7 افراد کی موت ہو گئی، اور 11 افراد زخمی بتائے جا رہے ہیں۔ سبھی زخمیوں کو اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ ابتدائی اطلاع کے مطابق ایک پرائیویٹ بس صبح تقریباً 6:30 بجے بیراگڑھ سے چمبا کے لیے روانہ ہوئی تھی۔ تقریباً 3 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد تیسا-بیراگڑھ مین روڈ پر دیوی کوٹھی کے قریب چالوج موڑ پر بس بے قابو ہو کر سڑک سے نیچے گر گئی۔ خبر کے مطابق بس میں کل 18 افراد سوار تھے۔ حادثے میں کچھ لوگ بس کے نیچے دب گئے، اسی دوران مقامی باشندے اور راہگیر جمع ہو گئے۔ لوگوں نے مسافروں کو بس سے باہر نکالنے میں مدد کی۔ عوام نے پولیس کو حادثے کی اطلاع دی۔ موقع پر پہنچی پولیس نے محنت و مشقت کے بعد مسافروں کو باہر نکالا اور زخمیوں کو اسپتال میں داخل کرایا۔ 'چمبا ڈسٹرکٹ ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی' نے 7 افراد کی موت اور 11 لوگوں کے زخمی ہونے کی تصدیق کی ہے۔ حادثے کی وجہ، ہلاک شدگان اور زخمیوں کی شناخت کے حوالے سے فی الحال تفصیلات سامنے نہیں آئی ہیں۔

روس سے تیل خریدنے پر ہندوستان سمیت بڑے خریدار امریکی نشانے پر

100 فیصد ٹیرف لگانے کا بل امریکی سینیٹ میں منظور

واشنگٹن: (ایجنسی) امریکی سینیٹ نے بھاری اکثریت سے روس اور اس کی پیٹرولیم مصنوعات کے اہم خریداروں، جیسے کہ چین اور بھارت کو سزا دینے کے بل کو منظور کر لیا۔ بل میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ اس طرح کی تجارت سے یوکرین جنگ کو ہوا دینے میں مدد مل رہی ہے۔ اس بل کا نام بدل کر لنڈسے او گراہم سینکشننگ روس اینڈ ایران ایکٹ 2026 رکھا گیا ہے۔ سینیٹ نے 86-11 ووٹوں سے بل منظور کیا۔ یہ صدر ڈونلڈ ٹرمپ کو ان ممالک کی اشیا پر 100 فیصد ٹیکس عائد کرنے کی اجازت دیتا ہے جو روسی تیل اور گیس کے پانچ بڑے درآمد کنندگان ہیں۔ اس وقت چین، بھارت، آذربائیجان، ہنگری اور سلوواکیہ روس سے تیل اور گیس کے پانچ بڑے درآمد کنندگان ہیں۔

روس کی پابندیوں کے علاوہ، اس بل میں 1996 کے ایران پابندیوں کے ایکٹ کی میعاد میں 2031 تک توسیع کی بھی تجویز ہے، جو ایران کے توانائی کے شعبے میں سرمایہ کاری کرنے والی کمپنیوں کو متاثر کرے گا۔ دو طرفہ بل کی حمایت ریپبلکن سینیٹر لنڈسے گراہم نے کی تھی، جو 11 جولائی کو انتقال کر گئے تھے۔ آنجہانی سینیٹر کی بہن ڈارلین گراہم نے کہا، یہ بل ان بنیادی ممالک کو مجبور کرتا ہے جو روس کی معیشت کو رواں دواں رکھتے ہیں، ایک سادہ لیکن اہم انتخاب کرنے پر مجبور کرتے ہیں- امریکہ کے ساتھ کاروبار کرنے یا سستی روسی توانائی خریدنے کے درمیان انتخاب۔'' ڈارلین گراہم لنڈسے گراہم کی موت کے بعد نشست پر مقرر ہوئی تھیں۔ اس بل میں روسی صدر ولادیمیر پوتن، اولیگارچ اور مالیاتی اداروں کو نشانہ بناتے ہوئے روسی لیڈروں اور حکام پر پابندیاں عائد کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ ووٹنگ کے بعد سینیٹر بلومینتھل نے صحافیوں کو بتایا کہ گراہم کو ہم نے جو کچھ کیا اس پر فخر ہوگا۔ بلومینتھل نے کہا، یہ پابندیاں اور ٹیرف ان تمام لوگوں کو روک دیں گے جو بہادر آزاد لوگوں کے خلاف اس قاتلانہ، مجرمانہ جارحیت کی جنگ میں شریک ہیں۔ کچھ ڈیموکریٹس نے متنبہ کیا ہے کہ یہ بل ٹرمپ کو نئے ٹیرف کے اختیارات ایسے وقت میں دے گا جب انھوں نے اپنی تجارتی پالیسی کے مرکز میں اس طرح کے ٹیرف کو برقرار رکھا ہے۔ یہ بل اب منظوری کے لیے ایوان نمائندگان میں جائے گا۔ ڈیموکریٹ کانگریس مین گریگوری میکس اور ڈان بیئر نے قانون سازی پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ نئے ٹیرف اتھارٹیز بنانے کے لیے جسے صدر ترک کر کے ہتھیار بنا سکتے ہیں۔

آر ایس ایس کی نظریاتی سوچ نہیں بدلی

ششی تھرور کا آر ایس ایس پر حملہ، ہندو راشٹر کا بنیادی نظریہ آج بھی برقرار

ممبئی (ایجنسی) کانگریس کے رکن پارلیمنٹ ششی تھرور نے کہا کہ آر ایس ایس کا بنیادی مقصد بھارت کو ہندو راشٹر اور ہندوتوا کے طور پر آگے بڑھانا ہے اور یہ بنیادی نظریہ آج بھی تبدیل نہیں ہوا ہے۔ تھرور نے یہ بات ممبئی میں انڈیا انٹرنیشنل موومنٹ ٹو یونائٹ نیشنز کے پروگرام میں کہی۔ انہوں نے اسی پروگرام میں آر ایس ایس سربراہ موہن بھاگوت کے دیے گئے بیانات کو ایک اچھا اشارہ قرار دیا۔ انہوں نے کہا، 'میں دس سال سے سنگھ سربراہ کے بیانات کو دیکھ رہا ہوں۔ اب ان میں تبدیلی نظر آ رہی ہے۔' بھاگوت نے 6 جولائی کو جن زیڈ اور جن الفا سے ایک گھنٹے تک بات چیت کی تھی۔ بھاگوت نے کہا تھا، 'جن زیڈ اور جن الفا پرانی نسل سے بھی زیادہ محب وطن اور ایماندار ہیں۔ ہمیں ان کی بات سمجھنی چاہیے، ان سے بات نہیں ہوئی، اسی لیے جنتر منتر پر احتجاج ہوا۔' مختلف نظریات رکھنے والوں سے بھی بات چیت ضروری: جو لوگ چاہتے ہیں کہ مجھے پارٹی کانگریس سے نکال دیا جائے، کیونکہ میں اس پلیٹ فارم پر گیا تھا جہاں موہن بھاگوت بھی موجود تھے۔ وہ یہ نہیں سمجھتے کہ مختلف سوچ رکھنے والوں کے ساتھ بھی بات چیت کی جا سکتی ہے۔ 2029 میں جن زیڈ سب سے بڑا ووٹنگ گروپ ہوگا: 2029 میں جن زیڈ سب سے بڑا ووٹنگ گروپ ہوگا۔ ملک کے بیشتر حصوں کو بیدار ہونا ہوگا اور یہ سمجھنا ہوگا کہ نوجوان تبدیلی چاہتے ہیں۔ اب سب کچھ پہلے کی طرح نہیں چل سکتا۔ جنوبی ایشیا کی سیاسی جماعتیں اب یہ نہیں مان سکتیں کہ سیاست کے پرانے طریقے کام کرتے رہیں گے۔ میں اپنی پارٹی میں یہی بات کہتا رہا ہوں کہ سڑک کا کام سڑک پر اور ایوان کا کام ایوان میں ہونا چاہیے۔

حد بندی پر تمل ناڈو میں سیاسی صف بندی

وزیر اعلیٰ کی میٹنگ سے ڈی ایم کے-اے آئی اے ڈی ایم کے نے بنائی دوری

حد بندی کے خلاف تمل ناڈو کے 21 ارکانِ پارلیمنٹ متحد، نشستیں کم کرنے کی کسی کوشش کی مخالفت، آل پارٹی میٹنگ میں اتفاق رائے

چنئی۔(ایجنسی) تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ سی. جوزف وجے نے ہفتے کے روز ریاست کے ارکانِ پارلیمنٹ کی ایک اہم میٹنگ کی صدارت کی۔ میٹنگ کا مقصد مرکزی حکومت کی مجوزہ حد بندی کے معاملے پر متحدہ حکمت عملی تیار کرنا تھا۔ تاہم، ریاست کی اہم علاقائی جماعتیں ڈی ایم کے اور اے آئی اے ڈی ایم کے میٹنگ میں شریک نہیں ہوئیں۔ چنئی کے کلاوانر ارنگم میں منعقدہ میٹنگ میں لوک سبھا اور راجیہ سبھا کے تقریباً 21 ارکانِ پارلیمنٹ نے شرکت کی۔ ان میں کانگریس، وی سی کے، بھارتیہ کمیونسٹ پارٹی، مارکسی کمیونسٹ پارٹی، ایم ڈی ایم کے اور انڈین یونین مسلم لیگ کے ارکان شامل تھے۔ میٹنگ میں شریک رہنماؤں نے آبادی کی بنیاد پر لوک سبھا حلقوں کی از سر نو حد بندی کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اس سے تمل ناڈو کا سیاسی اثر کم ہو سکتا ہے اور وہ اس کی سخت مخالفت کریں گے۔

وزیر اعلیٰ وجے کی صدارت میں ہونے والی آل پارٹی میٹنگ میں بننے والی اتفاق رائے کے بارے میں کانگریس کے رکن پارلیمنٹ کارتی چدمبرم نے کہا کہ پارلیمنٹ میں تمل ناڈو کی نمائندگی کسی بھی صورت میں کم نہیں ہونی چاہیے۔ انہوں نے کہا، ''یہ جماعتی سیاست سے بالاتر معاملہ ہے۔ یہ تمل ناڈو کے حقوق اور ہندوستان کی پارلیمنٹ میں ریاست کی نمائندگی سے متعلق مسئلہ ہے۔ پارلیمنٹ میں تمل ناڈو کا کردار کم نہیں کیا جا سکتا۔ ہندوستان کی پارلیمنٹ میں تمل ناڈو کی جگہ محفوظ رہنی چاہیے۔ حد بندی کا کوئی بھی طریقہ ہو، چاہے وہ آبادی کی بنیاد پر ہو یا تمام ریاستوں میں یکساں اضافہ کیا جائے، اس سے پارلیمنٹ میں ہماری نمائندگی کم ہوگی اور اسے قبول نہیں کیا جا سکتا۔'' چدمبرم نے تمام جماعتوں سے ''جماعتی سیاست سے بالاتر ہو کر'' تمل ناڈو کے حقوق کے لیے متحد ہو کر آواز اٹھانے کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا کہ میٹنگ میں حد بندی کے ممکنہ اثرات پر تبادلہ خیال کیا گیا اور مطالبے پر واضح اتفاق رائے قائم ہوا ہے۔ انہوں نے کہا، ''ہم نے حد بندی کے مختلف طریقوں سے پڑنے والے اثرات پر تبادلہ خیال کیا۔ ہم بالکل واضح ہیں کہ لوک سبھا کی کل نشستوں کی تعداد 543 پر برقرار رہنی چاہیے اور تمل ناڈو کے 39 ارکانِ پارلیمنٹ کی نمائندگی یقینی بنائی جانی چاہیے۔'' چدمبرم نے بتایا کہ تمل ناڈو کے دونوں ایوانوں کے تقریباً 21 ارکانِ پارلیمنٹ نے میٹنگ میں شرکت کی اور سبھی اس بات پر متفق تھے کہ ریاست کی نشستوں کی تعداد میں کوئی تبدیلی نہیں ہونی چاہیے۔

بحیرۂ کیسپین کنونشن سے سمندری تہہ کی حد بندی متاثر نہیں ہوگی: ایران

علاقائی عدم تحفظ کے خاتمے کے لیے غیر ملکی افواج کو نکلنا چاہیے: ایران

تہران، 8 اگست (یواین آئی): ایرانی نائب وزیر خارجہ برائے قانونی و بین الاقوامی امور کاظم غریب آبادی نے کہا ہے کہ بحیرۂ کیسپین کی قانونی حیثیت سے متعلق کنونشن کی توثیق اور اس کے نافذ العمل ہونے سے بحیرۂ کیسپین کی سمندری تہہ اور زیرِ زمین سطح کی حد بندی متاثر نہیں ہوگی۔ غریب آبادی نے ایرانی خبر رساں ادارے ارنا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ سمندری تہہ اور اس کے زیرِ زمین حصے کی حدود کا تعین متعلقہ ساحلی ممالک کے درمیان الگ الگ معاہدوں کے ذریعے کیا جانا چاہیے، جن کے ساحل ایک دوسرے سے متصل یا آمنے سامنے ہیں۔ ان کا یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب ایرانی حکومت کنونشن کی پارلیمنٹ سے توثیق کے لیے اسے ہنگامی بنیادوں پر پیش کرنے کی تیاری کر رہی ہے۔ ایران بحیرۂ کیسپین کے پانچ ساحلی ممالک میں واحد ملک ہے جس نے اب تک اس معاہدے کی توثیق نہیں کی ہے۔ حکومت کا یہ اقدام کنونشن، بحیرۂ کیسپین میں ایران کے حقوق و مفادات اور سمندر میں ایران کے حصے سے متعلق ملک میں جاری نئی بحث کے دوران سامنے آیا ہے۔ غریب آبادی نے ارنا کو بتایا کہ کنونشن کی توثیق کے عمل کو آگے بڑھانے کا فیصلہ تین بنیادی عوامل کی بنیاد پر کیا گیا ہے: بحیرۂ کیسپین کے سیکورٹی ماحول میں تبدیلیاں، ساحلی ممالک کے درمیان اقتصادی اور تجارتی تعاون کو وسعت دینے کی ضرورت اور سمندر سے متعلق زیرِ التوا قانونی مسائل کے حل کی ضرورت۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ دو برس کے دوران خطے کے سیکورٹی ماحول میں نمایاں تبدیلی آئی ہے، خصوصاً بحیرۂ کیسپین کے بعض ممالک کے فیصلوں کے بعد غیر ساحلی ممالک کی موجودگی میں اضافے کے باعث صورتحال تبدیل ہوئی ہے۔ غریب آبادی کے مطابق یہ کنونشن ماہی گیری، نقل وحمل اور ٹرانزٹ سمیت مختلف شعبوں میں اقتصادی تعاون کو فروغ دینے میں بھی مددگار ثابت ہوسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کنونشن کے نفاذ میں تاخیر کے باعث باہمی تعاون سے متعلق کئی معاہدوں کو حتمی شکل دینے میں بھی تاخیر ہوئی ہے۔ ایران میں معاہدے کے حوالے سے پائے جانے والے خدشات کا ذکر کرتے ہوئے غریب آبادی نے کہا کہ بحیرۂ کیسپین میں ایران کے حصے، توانائی کے وسائل، پانی کی سطح میں تبدیلی، بنیادی خطوط (Baselines) اور سمندری تہہ کی حد بندی جیسے معاملات کو خود کنونشن کے ساتھ خلط ملط نہیں کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت معاہدے پر ہونے والی تنقید کا احترام کرتی ہے اور ان ماہرین تعلیم اور محققین کے ساتھ بات چیت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جنہوں نے بحیرۂ کیسپین کے معاملے پر مختلف آرا کا اظہار کیا ہے۔ ان کے مطابق ان خدشات کا جواب دستاویزی شواہد اور مدلل وضاحتوں کے ذریعے دیا جانا چاہیے۔ سکیورٹی کی شقوں کے حوالے سے غریب آبادی نے کنونشن کے آرٹیکل 3 کا حوالہ دیا، جس کے تحت بحیرۂ کیسپین میں غیر ساحلی ممالک کی مسلح افواج کی موجودگی اور آمدورفت پر پابندی عائد ہے۔ بحیرۂ کیسپین کے ساحلی ممالک نے یہ عہد بھی کیا ہے کہ وہ اپنی سرزمین کو کسی دوسرے ملک کی جانب سے کسی دوسرے ساحلی ملک کے خلاف جارحیت یا دیگر فوجی کارروائیوں کے لیے استعمال نہیں ہونے دیں گے۔ سمندری تہہ اور اس کے زیرِ زمین حصے کے حقوق کے حوالے سے غریب آبادی نے آرٹیکل 8 کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ حد بندی ایسے ممالک کے درمیان معاہدوں کے ذریعے طے کی جانی چاہیے جن کے ساحل ایک دوسرے سے متصل یا آمنے سامنے ہیں، اور اس سلسلے میں بین الاقوامی قانون کے عمومی طور پر تسلیم شدہ اصولوں کو مدنظر رکھا جائے گا۔ انہوں نے ان دعوؤں کو مسترد کیا کہ کنونشن کی توثیق سے ایران کے مفادات کمزور ہوں گے یا بحیرۂ کیسپین کی سمندری تہہ سے متعلق مستقبل کے مذاکرات میں ایران کی پوزیشن محدود ہو جائے گی۔ انہوں نے کہا، ''ایران کی خودمختاری، خودمختار حقوق اور اپنے بحری علاقے میں موجود وسائل پر دائرۂ اختیار برقرار رہے گا۔'' غریب آبادی نے مزید کہا کہ ایران نے اب تک ان علاقوں کا تحفظ کیا ہے جنہیں وہ اپنی سمندری تہہ اور زیرِ زمین علاقے کا حصہ سمجھتا ہے اور اس نے دوسرے فریقوں کو وہاں ڈرلنگ کی سرگرمیاں انجام دینے کی اجازت نہیں دی ہے۔

☆ ایران کے سپریم لیڈر کے بین الاقوامی امور کے سینئر مشیر علی اکبر ولایتی نے ہفتہ کو کہا کہ غیر ملکی افواج کو خطے سے نکل جانا چاہیے کیونکہ ان کی موجودگی وہاں عدم تحفظ کی بنیادی وجہ ہے۔ مسٹر ولایتی نے سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ میں کہا، امریکہ اور اسرائیلی حکومت کی شکست نے اس یقین کو مزید تقویت بخشی ہے کہ غیر ملکی افواج، جو کہ عدم تحفظ کی بنیادی وجہ ہیں، کو خطے سے نکل جانا چاہیے۔'' انہوں نے کہا کہ حالیہ پیش رفت نے مسلح افواج کی صلاحیت، ایرانیوں کی استقامت اور مزاحمت کے محور کی ہمت کو ثابت کیا ہے۔'' انہوں نے علاقائی ممالک کے درمیان زیادہ سے زیادہ تعاون پر بھی زور دیا اور کہا کہ بہتر ہم آہنگی علاقائی سلامتی کو یقینی بنانے میں مدد دے سکتی ہے، حالانکہ انہوں نے اس کی وضاحت نہیں کی۔ 28 فروری کو خطے میں کشیدگی میں اضافہ ہوا، جب اسرائیل اور امریکہ نے ایران کے فوجی، جوہری اور توانائی کے بنیادی ڈھانچے کو نشانہ بناتے ہوئے مربوط حملے شروع کیے۔ ایران نے پورے خطے میں اسرائیلی اور امریکی اہداف پر میزائل اور ڈرون حملوں کا جواب دیا۔

غیر ملکی افواج علاقے سے نکل جائیں: ڈاکٹر علی اکبر ولایتی

سحر نیوز/ایران: ارنا کی رپورٹ کے مطابق ڈاکٹر علی اکبر ولایتی نے ایکس پر جاری اپنی ایک پوسٹ میں ایرانی مسلح افواج کی کارکردگی، ایرانی عوام کی ثابت قدمی اور مزاحمتی محور کی جرأت کو سراہا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ امریکہ اور اسرائیل کی شکست نے اس یقین کو مزید تقویت دی ہے کہ خطے میں عدم تحفظ کے باعث موجود غیر ملکی افواج کو یہاں سے نکل جانا چاہیے۔ بین الاقوامی امور میں قائد انقلاب اسلامی کے مشیر ڈاکٹر علی اکبر ولایتی نے مزید کہا کہ خطے کے ممالک باہمی تعاون میں اضافہ کر کے خطے کی سلامتی کو یقینی بنا سکتے ہیں۔

دنیا نے مزاحمت کی قدر و قیمت کو سمجھ لیا

ایرانی قوم اپنے اصولوں سے پیچھے نہیں ہٹے گی: آیت اللہ اعرافی

حوزہ/قم کے امام جمعہ آیت اللہ علی رضا اعرافی نے ایران کی حالیہ جنگ اور مزاحمت کو عالمی و تہذیبی سطح پر اہم تجربہ قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ اس جنگ نے دنیا کے سامنے آٹھ اہم اسباق پیش کیے، جن میں عالمی اخلاقی و قانونی نظام کی ناکامی، امریکہ و صہیونی حکومت کی حقیقت کا آشکار ہونا اور مزاحمت کی اہمیت کا دنیا پر واضح ہونا شامل ہے۔

حوزہ نیوز ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق، قم کے امام جمعہ آیت اللہ علی رضا اعرافی نے ایران کی حالیہ جنگ اور مزاحمت کو عالمی و تہذیبی سطح پر اہم تجربہ قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ اس جنگ نے دنیا کے سامنے آٹھ اہم اسباق پیش کیے، جن میں عالمی اخلاقی و قانونی نظام کی ناکامی، امریکہ و صہیونی حکومت کی حقیقت کا آشکار ہونا اور مزاحمت کی اہمیت کا دنیا پر واضح ہونا شامل ہے۔ آیت اللہ اعرافی نے قم المقدسہ میں نماز جمعہ کے خطبوں میں کہا کہ مزاحمت دراصل بڑے اہداف کے حصول کے لیے ایک دانشمندانہ صبر کا نام ہے۔ ایرانی قوم نے اسی راستے کو اختیار کرتے ہوئے اسلامی تمدن کی جانب پیش قدمی کا عزم کیا ہے۔ انہوں نے حالیہ جنگ کے آٹھ اہم اسباق بیان کرتے ہوئے کہا کہ پہلا سبق معاصر دنیا میں اخلاقی نظام کا انہدام ہے، کیونکہ بڑی طاقتوں نے انسانی اور اخلاقی اصولوں کو پامال کیا ہے۔ دوسرا سبق عالمی قانونی و بین الاقوامی نظام کی ناکامی ہے؛ سلامتی کونسل سمیت عالمی ادارے ظلم کے مقابلے میں خاموش رہے یا ظالموں کا ساتھ دیتے رہے۔ تیسرے سبق کے طور پر انہوں نے امریکہ اور صہیونی حکومت کی حقیقی ماہیت کے آشکار ہونے کا ذکر کیا اور کہا کہ بچوں کے قتل، نسل کشی، بنیادی ڈھانچے کی تباہی اور بے رحمانہ کارروائیوں نے ان کی حقیقت دنیا پر عیاں کر دی ہے۔ چوتھا سبق یہ ہے کہ دشمن کے وعدوں اور مذاکرات پر اعتماد کی کوئی ضمانت باقی نہیں رہی، کیونکہ انہوں نے اپنے معاہدوں کی بھی پاسداری نہیں کی۔ آیت اللہ اعرافی نے کہا کہ پانچواں سبق یہ ہے کہ خطے کے ممالک سمجھ چکے ہیں کہ امریکہ سے مانگی گئی عاریتی سلامتی فائدہ مند نہیں۔ چھٹے سبق کے طور پر انہوں نے امریکہ کو ''شیشے کے محل'' سے تعبیر کرتے ہوئے کہا کہ دنیا نے دیکھ لیا کہ ایران اور محورِ مزاحمت کے مقابلے میں امریکہ کی طاقت محدود ہے۔ انہوں نے ساتویں سبق کے طور پر ایرانی قوم کے عزم و استقامت کا ذکر کیا اور کہا کہ یہ قوم اسلام، انقلاب، قیادت اور مسلح افواج کی حمایت میں اپنے راستے سے پیچھے نہیں ہٹے گی۔ آٹھویں اور اہم ترین سبق کے بارے میں ان کا کہنا تھا کہ دنیا نے مزاحمت کی قدر و قیمت کو سمجھ لیا ہے اور دشمن ایرانی قوم کو تسلیم کرنے پر مجبور کرنے کا خواب کبھی پورا نہیں کر سکے گا۔ مدیر حوزات علمیہ ایران نے مزید کہا کہ مزاحمت کے تسلسل کے لیے بیداری، بصیرت، شجاعت، میدان میں موجودگی، سائنسی و تکنیکی ترقی، اجتماعی اتحاد اور قیادت کی پیروی ضروری ہے۔ انہوں نے مضبوط عسکری و دفاعی طاقت کو آج کے دور میں ملک کی بقا کے لیے ناگزیر قرار دیتے ہوئے ج※ادی طرزِ مدیریت اور عوامی تعاون پر زور دیا۔ آیت اللہ اعرافی نے ثقافتی اصلاحات، دینی اقدار اور حجاب کے مسئلے پر بھی توجہ دینے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ مزاحمت کے تسلسل کے لیے معاشرے کی پاکیزگی اور اخلاقی استحکام ضروری ہے۔ انہوں نے اربعین کے شاندار انعقاد میں ایران و عراق کے عوام اور منتظمین کی کوششوں کو سراہتے ہوئے اربعین کو ایک عظیم تہذیبی سرمایہ قرار دیا جس پر مزید تحقیق اور سرمایہ کاری کی ضرورت ہے۔ نماز جمعہ کے پہلے خطبے میں آیت اللہ اعرافی نے مزاحمت کے دو بنیادی عناصر عزتِ نفس اور صبر کو قرار دیا۔ ان کے مطابق صبر صرف مشکلات برداشت کرنے کا نام نہیں بلکہ کبھی یہ ایک فعال اور اختیاری عمل بن جاتا ہے، جس کے تحت انسان بڑے دینی، اجتماعی اور انسانی اہداف کے لیے مشکلات کا سامنا کرتا ہے۔ انہوں نے قرآن کریم کی آیات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ صبر اور تقویٰ دشمن کی سازشوں کے مقابلے میں انسان کو مضبوط بناتے ہیں۔ ان کے بقول جب صبر ایک فرد کی ذاتی خصوصیت سے بڑھ کر معاشرے کی اجتماعی ثقافت بن جائے تو قوم مشکلات کے مقابلے میں شکست ناپذیر ہو جاتی ہے۔ آیت اللہ اعرافی نے تاکید کی کہ مزاحمت دراصل آزادی، عزت اور بڑے اجتماعی اہداف کے حصول کے لیے فعال، اجتماعی اور آرمان محور صبر ہے؛ یہی تصور اسلامی

سعودی انٹیلی جنس سربراہ کی عراقی وزیرِ اعظم سے ملاقات

ریاض کے دورے کی دعوت دوبارہ پیش

بغداد، 8 اگست (یواین آئی) عراقی وزیرِ اعظم علی الزیدی اور سعودی انٹیلی جنس کے سربراہ خالد بن علی الحمیدان نے بغداد میں ملاقات کی ہے۔ ملاقات کا مقصد چند ہفتے قبل ہونے والے مہلک سرحد پار حملوں کے باعث دونوں حکومتوں کے درمیان پیدا ہونے والی کشیدگی کو کم کرنا اور تعلقات کو معمول پر لانے کی کوشش کرنا تھا۔ وزیرِ اعظم کے دفتر کے مطابق جمعے کو ہونے والی ملاقات کے دوران خالد الحمیدان نے علی الزیدی کو ریاض کے دورے کی دوبارہ دعوت دی۔ علی الزیدی نے 29 جولائی کو ہونے والی مشترکہ سعودی-امریکی کارروائی کے خلاف احتجاجاً اپنا سابقہ سعودی دورہ منسوخ کر دیا تھا۔ ان حملوں میں عراقی مسلح گروہوں کے 20 جنگجو ہلاک ہوئے تھے، جن میں پانچ ایرانی شہری بھی شامل تھے۔ عراقی وزیرِ اعظم کے دفتر کے مطابق دونوں رہنماؤں نے اس بات پر تبادلہ خیال کیا کہ علاقائی کشیدگی کے ماحول میں بغداد اور ریاض سیکورٹی کے معاملات پر کس طرح بہتر رابطہ اور تعاون کر سکتے ہیں۔ علی الزیدی نے ایک بار پھر اس عزم کا اظہار کیا کہ عراق کی سرزمین کسی دوسرے ملک پر حملے کے لیے استعمال نہیں ہونے دی جائے گی اور بغداد اپنی خودمختاری کے تحفظ کے لیے پُرعزم ہے۔ گزشتہ چند ہفتوں کے دوران سعودی عرب اور عراق کے درمیان سفارتی تعلقات میں کشیدگی رہی ہے۔ سعودی عرب نے گزشتہ ماہ عراق پر کیے گئے حملوں کو اپنے تیل کے بنیادی ڈھانچے پر ڈرون حملوں کا جوابی اقدام قرار دیا تھا۔ ریاض نے ان حملوں کا الزام انہی عراقی مسلح گروہوں پر عائد کیا تھا جنہیں ایران کا حامی سمجھا جاتا ہے۔ عراق کی قومی سلامتی کونسل نے سعودی عرب کے اس دعوے کو مکمل طور پر مسترد کرتے ہوئے کارروائی کو قومی خودمختاری کی خلاف ورزی قرار دیا تھا۔ اس کے بعد کے دنوں میں عراقی حکام نے ممکنہ جوابی کارروائی کو روکنے کے لیے ملک بھر اور سرحدی علاقوں میں سیکورٹی سخت کر دی تھی۔ عراق میں اسلامی مزاحمت (اسلامک ریزسٹنس اِن عراق)، جو ایران نواز مسلح گروہوں کا اتحاد ہے اور حالیہ ہفتوں میں ریاض کے ساتھ سخت بیانات کا تبادلہ کرتا رہا ہے، نے امریکی-سعودی حملوں کا بدلہ لینے کا اعلان کیا تھا۔ تاہم اس گروپ نے جمعے کو اعلان کیا کہ وہ جوابی حملہ مؤخر کر رہا ہے۔ گروپ نے اس فیصلے کا کریڈٹ عراق میں ایران کے سب سے بااثر حامی رہنماؤں میں شمار ہونے والے ہادی العامری کی کوششوں اور دیگر نامعلوم سیاسی شخصیات کے دباؤ کو دیا۔

امریکی انٹیلی جنس کا جائزہ: پوتن محدود حملے کے ذریعے نیٹو کے اتحاد کو آزما سکتے ہیں: رپورٹ

واشنگٹن، 8 اگست (یواین آئی) امریکی انٹیلی جنس کے جائزوں کے مطابق روسی صدر ولادیمیر پوتن آئندہ چند برسوں کے دوران نیٹو کے کسی رکن ملک پر محدود حملہ کر کے اتحاد کے عزم اور اتحاد کو آزمانے کی کوشش کر سکتے ہیں۔ یہ بات ان جائزوں سے واقف افراد نے بتائی ہے۔ امریکی انٹیلی جنس کے جائزوں میں روس کی جانب سے ممکنہ کشیدگی میں اضافے کے کئی منظرنامے پیش کیے گئے ہیں، جن میں سائبر حملوں سے لے کر محدود فوجی دراندازی تک شامل ہے۔ سی این این نے تین ایسے افراد کے حوالے سے بتایا ہے جو ان رپورٹس سے واقف ہیں کہ ان اقدامات کا مقصد نیٹو کے اتحاد اور اجتماعی دفاع سے متعلق آرٹیکل 5 کے تحت اس کے عزم کو آزمانا ہو سکتا ہے۔ ذرائع کے مطابق ان منظرناموں میں لازمی طور پر ایسا بڑا حملہ شامل نہیں جس کے نتیجے میں نیٹو فوری طور پر مکمل پیمانے پر فوجی کارروائی شروع کرنے پر مجبور ہو جائے۔ یہ واضح نہیں کہ پوتن ایسی حکمت عملی کب یا اختیار کریں گے بھی یا نہیں۔ ایک ذریعے کے مطابق روس کی جانب سے بالٹک ریاستوں یا پولینڈ کو نشانہ بنانے کا امکان زیادہ ہو سکتا ہے۔ وال اسٹریٹ جرنل نے سب سے پہلے حالیہ امریکی انٹیلی جنس جائزوں کی رپورٹ شائع کی تھی۔ ذرائع کے مطابق امریکی اور نیٹو حکام کا خیال ہے کہ اگر پوتن یوکرین کی جنگ سے نکلنے کے لیے ایسا راستہ حاصل کرنے میں ناکام رہے جس سے ان کی ساکھ یا وقار برقرار رہ سکے تو وہ نیٹو کے خلاف کشیدگی بڑھانے پر غور کر سکتے ہیں۔ ان کے مطابق اس حوالے سے ممکنہ مدت موجودہ وقت سے لے کر آئندہ کئی برسوں تک ہو سکتی ہے۔ نیٹو کے سینئر فوجی ترجمان مارٹن اوڈونل نے خفیہ انٹیلی جنس جائزوں پر تبصرہ کرنے سے انکار کیا، تاہم انہوں نے کہا کہ اتحاد متعدد ممکنہ صورتحال کے لیے تیاری کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا، ''نیٹو صورتحال پر نظر رکھے ہوئے ہے اور ہم ضرورت کے مطابق روک تھام، دفاع اور کارروائی کے لیے تیار ہیں، جس کا ہم مسلسل مظاہرہ کر رہے ہیں۔'' روس پر حالیہ برسوں کے دوران نیٹو کے رکن ممالک کی حدود کی خلاف ورزی یا انہیں آزمانے والی کارروائیوں کے متعدد الزامات عائد کیے جاتے رہے ہیں۔ مئی میں روسی افواج کی جانب سے یوکرین کی ایک قریبی بندرگاہ پر حملے کے دوران دھماکہ خیز مواد سے لیس ایک ڈرون رومانیہ کی ایک رہائشی عمارت سے ٹکرا گیا، جس کے نتیجے میں دو افراد زخمی ہوئے۔ ستمبر میں روس کی جانب سے یوکرین پر حملے کے دوران متعدد روسی ڈرونز پولینڈ کی فضائی حدود میں داخل ہوئے، جنہیں نیٹو کے جنگی طیاروں نے مار گرایا۔ یہ خدشات ایسے وقت میں سامنے آئے ہیں جب جرمنی میں لیپزگ/ہالے ایئرپورٹ پر ملنے والے دھماکہ خیز مواد سے لیس ڈرون کی الگ تحقیقات بھی جاری ہیں۔ یورپ میں تعینات ایک امریکی دفاعی عہدیدار نے بتایا کہ امریکہ کے اندازے کے مطابق یہ ڈرون روسی انٹیلی جنس سروس کا تھا اور اس میں فوجی نوعیت کا دھماکہ خیز مواد موجود تھا۔ جرمن حکام لیپزگ/ہالے ایئرپورٹ کے واقعے کی تحقیقات کر رہے ہیں۔ بدھ کے روز پولیس نے رن وے پر دھماکہ خیز مواد سے نمٹنے کی صلاحیت رکھنے والا ایک روبوٹ بھی تعینات کیا۔ اس دوران یوکرین کا ایک انتونوف کارگو طیارہ قریب ہی کھڑا تھا۔ جرمن وزیر داخلہ الیگزینڈر ڈوبرنٹ نے کہا کہ ڈرونز دیکھے جانے اور ان سے متعلق خطرات کوئی نئی بات نہیں، تاہم کسی ایئرپورٹ پر دھماکہ خیز مواد سے لیس ڈرون کا ملنا خطرے کی ایک نئی نوعیت کی نشاندہی کرتا ہے۔ ڈوبرنٹ نے جمعرات کو کہا کہ ڈرون کا تعلق ''غیر ملکی طاقتوں'' سے ہو سکتا ہے، تاہم انہوں نے کسی ملک کا نام نہیں لیا۔ جرمنی کی قومی سلامتی کونسل، جس کی سربراہی چانسلر فریڈرک مرس کرتے ہیں، نے جمعے کو ایئرپورٹ کے واقعے پر غور کرنے کے لیے اجلاس منعقد کیا۔ کریملن نے پوتن سے متعلق امریکی انٹیلی جنس جائزوں یا جرمنی میں ڈرون کے واقعے پر تبصرے کے لیے کی جانے والی درخواستوں کا فوری طور پر جواب نہیں دیا۔ یہ انٹیلی جنس جائزے ایسے وقت میں سامنے آئے ہیں جب امریکی حکام ایران کے خلاف جنگ کے بعد اہم گولہ بارود کے ذخائر میں کمی کے خدشات کا سامنا کر رہے ہیں، جبکہ یوکرین میں روس کے طویل فاصلے تک مار کرنے والے ہتھیاروں کے حملوں میں شہری ہلاکتیں مسلسل بڑھ رہی ہیں۔ اقوام متحدہ کے مطابق رواں سال جنوری سے جون کے دوران روس کے طویل فاصلے تک مار کرنے والے ہتھیاروں سے ہونے والی شہری ہلاکتوں میں گزشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں 60 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ رواں ہفتے ایک رات روسی بیلسٹک اور اینٹی شپ میزائلوں کے حملوں میں کم از کم 17 افراد ہلاک اور درجنوں زخمی ہوئے، جبکہ یوکرین کے فضائی دفاعی نظام نے ان میں سے کسی بھی میزائل کو نہیں روکا۔ ان معاملات سے واقف افراد کے مطابق امریکا کے اہم انٹرسیپٹر میزائلوں اور دیگر گولہ بارود کے ذخائر پر پڑنے والا دباؤ مستقبل کی ممکنہ جنگوں کے لیے فوجی منصوبہ بندی کو متاثر کر رہا ہے۔

مجھے مکہ مشترکہ دفاعی معاہدہ طے پانے پر فخر ہے: شہباز شریف

اسلام آباد، 8 اگست (یواین آئی) پاکستان کے وزیر اعظم شریف نے اپنے سوشل میڈیا پر ترکیہ، سعودی عرب اور پاکستان کے درمیان دستخط شدہ مشترکہ دفاعی معاہدے کے بارے میں بیان جاری کیا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے صدر اردوان اور سعودی ولی عہد شہزادہ بن سلمان کے ساتھ مکہ مشترکہ دفاعی معاہدہ طے کرنے پر فخر ہے اور اس بات پر زور دیا کہ تینوں برادر ممالک ایمان، دوستی، امن اور سلامتی کے حوالے سے مشترکہ عزم کے ساتھ متحد ہیں۔ شہباز شریف نے اپنی نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے کہا، مقدس مقام پر دستخط ہونے والا یہ تاریخی معاہدہ آنے والی نسلوں کے لیے امن کا ایک ڈھال بنا رہے اور یہ تینوں بھائی ممالک کے ساتھ ساتھ امت کو بھی فلاح و بہبود پہنچائے۔ ترکیہ، سعودی عرب اور پاکستان نے جمعے کو سعودی عرب میں مشترکہ دفاعی معاہدے پر دستخط کیے تھے۔ یہ معاہدہ ہر قسم کی جارحیت کے خلاف اجتماعی مزاحمت کو مضبوط بنانے کے مقصد کے تحت طے پایا ہے اور اس میں کہا گیا ہے کہ اگر تینوں میں سے کسی ایک ملک کے خلاف کوئی مسلح حملہ کیا جاتا ہے تو اسے تمام کے خلاف حملہ تصور کیا جائے گا۔

طوفان 'ڈولفن' جاپان سے ٹکرا کر چین کی جانب بڑھ رہا ہے

ٹوکیو، 8 اگست (یواین آئی) (سمندری طوفان 'ڈولفن' جاپان کے جنوبی جزیرے اوکیناوا سے ٹکرا گیا، جس کے نتیجے میں پانچ افراد زخمی ہوئے اور 14 ہزار عمارتوں کی بجلی منقطع ہو گئی۔ طوفان اب مشرقی چین کی جانب بڑھ رہا ہے، جہاں حکام نے بندرگاہیں، اسکول اور سیاحتی مقامات بند کر دیے ہیں۔ جاپان میں اوکیناوا جزیرہ اور کاگوشیما پریفیکچر کا امامی جزیرہ طوفان سے سب سے زیادہ متاثر ہونے والے علاقوں میں شامل ہیں۔ اوکیناوا کی صوبائی حکومت کے مطابق پانچ معمر افراد کو معمولی نوعیت کے ایسے زخم آئے جو خطرناک نہیں، جبکہ ان میں سے تین افراد تیز ہواؤں کے باعث گر کر زخمی ہوئے۔ طوفان 'ڈولفن' کے باعث اوکیناوا کے علاوہ چین اور تائیوان میں بھی متعدد پروازیں منسوخ کر دی گئی ہیں۔ ہانگ کانگ کی چینی سفید ڈولفن کے نام پر رکھے گئے اس طوفان نے مشرقی ایشیا میں ریکارڈ توڑ گرمی کی لہر کے دوران [illegible] زد میں لیا ہے۔ جاپان کے ایک چڑیا گھر میں شدید گرمی سے متاثر ہونے کے سبب تین شیر ہلاک ہو گئے، جبکہ جنوبی کوریا میں بھی شدید درجہ حرارت کو 20 سے زائد اموات کی وجہ قرار دیا گیا ہے۔ 'ڈولفن' 26 جولائی کو وسطی بحرالکاہل کے کھلے سمندر میں بننے والے ایک استوائی کم دباؤ کے نظام سے وجود میں آیا۔ یہ بحرالکاہل کے پار کئی ہزار کلومیٹر کا سفر طے کرتے ہوئے 45 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے آگے بڑھا۔ سفر کے دوران یہ نظام پہلے استوائی طوفان، پھر شدید استوائی طوفان میں تبدیل ہوا اور 28 جولائی کو مزید شدت اختیار کرتے ہوئے سمندری طوفان اور بعد ازاں انتہائی شدید سمندری طوفان بن گیا۔ جاپان کی موسمیاتی ایجنسی کے مطابق ہفتے کے روز 03:00 جی ایم ٹی پر 'ڈولفن' اوکیناوا کے کومے جزیرے سے تقریباً 160 کلومیٹر شمال مغرب میں موجود تھا اور 15 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے شمال مغرب کی جانب بڑھ رہا تھا۔ طوفان میں ہوا کی زیادہ سے زیادہ مستقل رفتار 162 کلومیٹر فی گھنٹہ جبکہ جھکڑوں کی رفتار 216 کلومیٹر فی گھنٹہ تک ریکارڈ کی گئی۔ ط

امریکی اعلیٰ فوجی کمانڈر کا وائٹ ہاؤس پر ایران کے ساتھ تنازع ختم کرنے پر زور: رپورٹ

واشنگٹن، 8 اگست (یواین آئی) امریکی جوائنٹ چیفس آف اسٹاف کے چیئرمین جنرل ڈین کین کئی ہفتوں سے وائٹ ہاؤس پر زور دے رہے ہیں کہ ایران کے ساتھ جاری تنازع کو ختم کرنے کا کوئی راستہ تلاش کیا جائے۔ امریکی نشریاتی ادارے سی این این نے ذرائع کے حوالے سے یہ اطلاع دی ہے۔ ایک ذریعے نے کہا، ''کین تنازع سے نکلنے کا راستہ تلاش کر رہے ہیں۔'' نشریاتی ادارے کے مطابق جنرل کین نے گزشتہ چند ہفتوں کے دوران کابینہ کے اہم ارکان، جن میں نائب صدر جے ڈی وینس، وزیر خارجہ مارکو روبیو اور مرکزی خفیہ ایجنسی کے ڈائریکٹر جان ریٹکلف شامل ہیں، کے ساتھ کئی خفیہ ملاقاتیں کی ہیں۔ ان ملاقاتوں کا مقصد ایران کے معاملے پر مؤقف میں ہم آہنگی پیدا کرنا اور امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کو مزید کشیدگی بڑھانے کے خطرات اور اس سے پیدا ہونے والی تعطل کی صورت حال سے آگاہ کرنا تھا۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ امریکی فوج اور خفیہ اداروں میں یہ سمجھ بڑھ رہی ہے کہ ایران کے ساتھ تنازع میں فضائی طاقت کے استعمال کی اپنی حدود ہیں اور جنرل کین بھی اسی مؤقف کے حامی ہیں۔ رپورٹ کے مطابق امریکی فوج کو یقین ہے کہ بنیادی ڈھانچے پر فضائی حملے ایران کو ہتھیار ڈالنے پر مجبور نہیں کر سکتے، بلکہ اس کے نتیجے میں خلیج فارس میں موجود امریکی اتحادیوں کے خلاف جوابی حملے ہو سکتے ہیں۔

جاپان کا ڈرونز اور اے آئی کے حوالے سے 56 ارب ڈالر کے ریکارڈ دفاعی اخراجات کا منصوبہ

ٹوکیو، 8 اگست (یواین آئی (جاپانی وزارتِ دفاع نے مالی سال 2027 کے لیے ریکارڈ 56 بلین ڈالر کے دفاعی اخراجات کی درخواست کرنے کا منصوبہ بنایا ہے، کیونکہ ٹوکیو علاقائی سکیورٹی خدشات کے درمیان اپنی عسکری تیاریوں میں وسعت لا رہا ہے۔ کیوڈو نیوز نے ہفتہ کو رپورٹ کیا ہے کہ یہ بجٹ کی درخواست اگست کے آخر تک فنانس وزارت کو جمع کرائی جائے گی اور سال کے آخر میں ہونے والی بات چیت کے دوران یہ رقم مزید بڑھ سکتی ہے۔ ایک سینئر سرکاری اہلکار نے کہا کہ مجموعی دفاعی اخراجات بالآخر تقریباً 63 بلین ڈالر تک پہنچ سکتے ہیں۔ مجوزہ بجٹ جاپان کی سیلف ڈیفنس فورسز کو اُن چیزوں کے لیے تیار کرنے پر توجہ دے گا جنہیں حکام نئی نوعیت کا جنگی طرز کہتے ہیں، جن میں ڈرونز اور مصنوعی ذہانت کا بڑھتا ہوا استعمال شامل ہے۔ جاپان، انٹرسیپٹر ڈرونز، مصنوعی ذہانت سے مدد یافتہ کمانڈ اینڈ کنٹرول سسٹمز، طویل فاصلے تک مار کرنے والے میزائل، خفیہ ڈیٹا کے لیے کلاؤڈ انفراسٹرکچر اور ہائی پاور لیزر اور مائیکرو ویو ہتھیاروں میں سرمایہ کاری کرنے کی منصوبہ بندی کر رہا ہے۔ یہ منصوبہ بند اخراجات جاپان کے پانچ سالہ دفاعی مضبوطی پروگرام کا حصہ ہیں، جس کے تحت مالی سال 2023-2027 کے لیے 270 بلین ڈالر مختص کیے گئے ہیں۔ ٹوکیو نے 2022 میں نئی قومی سلامتی حکمتِ عملی اپنانے کے بعد سے دفاعی اخراجات میں مسلسل اضافہ کیا ہے، اور چین، شمالی کوریا اور روس سے ہونے والے سیکورٹی خطرات کو اس کی وجہ قرار دیا گیا ہے۔ تجزیہ کاروں کا خیال ہے کہ جاپان کی بڑھتی ہوئی دفاعی صلاحیتیں مشرقی ایشیا میں اسلحہ دوڑ میں اضافہ کا باعث بن سکتی ہیں، جبکہ چین نے ٹوکیو کی عسکری ترقی پر تنقید کی ہے۔

آئی او سی کا ترکیہ، سعودی عرب اور پاکستان کے درمیان 'تاریخی دفاعی معاہدے کا خیر مقدم

جدہ، 8 اگست (یواین آئی) اسلامی تعاون تنظیم (آئی او سی) نے جمعہ کو سعودی عرب، ترکیہ اور پاکستان کے درمیان مکہ مشترکہ دفاعی معاہدے پر دستخط کا خیر مقدم کیا۔ تنظیم کے ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ آئی او سی کے سیکرٹری جنرل حسین ابراہیم طحہ نے اس معاہدے کے لیے اپنی قوی قدردانی اور حمایت کا اظہار کیا اور اسے تینوں ممالک کے علاقائی اور بین الاقوامی تعاون کو مضبوط کرنے کے عزم کی عکاسی کرتے ہوئے ایک اہم اسٹریٹجک اقدام※ قرار دیا۔ طحہ نے کہا کہ یہ معاہدہ علاقے اور مسلم دنیا میں سلامتی اور استحکام کی حمایت کے لیے ایک بنیادی ستون ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ بڑھتے ہوئے سلامتی کے چیلنجز کو حل کرنے اور آئی او سی رکن ممالک کے درمیان یکجہتی اور تعمیری شراکت داریوں کو مضبوط کرنے کے لیے مشترکہ عزم کی عکاسی کرتا ہے۔ آئی او سی کے سربراہ نے تینوں ممالک کی اُن کوششوں اور قیادت کی بھی تعریف کی جو بالآخر اس تاریخی معاہدے کے دستخط پر منتج ہوئیں۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ یہ معاہدہ خطے اور وسیع بین الاقوامی برادری میں امن و خوشحالی کے حصول میں معاون ثابت ہوگا۔ جمعہ کو مکہ میں منعقدہ سہ فریقی سربراہی اجلاس میں ترکیہ، سعودی عرب اور پاکستان نے ایک مشترکہ دفاعی معاہدے پر دستخط کیے اور اجتماعی سلامتی کو مضبوط کرنے، دفاعی تعاون کو گہرا کرنے اور خطے اور اس سے باہر امن و استحکام کو فروغ دینے کا عہد کیا۔ مکہ کے اجلاس میں ال صفا پیلس میں ترک صدر رجب طیب اردوان، سعودی ولی عہد محمد بن سلمان اور پاکستانی وزیر اعظم شہباز شریف نے مکہ مشترکہ دفاعی معاہدے پر دستخط کیے۔ ترک حکام سے حاصل معلومات کے مطابق، یہ معاہدہ دفاعی نوعیت کا تعاون ہے جو کسی مخصوص ملک کو ہدف نہیں بناتا اور بوجھ بانٹنے اور مشترکہ سلامتی کے طریقۂ کار کے ذریعے علاقائی اور عالمی امن، استحکام اور خوشحالی کے عزم کو مضبوط کرنے کے لیے وضع کیا گیا ہے۔

نشہ پورے خاندان کو کھوکھلا کر دیتا ہے: پُنیت دویدی

جن بھون سے نشہ مکتی بیداری سائیکل ریلی نکالی گئی، بچوں اور نوجوانوں کو نشے سے دور رہنے کا پیغام

لکھنؤ، 08 اگست۔ اتر پردیش کی گورنر محترمہ آنندی بین پٹیل کی ترغیب سے آج جن بھون، اتر پردیش سے نشہ مخالف عوامی بیداری میں اضافہ کرنے کے مقصد سے نشہ مکتی بیداری سائیکل ریلی کا انعقاد کیا گیا۔ سائیکل ریلی کو خصوصی افسرِ کار (ایڈیشنل چیف سکریٹری سطح) ڈاکٹر سدھیر مہادیو بوبڑے نے ہری جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔ ریلی میں جن بھون کے افسران، ملازمین اور حفاظتی اہلکاروں نے جوش وخروش کے ساتھ شرکت کی۔ ریلی کو جن بھون آدرش مڈل اسکول کے بچوں نے استقبال کرتے ہوئے جن بھون سے روانہ کیا۔ ریلی کے ذریعے عام لوگوں کو نشے کے مضر اثرات کے تئیں بیدار کرتے ہوئے صحت مند اور نشہ سے پاک زندگی اپنانے کا پیغام دیا گیا۔ شرکاء نے نشہ مکتی سے متعلق مختلف نعروں کے ذریعے لوگوں کو نشے سے دور رہنے اور نشہ سے پاک معاشرے کی تعمیر میں تعاون کرنے کے لیے ترغیب دی۔ سائیکل ریلی میں شرکاء کو دو ٹیموں میں تقسیم کیا گیا۔ ٹیم نمبر 1 نے جن بھون کے گیٹ نمبر 02 سے ریلی کا آغاز کیا۔ یہ ٹیم بندریا باغ چوراہا، گالف چوراہا سے ہوتے ہوئے بائیں جانب پارک روڈ، حضرت گنج چوراہا سے دائیں جانب شری رام ٹاور، سپرو مارگ، الکا ترہا، حضرت گنج چوراہا اور رائل ہوٹل سے ہوتے ہوئے جن بھون کے گیٹ نمبر 08 سے داخل ہوئی اور یوجنا بھون سے ہوتے ہوئے حیوانات اسپتال پہنچی۔ حیوانات اسپتال واقع پروگرام مقام پر نشہ مکتی کے تئیں بیداری بڑھانے کے لیے جادو کے ذریعے خصوصی بیداری پروگرام پیش کیا گیا۔ پروگرام کے ذریعے لوگوں کو نشے کے مضر اثرات کو دلچسپ اور مؤثر انداز میں سمجھاتے ہوئے نشے سے دور رہنے کے لیے ترغیب دی گئی۔ پروگرام کے اختتام کے بعد ٹیم نمبر 1 سائیکل ریلی کے ذریعے واپس جن بھون کے گیٹ نمبر 08 پہنچی، جہاں ریلی کا اختتام ہوا۔ ٹیم نمبر 2 کی قیادت قانونی مشیر جناب سنیل ورما، پریسھایہ جناب پُنیت دویدی اور دیگر افسران کی ٹیم نے کی۔ ٹیم نمبر 2 نے جن بھون کے گیٹ نمبر 02 سے ریلی شروع کی اور گالف چوراہا، 1090 چوراہا سے ہوتے ہوئے ایکتاون پہنچی، جہاں سے یہ ملئین بستی واقع پروگرام مقام پر پہنچی۔ اس کے بعد ٹیم گالف چوراہا، بندریا باغ چوراہا، لال بتی چوراہا اور اینیکسی ترہا سے ہوتے ہوئے جن بھون کے گیٹ نمبر 08 میں داخل ہوئی اور ریلی کا اختتام ہوا۔ اس دوران ایکتاون کے قریب واقع ملئین بستی میں خصوصی نشہ مکتی بیداری پروگرام منعقد کیا گیا۔ یہاں مقامی لوگوں سے نشے سے دور رہنے اور اپنے خاندان ومعاشرے کو نشہ سے پاک بنانے کی اپیل کی گئی۔ اس موقع پر دگھنٹی کے جادو کے ذریعے لوگوں کو نشے کے مضر اثرات کے بارے میں بیدار کیا گیا۔ جادو کے ذریعے پیش کیے گئے پیغام نے مقامی لوگوں، خصوصاً بچوں اور نوجوانوں کو نشے سے دور رہنے اور صحت مند طرزِ زندگی اپنانے کے لیے ترغیب دی۔ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے پریسھایہ جناب پُنیت دویدی نے کہا کہ معزز وزیر اعظم جی کی اپیل پر ملک بھر میں نشہ مکتی کے تئیں وسیع عوامی بیداری پروگرام چلائے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ گورنر محترمہ آنندی بین پٹیل اور وزیر اعلیٰ جی کی خواہش ہے کہ اتر پردیش کو نشہ سے پاک بنانے کی سمت میں معاشرے کے تمام طبقات مل کر مؤثر کوششیں کریں۔ انہوں نے کہا کہ نشہ ایک دوست کی طرح خاندان میں داخل ہوتا ہے، لیکن آہستہ آہستہ پورے خاندان کو کھوکھلا کر دیتا ہے۔ اس لیے اس دوست نما دشمن کو پہچاننا اور اسے گھر میں داخل ہونے سے روکنا ضروری ہے۔ جناب دویدی نے کہا کہ نشہ مکتی کی شروعات خاندان سے ہونی چاہیے۔ انہوں نے خصوصی طور پر بچوں سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ وہ اپنے والدین اور خاندان کے افراد کو نشے کے مضر اثرات کے بارے میں سمجھائیں اور خاندان کو نشہ سے پاک بنانے میں اپنا کردار ادا کریں۔ انہوں نے کہا کہ نشے کی گرفت میں آئے شخص کو صرف مجرم کے طور پر نہیں بلکہ ایک متاثرہ فرد کے طور پر دیکھنے اور اسے اصلاح و بحالی کا موقع دینے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے لوگوں سے اپیل کی کہ نشے اور نشیلی اشیاء پر خرچ ہونے والی رقم کو بچوں کی تعلیم، خاندان کی ضروریات اور مثبت سرگرمیوں میں استعمال کیا جائے۔ اس موقع پر مقامی کونسلر جناب ناگیش سنگھ چوہان نے گورنر محترمہ آنندی بین پٹیل کا شکریہ ادا کیا اور مقامی شہریوں سے شراب اور دیگر نشیلی اشیاء کا استعمال بند کرنے کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا کہ خاندان اور معاشرے کو نشے سے پاک کرنے کے لیے ہر شہری کو اپنی ذمہ داری ادا کرنی ہوگی۔ پروگرام کی نظامت پی ایس او جناب جمال صدیقی نے کی۔ واضح رہے کہ 02 اگست، 2026 کو معزز وزیر اعظم جی کے ذریعے 'نشہ مکت نوجوان، ترقی یافتہ بھارت' مہم کا آغاز کیا گیا تھا۔ اس مہم کے تحت ملک بھر میں تقریباً 28 ہزار مقامات پر کروڑوں نوجوانوں نے نشہ مکتی کا عہد لیا۔ مہم کے تحت ملک بھر میں نشے کے مضر اثرات کے بارے میں بیداری بڑھانے اور نوجوانوں کو نشے سے دور رہنے کے لیے ترغیب دینے کے مقصد سے مختلف پروگرام منعقد کیے جا رہے ہیں۔ اسی سلسلے میں آج جن بھون میں نشہ مکتی بیداری سائیکل ریلی کا انعقاد کیا گیا۔ ریلی کے ذریعے نشے کے خلاف اجتماعی شعور کو مضبوط کرنے اور معاشرے کے ہر طبقے کو صحت مند اور نشہ سے پاک زندگی اپنانے کے لیے ترغیب دی گئی۔ گورنر محترمہ آنندی بین پٹیل کی ترغیب سے جن بھون، اتر پردیش میں نشہ مکتی کے تئیں بیداری بڑھانے کے لیے مسلسل مختلف پروگرام منعقد کیے جا رہے ہیں۔ اس کے تحت اسکولی بچوں کے ذریعے نشہ مکتی بیداری کے لیے صبح کی ریلی، جن بھون میں نشہ مخالف سخت چیکنگ مہم، گھر گھر جا کر عوامی بیداری مہم، سیمینار، نشہ مکتی کا حلف اور دیگر بیداری پروگرام منعقد کیے جا رہے ہیں۔ ریلی کے ذریعے یہ پیغام دیا گیا کہ نشہ انسان کی صحت، خاندان، سماجی زندگی اور معاشی حالت کو متاثر کرتا ہے۔ نشے سے پاک نوجوان ہی صحت مند، مضبوط اور ترقی یافتہ بھارت کی تعمیر میں اپنی مکمل صلاحیت کے ساتھ تعاون کر سکتے ہیں۔ جن بھون میں نشہ مکتی کے تئیں بیداری کی یہ مہم آئندہ بھی مسلسل جاری رہے گی اور مختلف ذرائع سے عام لوگوں کو نشے کے مضر اثرات کے بارے میں بیدار کرتے ہوئے نشہ سے پاک، صحت مند اور مضبوط معاشرے کی تعمیر کے لیے ترغیب دی جاتی رہے گی۔

ذکر حسینؑ سرچشمۂ ہدایت اور ذریعۂ نجات ہے: مولانا تہذیب الحسن

صحن روضہ امام حسین املو میں مہدی آرمی فیڈریشن املو کی جانب سے سالانہ خمسۂ مجالس کا انعقاد

املو مبارکپور (اعظم گڑھ) امام حسین علیہ السلام کا ذکر انسانیت کے لئے سرچشمۂ ہدایت، ذریعۂ نجات اور حقیقی اسلام کی بقا اور لوگوں کے دلوں کو بیدار کرنے کا ایسا ذریعہ ہے، جو باطل کے خلاف ڈٹ جانے کا حوصلہ بخشتا ہے۔ یہ تذکرہ محض ایک تاریخی واقعہ نہیں بلکہ اخلاقیات، قربانی اور خدا کی رضا پر راضی رہنے کا عملی درس ہے۔ امام حسین کی یاد میں منعقد ہونے والی مجالس عزاء، امام حسین کی عبادت، تقویٰ، صبر واستقامت کا تذکرہ انسان کو بندگی خدا کے قریب کرتے ہیں۔ مصائب میں صبر کرنے اور دین حق پر ثابت قدم رہنے کی طاقت ملتی ہے۔ ان خیالات کا اظہار خطیب اہل بیت عالی جناب مولانا سید تہذیب الحسن صاحب قبلہ امام جمعہ وجماعت رانچی جھارکھنڈ نے بتاریخ ۷/اگست بروز جمعہ بوقت ۹ بجے شب صحن روضہ امام حسین واقع املو بازار میں مہدی آرمی فیڈریشن املو کی جانب سے منعقد سالانہ خمسہ مجالس کے چھٹے دور کی دوسری مجلس کو خطاب کرتے ہوئے کیا۔ مولانا نے مزید کہا کہ امام حسین علیہ السلام کی ذات تمام انسانوں کے لئے عقیدت ومحبت کا مرکز ہے جو ایک دوسرے کے دلوں کو جوڑنے کا کام کرتی ہے۔ جیسا کہ مکتب امام حسین کے ایک راہرو، خدمت گزار، رہبر معظم آیت اللہ العظمیٰ سید علی حسینی خامنہ ای کی شہادت کے بعد تہران میں دنیا کے سب سے بڑے جنازہ کی تشیع جنازہ میں دنیا بھر کے کروڑوں انسانوں نے بلا تفریق مذہب وملت شرکت کر کے انسانی اتحاد کا مظاہرہ کیا اور ایک "سچے حسینی" کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا۔ انسانی تاریخ میں یہ دنیا کے سب سے بڑے جنازہ کے طور پر درج کیا گیا۔ یقیناً یہ امام حسین کی راہ شہادت کا دنیا میں ادنیٰ فیض وفائدہ ہے۔ آخر میں مولانا نے امام حسین علیہ السلام کے کمسن شیر خوار مجاہد حضرت علی اصغر کی شہادت کا ذکر کیا جسے سن کر حاضرین مجلس آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔ مجلس کا آغاز محمد حسن و ہمنوا ساتھیوں کی سوزخوانی سے ہوا۔ اس موقع پر مولانا ابن حسن املوی واعظ، مولانا رضا حسین نجفی سمیت کثیر تعداد میں مومنین نے شرکت کی۔

صرف دریا ہی نہیں، وہ روحِ دریا لے گیا

انجمن غنچۂ مہدیہ کی شب بیداری

لکھنؤ۔ انجمن غنچۂ مہدیہ کی تین روزہ سالانہ شب بیداری کے دوران روضۂ حضرت مسلم رئیس منزل میں منعقدہ شب بیداری میں انجمن غنچائے مظلومیہ نے انجمن کے شاعر جرار اکبرآبادی کا لکھا ہوا طرحی سلام پیش کیا۔ آلِ رضا نے سلام کے یہ اشعار پڑھے:

"جنگ کے میدان میں اصغر کو جذبہ لے گیا،
ساتھ میں اپنے شجاعت کا صحیفہ لے گیا۔
چھوڑ کر تلوار غازی ایک نیزہ لے گیا،
صرف دریا ہی نہیں وہ روحِ دریا لے گیا۔"

سلام پیش کیے جانے پر حاضرین نے خوب داد دی۔ اس کے بعد اظہر حسین نے مشہور نوحہ "اکبر کی لاش اٹھاتے ہیں، شاہ یا علی مدد، اٹھتے ہیں بیٹھ جاتے ہیں، شاہ یا علی مدد" پڑھا تو عزاداروں کی آنکھیں اشک بار ہو گئیں۔ اس موقع پر انجمنوں کے عہدیداران کو تحائف بھی دیے گئے۔ امام باڑہ شجاعت علی میدان، ایل ایچ خان میں مجلس کو مولانا عباس ناصر نے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے میدانِ کربلا میں اللہ کی راہ میں جو قربانیاں پیش کیں، ان کی مثال قیامت تک نہیں ملے گی۔ مجلس کے بعد انجمنوں نے نوحہ خوانی کی۔ انجمن گلزارِ اہلِ بیت کی مفتی گنج میں جاری شب بیداری میں انجمن حسینیہ قدیم، غلامانِ حسین، گل دستۂ حیدری، گلزارِ پنجتن، ناصر العزا، غنچائے مظلومیاں اور گل دستۂ اسلام سمیت دیگر انجمنوں نے نوحہ خوانی کی۔ امام باڑہ مہدی رضا حسن پوریہ اور علی ولا غاس منڈی میں مولانا سیف عباس نے مجلس کو خطاب کیا۔

انٹیگرل یونیورسٹی لکھنؤ نے 12واں قومی ہینڈلوم ڈے منایا

لکھنو: 8 اگست (پی این ایس) انٹیگرل یونیورسٹی، لکھنؤ نے 12 واں قومی ہتھ کرگھا دن اتر پردیش کھادی اینڈ ولیج انڈسٹریز بورڈ (UPKVIB) اور فیکلٹی آف آرکیٹیکچر، پلاننگ اینڈ ڈیزائن (FoAPD) کے ساتھ مل کر عزت مآب بانی و چانسلر پروفیسر سید وسیم اختر، اور اعزازی ایڈیشنل پرو چانسلر سید عدنان اختر کی سرپرستی میں منایا گیا۔ فیشن ڈیزائن کے طالب علموں کے لیے ایک آگاہی سیشن کا انعقاد کیا گیا تا کہ وہ کھادی کے شعبے کی عصری مطابقت، موجودہ چیلنجز اور ابھرتے ہوئے مواقع کے بارے میں آگاہی فراہم کریں۔ سیشن کو K&VIB گرانٹ تھورنٹن بھارت LLP کے نمائندوں نے خطاب کیا: مسٹر جتیندر کمار، ایسوسی ایٹ ڈائریکٹر؛ مسٹر سنکیت کمار، اسسٹنٹ مینیجر، اور مسٹر ابھیشیک تیواری، اسسٹنٹ مینیجر نے بھی خطاب کیا۔ مقررین نے کھادی کی پیداوار اور مارکیٹنگ سے متعلق عصری چیلنجوں اور مواقع پر روشنی ڈالی۔ بات چیت میں صارفین کی ترجیحات میں تبدیلی، مارکیٹ کے حالات اور جنریشن Z کی توقعات پر توجہ مرکوز کی گئی۔ سیشن نے کھادی کو نوجوان صارفین میں مزید پرکشش اور مقبول بنانے کے لیے جدت، موثر برانڈنگ، عصری ڈیزائن کے طریقوں اور جدید مارکیٹنگ کی حکمت عملیوں کی ضرورت پر زور دیا۔ پروگرام کا انعقاد پروفیسر زیبا نثار کی رہنمائی میں کیا گیا اور معاونت پروفیسر ڈاکٹر صفی اللہ خان نے کی۔ پروگرام کو فیکلٹی ممبران محترمہ انوشا شرما، مسٹر ذیشان احمد، محترمہ مانسی سنگھ، اور ڈاکٹر انتی شکلا نے مؤثر طریقے سے مربوط کیا۔

پرانی رنجش کے سبب معمر شخص کا چاقو سے گود کر قتل

چچازاد بھائی گرفتار ☆ گاؤں ناروَ میں خوف وہراس کا ماحول، پولیس حکام نے کارروائی کا یقین دلایا

بلندشہر 8/اگست (پریس ریلیز) تھانہ چھتاری علاقے کے گاؤں ناروَ میں ہفتہ کی رات ایک سنسنی خیز واردات میں برآمدے میں سو رہے 62 سالہ بزرگ کو نامعلوم حملہ آور نے چاقو سے گود کر موت کے گھاٹ اتار دیا۔ واردات کے بعد گاؤں میں خوف وہراس پھیل گیا۔ پولیس نے معاملے کی تفتیش شروع کرتے ہوئے نامزد ملزم سمیت دو لوگوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ قتل کی وجہ پرانی رنجش بتائی گئی ہے۔ اطلاعات کے مطابق گاؤں ناروَ کے رہائشی آنند (62) ولد طوطارام ہفتہ کی رات اپنے مکان کے برآمدے میں سو رہے تھے۔ بتایا جاتا ہے کہ رات تقریباً ایک بجے ایک حملہ آور دیوار پھلانگ کر گھر میں داخل ہوا اور برآمدے میں سو رہے آنند پر چاقو سے اچانک حملہ کر دیا۔ حملہ آور نے بزرگ پر چاقو کے متعدد وار کیے، جس کے نتیجے میں وہ شدید زخمی ہو گئے اور موقع پر ہی ان کی موت ہو گئی۔ واردات کے دوران بزرگ کی چیخ وپکار سن کر اہل خانہ اور آس پاس کے لوگ بیدار ہو گئے۔ شور سن کر بڑی تعداد میں لوگ موقع پر پہنچے لیکن اس وقت تک حملہ آور فرار ہو چکا تھا۔ واقعہ کی اطلاع فوری طور پر پولیس کو دی گئی۔ اطلاع ملتے ہی تھانہ انچارج نریندر سنگھ پولیس فورس کے ساتھ موقع پر پہنچے اور جائے واردات کا معائنہ کرتے ہوئے واقعہ کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ معاملے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے ایس پی دیہات انترکش جین، ڈبائی کے سی او مدھوپ کمار سنگھ سمیت کئی تھانوں کی پولیس فورس بھی موقع پر پہنچ گئی۔ فورنسک ٹیم نے جائے واردات سے شواہد اکٹھے کیے اور اہل خانہ ومقامی لوگوں سے واقعہ کے سلسلے میں پوچھ گچھ کی۔ بعد ازاں پولیس نے متوفی کی لاش کو قبضے میں لے کر پنچنامہ بھرنے کے بعد پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ پولیس حکام کے مطابق اس واردات میں ملوث نامزد ملزم متوفی کے چچازاد بھائی اور اس کے ساتھی کو گرفتار کر کے قتل کے اس واقعہ کے مختلف پہلوؤں سے تفتیش کی جا رہی ہے۔ ابتدائی طور پر معاملہ پرانی رنجش کے باعث ہونا بتایا گیا ہے۔ واردات کے بعد گاؤں میں کشیدگی اور خوف کا ماحول ہے، جبکہ پولیس نے اہل خانہ کو ملزمان کے خلاف سخت کارروائی کا یقین دلایا ہے۔

مولانا یعسوب عباس کی نجفِ اشرف میں آیت اللہ بشیر نجفی سے خصوصی ملاقات

نجفِ اشرف (عراق)/لکھنؤ۔ ۸/اگست۔ ہندوستان کے معروف شیعہ عالمِ دین مولانا یعسوب عباس صاحب نے نجفِ اشرف میں مرجعِ تقلید گرینڈ آیت اللہ حافظ بشیر حسین نجفی صاحب سے خصوصی ملاقات کی۔ ملاقات کے دوران آیت اللہ بشیر حسین نجفی صاحب نے حضرت امام حسین علیہ السلام اور کربلا کے 72 شہدائے کربلا کے چہلم (اربعین) کی ادائیگی کے لیے عراق، خصوصاً کربلائے معلیٰ پہنچنے والے زائرین کی اہمیت اور ان کے روحانی ودینی مرتبے پر روشنی ڈالی۔ آیت اللہ بشیر نجفی صاحب نے زائرینِ اربعین کی خدمات، ان کے جذبۂ عقیدت اور حضرت امام حسین علیہ السلام سے ان کی وابستگی کو قابلِ قدر قرار دیتے ہوئے اس عظیم مذہبی سفر کی اہمیت بیان کی۔ ملاقات کے دوران ہندوستانی شیعہ ملت میں اعلیٰ تعلیم کے فروغ کے مسئلے پر بھی تفصیلی گفتگو ہوئی۔ آیت اللہ بشیر حسین نجفی صاحب نے نئی نسل کو دینی اور عصری علوم سے آراستہ کرنے، تعلیمی میدان میں ملت کی ترقی اور نوجوانوں کے بہتر مستقبل کے لیے تعلیم کی اہمیت پر زور دیا۔ ملاقات کے اختتام پر مولانا یعسوب عباس صاحب نے آیت اللہ بشیر حسین نجفی صاحب کی علمی ودینی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کیا اور ملتِ تشیع کی رہنمائی وسرپرستی کے لیے ان کی خدمات کو قابلِ قدر قرار دیا۔ یہ اطلاع رہبر علی نے دی۔

دیکچھارمبھ طلبہ کے تعارف اور ان کی صلاحیتوں کے اظہار کا وسیلہ ہے: پروفیسر ہما یعقوب

لکھنو: 8 اگست (پی این ایس) تعلیمی سال کے آغاز میں کیمپس کے نئے طلبہ کے ساتھ تعارف ایک خوش گوار لمحہ ہوتا ہے۔ گذشتہ چند برسوں سے پابندی کے ساتھ دیکچھارمبھ پروگرام (طلبہ شمولیتی پروگرام) یو جی سی کے رہنما اصول کے مطابق لکھنؤ کیمپس میں منعقد ہو رہا ہے۔ نئے طلبہ وطالبات کا استقبال کرتے ہوئے بے حد مسرت ہو رہی ہے۔ ان خیالات کا اظہار کیمپس کی انچارج پروفیسر ہما یعقوب نے اختتامی اجلاس کے موقع پر کیا۔ انھوں نے کہا کہ اس چھ روزہ پروگرام سے طلبہ کو بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا۔ انھوں نے مانو کے وائس چانسلر، رجسٹرار اور دیگر اربابِ مجاز کی مساعی کا خاص طور پر ذکر کیا جن کی وجہ سے کیمپس میں اس طرح کی تعلیمی اور تہذیبی سرگرمیاں تواتر کے ساتھ جاری رہتی ہیں۔ اس موقع پر حکیم وسیم احمد اعظمی (سابق ڈپٹی ڈائریکٹر CCRUM) نے حفظانِ صحت کے حوالے سے طلبہ کے لیے نہایت کارآمد گفتگو کی۔ انھوں نے بتایا کہ آج کل غذائی اجناس کی جو صورت حال ہے اس میں اعتدال سے کھانا ہی سب سے مناسب طریقہ ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ چھوٹی چھوٹی احتیاط اور تدابیر سے ہم اپنی صحت کا خیال رکھ سکتے ہیں۔ طلبہ شمولیتی پروگرام کی کوارڈی نیٹر ڈاکٹر نور فاطمہ نے کہا کہ مختلف موضوعات پر طلبہ کی ذہنی نشوونما، معلومات اور دیگر عوامل کو سامنے رکھ کر جن لیکچرز کا اہتمام کیا گیا تھا وہ طلبہ کے لیے بے حد مفید ثابت ہوا۔ اختتامی اجلاس میں کیمپس کی انچارج پروفیسر ہما یعقوب اور طلبہ شمولیتی پروگرام کی کوارڈی نیٹر ڈاکٹر نور فاطمہ نے تمام مقررین کو سرٹیفکٹ سے نوازا۔ اس موقع پر انھوں نے تمام لوگوں کا شکریہ بھی ادا کیا۔ واضح رہے کہ طلبہ شمولیتی پروگرام میں نئے طلبہ خصوصاً عون، ہدایت علی، کوکب علی، محمد آصف، مصباح السلام، رکن الدین، فیضان علی، عبدالرزاق اور محمد انس کے تعارف اور ان کے طرزِ تعارف کو بہت پسند کیا گیا۔ دیکچھارمبھ پروگرام کے مختلف اجلاس میں ڈاکٹر عمیر منظر، ڈاکٹر نکہت فاطمہ، ڈاکٹر شاہ محمد فائز، ڈاکٹر تجمل الحق، ڈاکٹر سری نواس بندہ میدی اور جناب عبدالرحمن نے مختلف موضوعات پر لیکچر دیے۔ اس کے علاوہ پروگرام کی کوارڈی نیٹر ڈاکٹر نور فاطمہ، ڈاکٹر فردوس حمید پرے، ڈاکٹر ارفاز احمد افسانہ، ڈاکٹر نزہت اختر اور ڈاکٹر آمنہ عنبرین نے نظامت کا فریضہ انجام دیا۔ آخری دن Motivational فلم بھی طلبہ کو دکھائی گئی جو جدوجہد اور مسلسل کوشش سے عبارت ہے۔

ماتری شکتی کے بااختیار بنانے اور بوتھ سطح تک تنظیم کو مضبوط کرنے پر زور

کاکوری، لکھنؤ۔ بھارتیہ جنتا پارٹی لکھنؤ ضلع مہیلا مورچہ کی جانب سے کاکوری بلاک سبھا گار میں مہیلا مورچہ کی ریاستی صدر سروج کشواہا کی لکھنؤ ضلع میں پہلی آمد پر شاندار استقبال کیا گیا۔ استقبالیہ پروگرام کے بعد منعقدہ اجلاس میں سروج کشواہا بطور مہمانِ خصوصی موجود رہیں۔ پروگرام کی صدارت بی جے پی ضلع صدر وجے موریہ نے کی، جبکہ نظامت ضلع نائب صدر پرتیبھا ورما نے کی۔ مہمانِ خصوصی سروج کشواہا نے اپنے خطاب میں ماتری شکتی سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ مرکز اور ریاستی حکومتیں خواتین کی ہمہ جہت ترقی اور بااختیار بنانے کے لیے مسلسل کام کر رہی ہیں۔ خواتین کو خودکفیل بنانے کے ساتھ ساتھ ان کے احترام اور تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے متعدد عوامی فلاحی اسکیمیں چلائی جا رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آج ماتری شکتی بلا خوف آگے بڑھ رہی ہے اور سڑک سے لے کر ایوان تک خواتین کی شرکت مسلسل بڑھ رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ تنظیم کو مضبوط بنانے کے لیے نئے کارکنوں کو جوڑنا، انہیں تربیت دینا اور آگے بڑھانا سب کی ذمہ داری ہے۔ بوتھ سطح تک خواتین کارکنوں کی فعال شرکت یقینی بناتے ہوئے تنظیم کو مزید مضبوط بنانے کی سمت میں کام کیا جانا چاہیے۔ پروگرام کی صدارت کرتے ہوئے بی جے پی ضلع صدر وجے موریہ نے خواتین کارکنوں کے جوش وخروش کو سراہا۔ انہوں نے کہا کہ ماتری شکتی تنظیمی کاموں کے ساتھ ساتھ مرکز اور ریاستی حکومت کی جانب سے خواتین کے احترام، تحفظ اور فلاح و بہبود کے لیے چلائی جانے والی اسکیموں کی معلومات معاشرے کی نصف آبادی تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کرے گی۔ انہوں نے پرانے کارکنوں کے تجربے اور نئے کارکنوں کی توانائی کے باہمی امتزاج سے تنظیم کو مزید مضبوط بنانے پر زور دیا۔ ضلع میڈیا انچارج چنتامنی پانڈے نے بتایا کہ پروگرام میں ضلع وزیر پرتیا سنگھ، مہیلا مورچہ کی ضلع نائب صدر شیو دیوی، شالنی سریواستو، ضلع وزیر رینو سریواستو، ریتو سنگھ، پنکی شرما، ضلع عاملہ کی رکن انیتا تیواری، شیوانی سنگھ، سنگیتا مشرا، کاکوری منڈل صدر وپن سنگھ راجپوت، چیئرمین روہت ساہو، ضلع دفتر وزیر روی راج لودھی، جیوتی راوت سمیت سیکڑوں خواتین کارکنان اور عہدیداران موجود رہے۔

حادثے کے بعد پلٹے چھوٹے ہاتھی کا سارا سامان اور برتن سڑک پر بکھر گئے، معاون زخمی

کاکوری، لکھنؤ۔ ہفتہ کے روز چلولی انڈر پاس کے اوپر رنگ روڈ پر مہوبا سے لکھیم پور کھیری کی جانب جا رہے ایک ڈمپر کے ڈرائیور ستیش کمار ولد جگدیش پرساد، ساکن گاؤں رجسا، پوسٹ کبیر پور، تھانہ ہارگاؤں، ضلع سیتاپور، عمر تقریباً 40 سال، نے پیچھے سے ایک چھوٹے ہاتھی گاڑی کو زوردار ٹکر ماردی۔ یہ چھوٹا ہاتھی امومی سے بخشی کا تالاب کی طرف جا رہا تھا اور اس میں مڈڈے میل کا سامان لے جایا جا رہا تھا۔ اس گاڑی کو امیت کمار ولد مرحوم ایشور دیال، ساکن انورا، تھانہ سروجنی نگر، چلا رہے تھے۔ ٹکر اتنی زوردار تھی کہ چھوٹا ہاتھی گاڑی بے قابو ہو کر سڑک پر پلٹ گئی، جس کے باعث مڈ ڈے میل کا تمام سامان، برتن اور ڈرم سڑک پر بکھر گئے۔ اس حادثے میں چھوٹے ہاتھی پر موجود ڈرائیور کے معاون راہل ولد مہادیو، ساکن گدیمن کھیڑا، تھانہ سروجنی نگر، عمر تقریباً 35 سال، زخمی ہو گئے۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی پولیس نے فوری طور پر ایمبولینس کی مدد سے زخمی معاون کو علاج کے لیے ٹی ایس مشرا اسپتال بھجوا دیا۔

تکنیکی معاون گروپ سی کے نومنتخب امیدواروں کے لیے پورٹل 9 اگست تک کھلا رہے گا

لکھنؤ: 08/اگست۔ محکمہ زراعت، اتر پردیش میں ماتحت زرعی خدمات (کٹیگری-3) تکنیکی معاون (ٹیکنیکل اسسٹنٹ) گروپ سی کے عہدے پر اتر پردیش سب آرڈینیٹ سروسز سلیکشن کمیشن، لکھنؤ کے ذریعہ سال 2026 میں نومنتخب امیدواروں کی تعیناتی (تقرری) کے حوالے سے اہم اطلاع جاری کی گئی ہے۔ ان تمام منتخب امیدواروں کی تفصیلی معلومات 'مانو سمپدا پورٹل' پر اپلوڈ کی جا چکی ہیں۔ منتخب امیدوار مانو سمپدا پورٹل پر جا کر درج کردہ اپنی تفصیلات کا ملان (تصدیق) کر سکتے ہیں۔ اگر تفصیلات میں کسی قسم کا فرق یا غلطی نظر آئے، تو وہ 09 اگست 2026 تک جائز اعتراض یا ترمیم کے لیے مقررہ ای میل (sms-agri.af@up.gov.in) کے ذریعے اپنی درخواست پیش کر سکتے ہیں۔ موصولہ اعتراضات کی تصحیح کے بعد منتخب امیدواروں کو اپنے ضلع کا انتخاب کرنے کے لیے 11 اگست سے 16 اگست 2026 تک مانو سمپدا پورٹل کھلا رہے گا۔

جشن خیر البشرؐ کے تحت ہونے والے جلسے کی تیاریوں کے سلسلے میں میٹنگ

لکھنؤ، ۸/اگست۔ مرکزی میلاد کمیٹی سبھاش چندر بوس کامپلیکس تلسی داس مارگ نزد مدینہ مسجد راعینی چوک منڈی لکھنؤ میں ہونے والے عظیم الشان جشن خیر البشرؐ کے انعقاد کی تیاریوں کے سلسلے میں تنظیم کے عہدے داران وممبران ومعززین شہر لکھنؤ کے ساتھ ایک میٹنگ اسلامک سنٹر آف انڈیا میں زیر سرپرستی مولانا خالد رشید فرنگی محلی امام عیدگاہ لکھنؤ ہوئی۔ نظامت کے فرائض شاعر رفعت شیدا صدیقی نے انجام دیے۔ میٹنگ کا آغاز مولانا محمد اسلم ندوی ایڈوکیٹ کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ حمد باری تعالیٰ رفعت شیدا صدیقی نے پیش کی۔ تنظیم کے سرپرست اور اسلامک سنٹر آف انڈیا کے چیرمین مولانا خالد رشید فرنگی محلی نے ۱۱/ربیع الاول کی نورانی شب میں ہونے والے جشن خیر البشرؐ میں جلسہ سیرت النبیؐ وسیرت صحابہ ومشاعرہ حمد ونعت ومدح صحابہؓ کے سلسلے میں اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں ان مبارک پروگراموں کو ان کے شایان شان منانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ آپؐ کے پیغام امن واخوت کو عام کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ مولانا محمد مشتاق ندوی نے کہا کہ ایسے شعرائے کرام کو جشن خیر البشر میں مدعو کریں جن کا کلام سن کر اللہ اور اس کے حبیب اور صحابہ کرام واہل بیت اطہار سے والہانہ محبت کا جذبہ دلوں میں موج زن ہو جائے اور ہمارا یہ ملک دنیا میں امن وسلامتی کا گہوارہ بن جائے۔

بانکی پور میں بی جے پی کی شکست

معصوم مرادآبادی

بہار کے بانکی پور اسمبلی حلقہ کے ضمنی الیکشن میں بی جے پی کی شکست پر بحث جاری ہے۔ یہ سیٹ بی جے پی کے نومنتخب صدر نتن نوین کے استعفے سے خالی ہوئی تھی۔ اہم بات یہ ہے کہ وہ یہاں سے بی جے پی کے ٹکٹ پر مسلسل پانچ بار چناؤ جیتے۔ ضمنی چناؤ میں ایسا کیا ہوا کہ بی جے پی امیدوار ایک نئی نویلی پارٹی کے امیدوار سے چناؤ ہار گیا۔ سیاسی حلقوں میں اس شکست کو جین زی تحریک کا پہلا نتیجہ قرار دیا جارہا ہے، جس نے حال ہی میں مودی سرکار کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کیا اور مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کو مستعفی ہونا پڑا۔ اب تک مودی سرکار خود کو ناقابل شکست قرار دیتی تھی مگر طلبہ تحریک نے اس کی شکست کا دروازہ کھول دیا ہے اور اسے پچھلے بارہ سال کے اقتدار میں پہلی بار یہ محسوس ہوا ہے کہ عوامی طاقت کے سامنے بڑی سے بڑی اور مضبوط سے مضبوط طاقت بھی ڈھیر ہوجاتی ہے۔

ضمنی الیکشن میں عام طور پر حکمراں پارٹی ہی کامیابی کا پرچم لہراتی ہے، لیکن بی جے پی کے اقتدار والی تین ریاستوں بہار، مدھیہ پردیش اور گجرات کی تین سیٹوں کے حالیہ ضمنی چناؤ میں بی جے پی دو سیٹوں پر چناؤ ہار گئی ہے۔ بی جے پی کی سب سے بڑی شکست بہار کے بانکی پور حلقہ میں ہوئی ہے کیونکہ یہ سیٹ بی جے پی کے نومنتخب صدر نتن نوین کی تھی اور ان کے راجیہ سبھا ممبر چنے جانے کے بعد خالی ہوئی تھی۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ اس سیٹ پر پچھلے تیس سال سے بی جے پی قبضہ تھا۔ خود نتن نوین نے یہاں سے پانچ بار چناؤ جیتا، لیکن حالیہ ضمنی چناؤ میں بی جے پی کی شکست کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ خود نتن نوین کے وارڈ میں بھی بی جے پی کو ووٹ نہیں ملے اور انھیں اپنے روایتی ووٹروں کو مطمئن کرنے کے لیے ویڈیو پیغام جاری کرنا پڑا۔

عام خیال یہ ہے کہ طلبہ تحریک سے متاثر نوجوانوں نے بانکی پور میں بی جے پی کو ہرانے کا کام کیا ہے، لیکن اس الیکشن میں جن سوراج پارٹی کے امیدوار پرشانت کشور کی محنت اور انتخابی مینجمنٹ کو بھی نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ ظاہر ہے وہ عرصے سے انتخابی منیجر کا جو کردار نظریاتی طور پر ادا کر رہے تھے، اسے یہاں انھوں نے عملی میدان میں آزمایا اور سرخرو ہوکر گزرے۔ حالانکہ نو مہینے قبل ہوئے اسمبلی انتخابات میں جن سوراج پارٹی کے تمام امیدواروں کی ضمانت ضبط ہوگئی تھی، لیکن بانکی پور سیٹ پر بی جے پی کو شکست سے دوچار کرنے کے بعد ان کی سیاسی اہمیت میں یکلخت اضافہ ہوگیا ہے اور تمام چینلوں کا رخ ان ہی کی طرف ہے۔ بانکی پور ضمنی چناؤ کا نتیجہ جہاں ایک طرف بی جے پی کے لیے خطرے کی گھنٹی ہے تو وہیں دوسری طرف راشٹریہ جنتا دل کے لیے بھی لمحہ فکریہ ہے، کیونکہ یہاں پچھلے اسمبلی چناؤ میں راشٹریہ جنتا دل کی جس خاتون امیدوار کو 45/ہزار ووٹ ملے تھے، وہ ضمنی چناؤ میں محض 15/ہزار ووٹوں پر سمٹ گئی۔ پرشانت کشور نے کامیابی حاصل کرنے کے بعد بہار کے جن تین اہم موضوعات کو سب سے زیادہ اجاگر کیا ہے۔ ان میں تعلیم، روزگار اور نقل مکانی شامل ہیں۔

ان کا سب سے بڑا نشانہ بہار کے وزیراعلیٰ سمراٹ چودھری ہیں جنھیں وہ ان کے داغی پس منظر کی وجہ سے عہدے سے ہٹوانا چاہتے ہیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ طلبہ تحریک کے دباؤ میں وزیر تعلیم کے استعفے کے بعد بی جے پی کو دوسرا بڑا جھٹکا بانکی پور میں لگا ہے۔ اس سیٹ پر بی جے پی نے ایک کمزور امیدوار کو کس حکمت عملی کے تحت میدان میں اتارا تھا، یہ ابھی واضح نہیں ہے، لیکن اتنا ضرور ہے کہ یہاں بی جے پی کی شکست فاش نے کئی سوال کھڑے کردیے ہیں۔ کامیابی کا پرچم بلند کرنے والے پرشانت کشور کا کہنا ہے کہ یہ دراصل بی جے پی کے غرور کی شکست ہے کیونکہ ان کے کسی لیڈر نے کہا تھا کہ ''اگر ہم بانکی پور سے کسی کتے بلی کو بھی کھڑا کردیں گے تو وہ چناؤ جیت جائے گا۔'' حالانکہ بی جے پی لیڈر روی شنکر پرشاد نے اس بیان کی تردید کی ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ پرشانت کشور کا روئے سخن بی جے پی کی طرف ہے اور وہ بار بار کہہ رہے ہیں کہ بی جے پی نے سمراٹ چودھری جیسے داغدار شخص کو وزیراعلیٰ بنا کر بہار کے بارہ کروڑ عوام کی توہین کی ہے۔ اگر انھیں کشواہا سماج سے ہی کسی کو وزیراعلیٰ بنانا تھا تو اس سماج میں پڑھے لکھے اور معقول لوگوں کی کوئی کمی نہیں ہے۔ پرشانت کشور کا الزام ہے کہ ''سمراٹ چودھری پر قتل کے الزام میں جیل بھی جاچکے ہیں۔ جیل سے انھوں نے یہ جھوٹا حلف نامہ داخل کرکے رہائی حاصل کی تھی کہ ان کی عمر 15 برس ہے اور وہ نابالغ ہیں۔ اس کے علاوہ ان کی تعلیمی لیاقت ساتویں کلاس بھی نہیں ہے۔ انھوں نے اپنے انتخابی حلف نامے میں غلط بیانی کی ہے اور اس کی کوئی چھان بین نہیں کی گئی۔ کیا بہار کے لوگ اتنے گئے گزرے ہیں کہ ان پر وزیراعلیٰ کے طور پر ایسا شخص مسلط کیا جائے۔

پرشانت کشور کے بارے میں سبھی جانتے ہیں کہ انھوں نے اپنا کیریئر چناؤ منیجر کے طور پر شروع کیا تھا۔ 2012 میں وزیراعظم نریندر مودی جس وقت گجرات کے وزیراعلیٰ تھے تبھی پرشانت کشور ان سے وابستہ ہوگئے تھے۔ انھوں نے 2014 میں نریندر مودی کو وزیراعظم بنوانے میں اہم کردار ادا کیا۔ کہا جاتا ہے کہ ''ہر کسی کے کھاتے میں پندرہ لاکھ روپے پہنچنے'' کا شوشہ بھی ان ہی کے ذہن کی تخلیق تھی۔ اس کے علاوہ ایک کروڑ ملازمتیں دینے کی بات بھی انھوں نے ہی ایجاد کی تھی۔ بعد کو جب بی جے پی الیکشن جیت گئی اور ہر ووٹر نے پندرہ لاکھ روپے طلب کئے تو اسے ایک انتخابی جملہ قرار دے کر مسترد کردیا گیا۔ ''چائے پر چرچا'' بھی ان ہی کے ذہن کی اپج تھی۔

پچھلے دنوں لوگوں کے کان اس وقت کھڑے ہوئے تھے جب بہار کے رخصت پذیر وزیراعلیٰ نتیش کمار نے میڈیا کیمرے کے روبرو یہ کہا تھا کہ ''امت شاہ ان سے دوبار کہہ چکے ہیں کہ پرشانت کشور کو اپنی پارٹی میں شامل کرلیں۔'' پرشانت کشور اب تک مودی کے علاوہ ممتا بنرجی، نتیش کمار، اسٹالن، اروند کیجریوال سمیت کوئی ایک درجن بڑے لیڈروں کی انتخابی حکمت عملی ترتیب دے چکے ہیں اور انھیں ایک کامیاب سیاسی منیجر تصور کیا جاتا ہے۔ ہم ذاتی طور پر ان کے بارے میں زیادہ نہیں جانتے۔ ہاں ایک بار ان سے تفصیلی ملاقات ضرور ہوئی ہے اور وہ بھی ایک انگریزی صحافی دوست کے توسط سے۔ یہ کئی برس پرانا قصہ ہے۔ مذکورہ صحافی دوست کا ایک روز فون آیا کہ پرشانت کشور اردو کے کچھ سرکردہ صحافیوں سے تبادلہ خیال کرنا چاہتے ہیں، کیا آپ اس کا بندوبست کرسکتے ہیں؟ میں نے ہامی بھرلی اور دو روز بعد چار پانچ سینئر اردو صحافیوں کے ساتھ پرشانت کشور کی یہ ملاقات نئی دہلی کے انڈیا انٹرنیشنل سینٹر میں ہوئی جو تقریباً دو گھنٹے چل کر لنچ پر ختم ہوگئی۔ اس دوران پرشانت کشور سے کئی سوال کئے گئے جن کے انھوں نے بہت محتاط ہوکر جواب دیئے۔ البتہ یہ اندازہ ضرور ہوا کہ ان کا غالب رجحان دائیں بازو کی طرف ہے۔ بعد کو یہ بھی معلوم ہوا کہ انھوں نے اب تک جن وزرائے اعلیٰ کی سیاسی حکمت عملی ترتیب دی ہے، انھیں یہ مشورہ ضرور دیا ہے کہ موجودہ ماحول میں مسلمانوں سے فاصلہ بنا کر رکھنا ضروری ہے۔

ہمیں نہیں معلوم کہ بانکی پورہ اسمبلی حلقہ کے بارہ فیصد مسلمانوں میں سے کتنے لوگوں نے انھیں ووٹ دیا ہے، لیکن اتنا ضرور ہے کہ انھوں نے کبھی خود کو مسلمانوں سے منسلک کرنے کی کوشش نہیں کی۔ البتہ پچھلے دنوں انھوں نے یہ ضرور کہا تھا کہ ملک کی آدھی ہندو آبادی مسلمانوں کے ساتھ مل جل کر رہنا چاہتی ہے لہٰذا مسلمان ان کے ساتھ رشتے خوشگوار بنائیں۔ ان کا یہ بیان ہمارے دل کی آواز تھی اور ہم نے بھی اس کی تائید کی تھی۔ اب جبکہ بانکی پور سیٹ جیت کر وہ بہار کی سیاست میں اہم مقام حاصل کرچکے ہیں تو دیکھنا یہ ہے کہ وہ اپوزیشن کی سیاست کو مضبوط کریں گے یا پھر اپنی اصل سیاست سے ہی سروکار رکھیں گے۔ انھوں نے اپنے ایک انٹرویو کے دوران کہا ہے کہ ''اگر بی جے پی ان کے مطالبات منظور کرلیتی ہے تو وہ عوام سے بی جے پی کو ووٹ دینے کے لیے کہیں گے۔

☆☆☆

masoom.moradabadi@gmail.com

پپو یادو نے چندہ چوروں کو بے نقاب کردیا

ڈاکٹر سلیم خان

آسمانِ گیتی نے جمعہ (31/جولائی 2026) کو پپو یادو کے علامتی ڈرامے کا وہ منظر دیکھا جو کسی کے تصورِ خیال میں بھی نہیں تھا۔ ایک ایسے وقت میں جبکہ مرکز میں بھارتیہ جنتا پارٹی کی حکومت ہے۔ اس کا 56/انچ کی چھاتی والا خود ساختہ وشوگرو (عالمی قائد) وزارتِ عظمیٰ کی کرسی پر براجمان ہے۔ پردھان سیوک کے سر پر ٹرمپ کا آشیرواد اور ہاتھوں میں نیتن یاہو کا ہاتھ ہے۔ ارکان پارلیمان کو ڈرا دھمکا کر انہیں خریدنے والے نہایت وفادار اور مغرور وزیر داخلہ کا ساتھ ہے۔ ای ڈی اور سی بی آئی کی مدد سے شاہ جی نے چہار جانب خوف و دہشت کا ماحول پھیلا رکھا ہے اچانک ایوانِ پارلیمان کے احاطے میں رام مندر چندہ چوری پر ایک تمثیلی نکڑ ناٹک ہوجائے اور مودی سرکار کے سارے ارکان پارلیمان کی حالت ''تک تک دیدم دم نہ کشیدم'' کی سی ہوجائے تو تعجب کے نہیں ہونے پر حیرت ہوگی۔ تک تک دیدم ایک فارسی مصرع ہے جس کے معنی ہوتے ہیں ٹکٹکی باندھ کر دیکھا اور سانس تک نہ لی''۔ یہ فقرہ اُس موقع پر بولا جاتا ہے جب کوئی شخص حیرت، صدمے، خوف یا بے بسی کی وجہ سے بالکل خاموش ہوجائے اور زبان تک کو جنبش نہ دے سکے گویا کسی انوکھی یا خوفناک چیز کو دیکھ کر پتھر ہوجائے یا اس کی آنکھیں پتھرا جائیں۔ وہ حالات کے سامنے مجبور ہو کر بس دیکھتا رہا ہے ئے کچھ بول نہ پائے۔

ایوانِ پارلیمان کے احاطے میں پپو یادو پجاری کے بھیس میں اسی طرح بیٹھے ہوئے تھے جیسے یوگی کا چولا اوڑھ کر آج موہن بشٹ نے خود کو ادیتیہ ناتھ کہنا شروع کردیا ہے۔ ''چندا چور گدی چھوڑ'' اور ''جواب تم کو دینا ہوگا'' کے نعرے گونج رہے تھے مگر وزیراعظم سمیت وزیر داخلہ غائب تھے۔ اس پجاری اور فراری کے کھیل میں ارکان پارلیمان یہ نعرہ بھی لگا رہے تھے'' امیت شاہ پارلیمنٹ میں آؤ'' مگر اس سے دور وزیر داخلہ نہ جانے کس جوڑ توڑ میں کھوئے ہوئے تھے۔ بی جے پی کے ارکان پارلیمان کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ 'کریں تو کریں کیا؟' کسی فوج کا سپہ سالار میدان چھوڑ کر بھاگ جائے تو اس دستے کا جو حال ہوتا ہے اسی کیفیت میں بی جے پی کے ارکان پارلیمان مبتلا تھے۔ پورنیا کے رکن پارلیمان پپو یادو کا بھگوا لباس پہن کر مندر کے پجاری کی حیثیت سے سامنے آنا اور ایودھیا کے رام کی تصویر دِکھا کر عقیدت مندوں سے چندہ مانان نہایت خوش کن منظر تھا۔ اس ناٹک میں حزب اختلاف کے ارا کین پارلیمان بھکتوں کا کردار ادا کرتے ہوئے چندہ دینا بھی کم دلچسپ نہیں تھا۔

مودی بھگت پریشان تھے کہ یہ تو رام بھگت بن کر آ گئے۔ ان کا کیا کریں؟ ایسے میں اگر مودی بھگتوں اور رام بھگتوں کے درمیان مہا بھارت نے بی آر چوپڑہ کو بھی حیران کرنے کے لیے کافی تھی۔ اس رنگارنگ ڈرامے میں بی جے پی کے چہیتے نہ بابر اور نہ مسلمان موجود تھے اس لیے وہ اگر مخالفت کرتے بھی تو کس کی کرتے؟ ٹیلی ویژن پر اس سے تفریح لینے والے ناظرین سوچ رہے تھے کہ اس چمپت رائے نے ہمیں کہاں لاکر مار دیا کہ کہا بھی نہ جائے اور سہا بھی نہ جائے۔ رام مندر میں چندہ چوری کا پنڈورا بکس سماجوادی پارٹی کے رہنما اکھلیش یادو نے کھولا اور 7/کروڑ کی چندہ چوری کا الزام لگایا لیکن جب لوگ اس دیوہیکل کمرہ نما بکسے میں گھسے تو ہزاروں کروڑوں کی چوری نکل آئی۔ خود سماجوادیوں کو بھی اس کی امید نہیں تھی۔ وہ اس لوٹ کو باہر لا کر اچھالنے لگے۔ یوپی سرکار نے معاملے کو رفع دفع کرنے کی خاطر ایس آئی ٹی جیسی کوئی چیز بنائی تو اس کے انکشافات نے معاملہ مزید خراب کردیا۔ رام مندر ٹرسٹ نے کہا 45 دن پرانا ویڈیو از خود ڈیلیٹ ہوجاتا ہے تو ایس آئی ٹی نے ڈیڑھ ماہ کی فلم دیکھنے پر اکتفاء کیا اور پتہ چلا کہ اس دوران 70 مرتبہ چوری ہوئی۔ یہ سماجوادیوں کا الزام نہیں بلکہ اس یوگی کے قائم کردہ ایس آئی ٹی کا انکشاف تھا جو بار بار کہہ رہے تھے کہ کسی کو بخشا نہیں جائے گا۔

یہ یوگی جی کا تکیہ کلام ہے۔ جب بھی کوئی سنگین واردات ہوتی ہے وہ اسے دوہرا دیتے ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ 9/سال حکومت کرنے کے بدھ بھی ایسا ہوتا کیوں ہے؟ پورے اتر پردیش کو جرائم سے پاک کرنے کا نعرہ لگانے یوگی کے اپنے حلقۂ انتخاب میں اس ہفتہ ایک سنار کے بیٹے کو اغوا کر کے قتل کردیا گیا۔ جو وزیراعلیٰ خود اپنے حلقۂ انتخاب کو جرائم سے پاک نہ کرسکے وہ پورے صوبے کو کیا خاک کرے گا؟ رام مندر کے معاملے پہلے کانگریس پارٹی ذرا محتاط تھی مگر وقت کے ساتھ اس کے حوصلے بلند ہوگئے اور پارٹی ترجمان سپریا شرینیت پریس کانفرنس کرنے کے لیے ناگپور یعنی سنگھ کے گڑھ میں پہنچ گئیں۔ رام مندر کو نظرانداز کرنے والے راہل گاندھی نے کھل کر پپو یادو کے ڈرامے میں سامنے آگئے اور چندہ دے کر 'تکلف برطرف' کردیا اور کیوں نہ کریں جب یہ سرکار دہلی کے مظاہرین میں شامل دو ہزار سے زیادہ لوگوں کے جرائم پیشہ ہونے کا دعویٰ کر کے اپنی تحقیق مکمل کردیتی ہے مگر چندہ چوری کی تفتیش مکمل ہی نہ ہوتی ہو تو مخالفین کے حوصلے بڑھنے ہی بڑھنے ہیں۔

پپو یادو کے ناٹک میں ڈرامائی موڑ اس وقت آیا جب پجاری چدیے کی رقم کو ڈبے میں رکھنے کے بجائے وہ اپنی جیب میں بھرنا شروع کردیتے ہیں اور ایسے میں ایودھیا سے سماجوادی پارٹی کے رکن پارلیمان اودھیش پرشاد پاسی کی انٹری ہوتی ہے۔ وہ رام بھگوکس کی نمائندگی کرتے ہوئے چندہ چوری کرنے والے پجاری کا گلا دبانے کی کوشش کرتے ہیں اور مجمع ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہوجاتا ہے۔ شام کو گودی میڈیا کے چینلس پر ٹسوے بہانے والے ارکان پارلیمان میں سے کسی کی ہمت نہیں ہوتی کہ ناٹک کے قریب پھٹکے۔ ڈرامہ جاری رہتا ہے کھلے عام چندہ چوری کرنے والا نقلی پاری (پپو یادو) اعلان کردیتا ہے کہ نہ کوئی غلط کام ہوا اور نہ چندہ چوری ہوئی مگر پھر انہیں ناراض بھکتوں کے جارحانہ ہجوم کے غصے کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بالآخران کو ڈرامائی انداز میں راہ فرار اختیار کرنے پر مجبور کردیا جاتا ہے۔ اس طرح ایک نہایت انوکھے طنز اور موثر علامت نگاری کے ذریعے اپوزیشن نے پورے ملک کی توجہ چندہ چوری کے الزامات کی طرف مبذول کروائی۔

ایوانِ پارلیمان کے مکڑ دوار پر منعقد ہونے والے دوہرے احتجاج میں طلباء مظاہرین کے خلاف مبینہ پولیس کارروائی کے ساتھ ایودھیا میں رام مندر کے اندر مبینہ ''عطیات کی چوری'' پر تشویش کا اظہار کیا گیا تھا۔ مندر کے چندے کی مبینہ چوری اور اس کے انتظام میں ممکنہ بے ضابطگیوں کی اس علامتی عکاسی کے ذریعہ اپوزیشن نے یہ پیغام دیا کہ لاکھوں عقیدت مندوں کے اعتماد اور مذہبی جذبات کے ساتھ دھوکہ کیا گیا ہے اور اس معاملے میں مکمل شفافیت ضروری ہے۔ حزب اختلاف کا کہنا ہے کہ یہ صرف مالی معاملہ نہیں بلکہ عوامی اعتماد اور مذہبی عقیدت سے جڑا ہوا مسئلہ ہے، اس لیے اس میں شفافیت، جواب دہی اور غیر جانبدارانہ تحقیقات ناگزیر ہیں۔ یہ احتجاج ایسے وقت میں ہوا ہے جب رام مندر چندہ کے مبینہ غبن سے متعلق تحقیقات جاری ہیں اور اس معاملے میں پہلے ہی کئی گرفتاریاں ہونے کی اطلاعات سامنے آچکی ہیں۔ اپوزیشن جماعتوں نے کہا ہے کہ جب تک ذمہ داری طے نہیں ہوجاتی، وہ اس معاملے کو پارلیمنٹ اور عوامی سطح پر اٹھاتی رہیں گی۔

ایوان پارلیمان کے علاوہ چندہ چوری کا یہ معاملہ سپریم کورٹ میں بھی گونج رہا ہے۔ وہاں پر اتر پردیش حکومت نے 27/جولائی کو کو بتایا کہ اس نے عدالت کے پہلے احکامات کی روشنی میں ایودھیا میں رام مندر میں دیے م جانے والے عطیات کی مبینہ غبن کی تحقیقات کے لیے ایک نئی خصوصی تحقیقاتی ٹیم (ایس آئی ٹی) تشکیل دی ہے۔ انسپکٹر جنرل آف پولیس کرن ایس نئی ایس آئی ٹی کی سربراہ ہیں۔ سالیسیٹر جنرل آف انڈیا تشار مہتا نے عدالت کو بتایا کہ ٹیم میں ایک ڈپٹی انسپکٹر جنرل، ایک سپرنٹنڈنٹ آف پولیس اور ایک ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس بھی شامل ہیں۔ اس نئی ایس آئی ٹی (خصوصی تحقیقاتی ٹیم) کا قائم اور تحقیقات کی نگرانی بلواسطہ وزیر اعلیٰ یوگی ادیتیہ ناتھ کی قائم کردہ پرانی ایس آئی ٹی پر عدم اعتماد کا اظہار نہیں تو اور کیا ہے؟ ورنہ سرکار کی وفادار عدالتِ عظمیٰ یہ بھی تو کہہ سکتی تھی کہ ریاستی حکومت کی جانب سے جاری تفتیش کے تکمیل کا انتظار کیا جائے۔ سپریم کورٹ کا ریاست کی پیش کردہ رپورٹ کا نوٹس لے کر ایس آئی ٹی کو دو ہفتوں کے اندر جائزہ رپورٹ جمع کرانے کی ہدایت دینا ٹال مٹول سے ناراضی کا اظہار ہے۔ بابری مسجد کو شہید کرنے والے جس طرح رام مندر کی چندہ چوری میں پھنس چکے ہیں اس پر قرآن مجید کی یہ آیت ہو بہو منطبق ہوتی ہے: ''اسی طرح ہم نے ہر بستی میں اس کے بڑے بڑے مجرموں کو لگا دیا ہے کہ وہاں اپنے مکر و فریب کا جال پھیلائیں دراصل وہ اپنے فریب کے جال میں آپ پھنستے ہیں، مگر اُنہیں اس کا شعور نہیں ہے''۔

☆☆☆

آتم نربھر طبی ٹیکنالوجی: سستی اور معیاری صحت کی سہولیات، وِکست بھارت کی مضبوط بنیاد

جگت پرکاش نڈا

گزشتہ ایک دہائی کے دوران بھارت میں صحت کے بنیادی ڈھانچے میں غیر معمولی توسیع دیکھنے میں آئی ہے۔ سرکاری اور نجی شعبوں میں اسپتالوں، بنیادی مراکز صحت، تشخیصی مراکز اور شہری و دیہی دونوں علاقوں میں طبی کالجوں کی تعداد میں تیز رفتار اضافہ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ حکومت ہند عوام کو صحت کا تحفظ فراہم کرنے کے لیے شہریوں پر مرکوز پالیسی پر عمل پیرا ہے۔ معزز وزیراعظم جناب نریندر مودی کی قیادت میں حکومت ہند نے اس بات کو یقینی بنانے کے لیے مسلسل اور مؤثر اقدامات کیے ہیں کہ ملک کے ہر شہری کو معیاری اور قابلِ رسائی صحت کی سہولیات میسر ہوں۔ عوامی فلاح کے لیے اسی غیر متزلزل عزم اور انتھک کاوشوں کے نتیجے میں گزشتہ چند برسوں کے دوران علاج پر عوام کی اپنی جیب سے ہونے والے اخراجات میں نمایاں کمی آئی ہے اور یہ تقریباً 65 فیصد سے گھٹ کر 43 فیصد رہ گئے ہیں۔

ضلعی اسپتال میں پیدا ہونے والے نومولود بچے سے لے کر تیسرے درجے کے خصوصی طبی مرکز میں زیر علاج کینسر کے مریض تک، قابل اعتماد، اعلیٰ معیار اور مناسب قیمت پر دستیاب طبی آلات جدید صحت کی خدمات کا ایک لازمی جزو بن چکے ہیں۔ حکومت پردھان منتری آیوشمان بھارت صحت بنیادی ڈھانچہ مشن (پی ایم۔اے بی ایچ آئی ایم) کے تحت تجربہ گاہوں کی جدید کاری، انتہائی نگہداشت کے بنیادی ڈھانچے، بیماریوں کی نگرانی کے نظام اور ہنگامی طبی امداد کے انتظامات کو مضبوط بنانے کے لیے سرمایہ کاری کر رہی ہے، تاکہ دیہی اور شہری دونوں علاقوں میں عوامی صحت کے نظام کو مزید مستحکم بنایا جا سکے۔ جیسے جیسے ملک وِکست بھارت 2047 کے ہدف کی جانب تیزی سے پیش قدمی کر رہا ہے، حکومت کی توجہ اب ایک آتم نربھر طبی ٹیکنالوجی (میڈ ٹیک) کے مضبوط نظام کی تعمیر پر مرکوز ہے، تاکہ صحت کی سہولیات کو مزید کم خرچ، آسانی سے قابل رسائی اور ہر حال میں موثر و پائیدار بنایا جا سکے۔ ماضی میں بھارت جدید اور پیچیدہ طبی آلات کی بڑی تعداد کے لیے بیرونی ممالک سے درآمدات پر بہت زیادہ انحصار کرتا تھا۔ اگرچہ ان ٹیکنالوجیز نے صحت کی سہولیات کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کیا، لیکن ان کے باعث علاج کی لاگت میں اضافہ، رسد کے نظام میں عدم استحکام اور طبی آلات تک عوام کی محدود رسائی جیسے مسائل بھی پیدا ہوئے۔ اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے قومی طبی آلات پالیسی 2023 میں نئی ٹیکنالوجیز کے لیے ملک کے اندر طبی آلات کی تیاری کی صلاحیت اور استعداد کو بڑھانے کا عزم کیا گیا، تاکہ طبی آلات کو مزید سستی قیمتوں پر دستیاب کرایا جا سکے اور اس کے نتیجے میں تشخیصی خدمات کی لاگت میں کمی لائی جا سکے۔ حکومت نے پروڈکشن لنکڈ انسینٹو (پی ایل آئی) اسکیم، میڈیکل ڈیوائس پارکس اور دواسازی۔طبی ٹیکنالوجی میں تحقیق و اختراع کے فروغ (پی آر آئی پی) اسکیم جیسے اقدامات کے ذریعے طبی آلات کے ماحولیاتی نظام کو مضبوط بنانے کے لیے ایک جامع حکمت عملی اختیار کی ہے۔ یہ اقدامات طبی آلات کی تیاری، اختراع، سرمایہ کاری اور عالمی مسابقت کے لیے ایک سازگار ماحول تشکیل دے رہے ہیں۔

اس کے حوصلہ افزا نتائج سامنے آرہے ہیں۔ پی ایل آئی اسکیم کے تحت 50 سے زائد اعلیٰ درجے کے طبی آلات کی تیاری شروع ہو چکی ہے۔ اسی طرح ایک اہم پیش رفت یہ بھی ہے کہ عالمی سرمایہ کاروں کا اعتماد اس شعبے میں مسلسل مضبوط ہو رہا ہے، جس کی عکاسی طبی آلات کے شعبے میں جاری غیر ملکی براہِ راست سرمایہ کاری کے تسلسل سے ہوتی ہے۔ یہ کامیابیاں اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ بھارت عالمی میڈ ٹیک ویلیو چین میں ایک قابلِ اعتماد شراکت دار کے طور پر بتدریج اپنی مضبوط شناخت قائم کر رہا ہے۔

مینوفیکچرنگ کے عالمی مرکز کے طور پر ابھرنے کے ساتھ ساتھ بھارت شہریوں کی زندگیوں میں بہتری لانے کے لیے جدید طبی ٹیکنالوجی کو بھی تیزی سے فروغ دے رہا ہے اور اسے اختیار کر رہا ہے۔ جدید تشخیصی سہولیات، امیجنگ نظام، امپلانٹس، انتہائی نگہداشت کے آلات اور ڈیجیٹل صحت کے حل تک سستی اور آسان رسائی سے مریضوں پر مالی بوجھ میں نمایاں کمی آتی ہے، جبکہ علاج کے معیار اور بروقت فراہمی میں بھی بہتری آتی ہے۔ ملکی سطح پر طبی آلات کی تیاری اس مقصد کے حصول میں اہم کردار ادا کرتی ہے، کیونکہ اس سے درآمدات پر انحصار کم ہوتا ہے، رسد کے نظام کو مزید مستحکم اور قابل اعتماد بنایا جاتا ہے، جبکہ لاگت میں کمی اور کفایت شعاری کے نئے مواقع بھی پیدا ہوتے ہیں۔

بھارت کی عالمی سطح پر تسلیم شدہ دواسازی کی صنعت، مضبوط انجینئرنگ صلاحیتیں، تیزی سے وسعت پذیر ڈیجیٹل عوامی بنیادی ڈھانچہ، فعال اسٹارٹ اپ نظام اور ہنر مند افرادی قوت، جدید قسم کی طبی ٹیکنالوجیز کی ترقی کے لیے ایک مضبوط بنیاد فراہم کرتی ہیں۔ مصنوعی ذہانت، طبی آلات کے طور پر سافٹ ویئر (ایس اے ایم ڈی)، باہم مربوط طبی آلات، روبوٹکس اور دور دراز سے تشخیصی نظام جیسے ابھرتے ہوئے شعبے بھارت کے لیے یہ مواقع فراہم کر رہے ہیں کہ وہ ملکی اور عالمی صحت کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے نئی اختراعات پیش کرے۔ جیسے جیسے ہندوستانی صنعت کار عالمی سطح پر اپنی رسائی بڑھا رہے ہیں، معیار بھی برانڈ انڈیا میڈ ٹیک کی نمایاں شناخت بنتا جا رہا ہے۔ حکومت ضابطہ جاتی نظام کو مزید مضبوط بنانے، منظور شدہ جانچ کے بنیادی ڈھانچے کو وسعت دینے، طبی جانچ کی تیاری کو فروغ دینے اور بین الاقوامی معیارات کے ساتھ ہم آہنگی قائم کرنے پر توجہ مرکوز کر رہی ہے، تاکہ مریضوں کی حفاظت اور عالمی مسابقت دونوں کو مزید بہتر بنایا جا سکے۔

عالمی سطح پر مسابقتی میڈ ٹیک نظام کی تعمیر کے لیے حکومت، صنعت، تعلیمی اداروں، صحت کی خدمات فراہم کرنے والے اداروں، اسٹارٹ اپس اور سرمایہ کاروں کے درمیان قریبی تعاون بھی ضروری ہے۔ اختراع اسی وقت فروغ پاتی ہے جب نئے خیالات تجربہ گاہوں سے نکل کر آسانی سے تیاری کے مراکز تک پہنچیں اور بالآخر مریضوں کے لیے مفید ثابت ہوں۔ حکومت ایک مستحکم اور شفاف پالیسی ماحول فراہم کرنے کے لیے پُرعزم ہے، جو تحقیق، سرمایہ کاری، ٹیکنالوجی شراکت داری اور کاروبار کرنے میں آسانی کو فروغ دے۔ جیسے جیسے بھارت ایک ترقی یافتہ ملک بننے کی سمت آگے بڑھ رہا ہے، صحت کا شعبہ اور معاشی ترقی ایک دوسرے کو مزید مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کریں گے۔ ایک مضبوط طبی آلات کا شعبہ اعلیٰ قدر والی مینوفیکچرنگ، ہنر مند روزگار، برآمدات اور تکنیکی صلاحیتوں کو فروغ دیتا ہے، جبکہ اس کے ساتھ ساتھ صحت کی سہولیات کو مزید سستی، قابل رسائی اور مضبوط بھی بناتا ہے۔

بھارت کا میڈ ٹیک شعبہ ایشیا کی چوتھی سب سے بڑی مارکیٹ ہے اور دنیا کی 20 بڑی طبی ٹیکنالوجی بازاروں میں شامل ہے۔ اس وقت تقریباً 15 سے 16 ارب ڈالر مالیت رکھنے والا یہ شعبہ قریب 12 فیصد سالانہ مجموعی شرحِ نمو (سی اے جی آر) کے ساتھ تیزی سے ترقی کر رہا ہے، جس کے باعث یہ بھارت کے سب سے تیزی سے فروغ پانے والے مینوفیکچرنگ شعبوں میں شمار کیا جا رہا ہے۔ وکست بھارت کا وژن معیار، اختراع اور شمولیت پر مبنی عالمی قیادت کے قیام پر زور دیتا ہے۔ حکومت اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کام کر رہی ہے کہ طبی ٹیکنالوجیز بھارت کی عوامی صحت سے متعلق ترجیحات کو پورا کریں، جن میں ماں اور بچے کی صحت، غیر متعدی بیماریاں، ہنگامی طبی نگہداشت، کینسر، قلبی امراض اور دیہی علاقوں میں صحت کی سہولیات کی فراہمی شامل ہیں۔ معزز وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی دور اندیش قیادت میں بھارت ایک آتم نربھر میڈ ٹیک نظام کی تعمیر کی سمت مسلسل پیش رفت کر رہا ہے۔ یہ اقدام صرف بھارت میں طبی آلات کی تیاری تک محدود نہیں، بلکہ اس کا وسیع تر مقصد ہر شہری کو بروقت، معیاری اور قابل رسائی صحت کی سہولیات فراہم کرنا، ملک کے صحتی تحفظ کو مزید مضبوط بنانا اور دنیا بھر میں انسانیت کی بہتر صحت کے فروغ کے لیے بھارت کو ایک قابل اعتماد عالمی شراکت دار کے طور پر مستحکم کرنا ہے۔ ☆☆☆

اودھ نامہ

قابل اعتماد شفاف اور جوابدہ نظام کا مطالبہ

بھارت میں امتحان کے نظام کی مسلسل ناکامیوں کے لیے جوابدہی کے مطالبہ پر ملک بھر میں ہونے والی جین۔زی تحریک پر وزیراعظم نے انسٹاگرام کا سہارا لیا۔ سیلفی کے انداز میں بنائی گئی ایک ویڈیو کے ذریعہ 'فرینڈز' کو بتایا کہ پیپر لیک روکنے کے لیے مزید سخت قانون لایا جائے گا۔ 3 دن بعد 26 جولائی (اتوار) کو وہ دوبارہ انسٹاگرام پر واپس آئے۔ اس بار اس اعلان کے ساتھ کہ انفوسس کے شریک بانی نندن نیلیکنی کی صدارت میں ایک اعلیٰ سطحی ٹاسک فورس تشکیل دی جارہی ہے، جو 'امتحان سے متعلق اصلاحات' پر کام کرے گی۔ مگر حکومت نے ان طلبا سے براہ راست بات چیت ضروری نہیں سمجھی، جو کئی دنوں سے سڑکوں پر احتجاج کر رہے تھے اور جن کے خدشات کے حل کے نام پر یہ اعلانات کیے جارہے تھے۔ یہاں تک کہ حال ہی میں مقرر کیے گئے وزیر تعلیم کی جگہ وزیراعظم نے اس سوشل میڈیا پلیٹ فارم کو جین۔زی سے بات چیت کے لیے منتخب کیا، جس نے ان کی تحریک کو رفتار دی تھی۔

سب سے پہلے بات ٹاسک فورس کی کرلی جائے۔ نندن نیلیکنی کی پہچان بنیادی طور پر آدھار پروجیکٹ کے معمار کے طور پر رہی ہے۔ 2010 میں شروع ہونے والے اس بایومیٹرک شناختی نظام نے انہیں ملک کے سب سے بااثر ٹیکنوکریٹس میں شامل کردیا۔ وہیں آدھار کو لے کر رازداری، نگرانی اور ڈاٹا سیکورٹی پر سنجیدہ بحثیں بھی ہوئیں۔ یہ پروجیکٹ آج بھی تنازعات میں گھرا ہوا ہے اور خود حکومت بھی اب آدھار کو نہ تو شہریت کا حتمی ثبوت مانتی ہے اور نہ ہی شناخت کا۔ نیلیکنی کی ٹیم میں سابق انٹیلی جنس بیورو سربراہ تپن ڈیکا، سابق اسرو چیئرمین ایس۔ سومناتھ، وی۔ کاملوٹی، سابق ایجوکیشن سکریٹری انیتا کاروال اور سابق کوئلہ سکریٹری انل کمار جین شامل ہیں۔ یعنی بیوروکریٹس، تکنیکی ماہرین اور منتظمین۔ لیکن اس پوری ٹیم میں ممتاز ماہرین تعلیم، طویل تجربہ رکھنے والے اساتذہ، تعلیمی علوم کے ماہرین اور اعلیٰ تعلیم کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔ یہ ٹیم بتاتی ہے کہ حکومت کے لیے امتحان سے متعلق اصلاحات بنیادی طور پر ایک انتظامی اور تکنیکی مسئلہ ہے، نہ کہ کروڑوں طلبا کے مستقبل سے جڑا ادارہ جاتی بحران۔ تکنیکی ماہرین، بیوروکریٹس اور سابق پولیس افسران سے بھری ٹاسک فورس کاغذ پر ڈیجیٹل امتحانات کا ایک متاثر کن خاکہ ضرور تیار کرسکتی ہے۔ لیکن ہندوستان کے تعلیمی نظام کا بحران کوئی انجینئرنگ کا مسئلہ نہیں ہے۔ یہ ایک ادارہ جاتی بحران ہے، ایسے نظام کا بحران ہے جسے انہی لوگوں کے خلاف تشکیل دیا گیا ہے، جن کے مفادات کا تحفظ کرنا اس کا مقصد ہونا چاہیے۔

اس بحران کی شروعات 'نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی' (این ٹی اے) کے قیام سے ہوئی۔ 2017 کے آخر میں مرکزی کابینہ سے منظوری ملنے کے بعد مئی 2018 میں این ٹی اے کا سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ کے تحت ایک سوسائٹی کے طور پر اندراج کیا گیا۔ قابل ذکر ہے کہ اسے پارلیمنٹ کے کسی قانون کے ذریعہ قائم نہیں کیا گیا۔ یہی اس کی سب سے اہم خصوصیت بھی تھی۔ یہ امر بھی دلچسپ ہے کہ یو جی سی جیسی قانونی حیثیت رکھنے والے اداروں یا یو پی ایس سی جیسے آئینی اداروں کے برعکس این ٹی اے ان ادارہ جاتی کنٹرول اور جوابدہی کے نظام سے بڑی حد تک آزاد ہے، جن کے تحت عوامی ادارے کام کرتے ہیں۔ وزارت تعلیم کے تحت رہتے ہوئے بھی یہ ایجنسی آزادانہ طور پر تقرریاں کرتی ہے اور اپنے کام کا ایک بڑا حصہ امتحان فیس کے ذریعہ حاصل بھی کرلیتی ہے۔

این ٹی اے بنانے کے پیچھے دلیل یہ تھی کہ امتحانات کو تعلیمی اداروں سے الگ کر کے ایک ایسی ماہر ایجنسی کے حوالے کیا جائے، جو پورے ملک میں ٹیکنالوجی پر مبنی معیاری امتحانات منعقد کرسکے۔ ستم ظریفی یہ رہی کہ اس کے قیام کا پہلا بڑا نتیجہ امتحان کے انتظام کا وسیع پیمانے پر نجکاری بن گیا۔ محدود مستقل ڈھانچے کی وجہ سے این ٹی اے نے اپنے بیشتر کام پرائیویٹ تکنیکی کمپنیوں، سافٹ ویئر فروخت کنندگان اور تھرڈ پارٹی سروس فراہم کنندگان کو آؤٹ سورس کردیے۔ اس کے نتائج سب کے سامنے ہیں۔ 2024 کے نیٹ پیپر لیک تنازعہ کے بعد حکومت نے سابق اسرو چیئرمین کے۔ رادھا کرشنن کی صدارت میں ایک ماہر کمیٹی تشکیل دی تھی۔ کمیٹی کی سب سے اہم سفارشات میں سے ایک یہ تھی کہ این ٹی اے کو اپنی آپریشنل صلاحیت خود تیار کرنی چاہیے، تاکہ پرائیویٹ ٹھیکیداروں پر انحصار کم ہو۔ لیکن اس پر کوئی سنجیدہ عمل نہیں ہوا۔ رپورٹ آہستہ آہستہ عوامی بحث سے غائب ہوگئی اور پھر اسے وزارت کی ویب سائٹ سے بھی ہٹا دیا گیا۔ ایسا ریکارڈ نئی ٹاسک فورس پر اعتماد پیدا نہیں کرتا۔ کمیٹی کتنی ہی ممتاز کیوں نہ ہو، اس کی ساکھ اس بات سے طے ہوتی ہے کہ حکومت اس کی مشکل اور غیر آرام دہ سفارشات پر عمل کرنے کی ہمت رکھتی ہے یا نہیں۔ اس دوران مسلسل ناکامیوں نے لوگوں کے اعتماد کو مسلسل کمزور کیا ہے۔ گزشتہ 8 برسوں میں متعدد بھرتی اور داخلہ امتحانات پیپر لیک، منسوخی یا بے ضابطگیوں کے الزامات سے متاثر ہوئے ہیں۔ ہر نیا تنازعہ اس تاثر کو مزید مضبوط کرتا ہے کہ پورا نظام ساختی طور پر ناقابل اعتماد اور اخلاقی طور پر غیر ذمہ دار بن چکا ہے۔ طلبا تحریک صرف پیپر لیک تک محدود نہیں ہے۔ طلبا اب داخلہ عمل کی بڑھتی مرکزیت، فیصلہ سازی کے غیر شفاف نظام، مہنگی کوچنگ انڈسٹری اور میرٹ و نمبروں کے درمیان بڑھتے فرق پر بھی سوال اٹھا رہے ہیں۔ طلبہ صرف قصورواروں کو سزا دینے کا مطالبہ نہیں کر رہے تھے، وہ ایسا امتحان نظام چاہتے تھے جو شفاف ہو، جوابدہ ہو اور جس پر اعتماد کیا جاسکے۔

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

کچھوا اور مینڈک

شکیل الرحمٰن

ایک تھا کچھوا۔ اکثر سمندر سے نکل کر ریت پر بیٹھ جاتا اور سوچنے لگتا دُنیا بھر کی باتیں، سمندر کے تمام کچھوے اسے اپنا گرو مانتے تھے اس لیے کہ وہ ہمیشہ اچھے اور مناسب مشورے دیا کرتا تھا۔ مثلاً ریت پر انڈے دینے کے لیے کون سی جگہ مناسب ہوگی، عموماً دشمن انڈوں کو توڑ دیا کرتے تھے اس لیے اس بزرگ کچھوے کی رائے لینا ضروری سمجھا جاتا تھا۔ گرو نے انڈے دینے کے لیے جو جگہ بتائی وہاں کوئی دشمن کبھی نہیں پہنچ سکا، پھر گرو جی سمندر کی لہروں کو دیکھ کر اندازہ لگا لیتے تھے کہ سمندری طوفان کب آئے گا، سمندر کی لہریں کتنی تیز ہو سکتی ہیں، تمام کچھوے اپنے بال بچّوں کو لے کر ساحل کے قریب کس مقام پر رہیں۔ طوفان کتنی دیر رہے گا، یہ سمجھو بچّو ذہین، دُور اندیش فلسفی قسم کا کچھوا تھا وہ۔

ایک صبح سمندر سے نکل کر وہ کچھوا ریت پر بیٹھا سوچ رہا تھا، ہم تو سمندر اور ریت پر رہتے ہیں، پاس ہی جو بستی ہے وہاں لوگ کس طرح رہتے ہوں گے۔ سوچتے سوچتے اس کی خواہش ہوئی کہ وہ بستی کی طرف جائے اور اپنی آنکھوں سے وہاں کا حال دیکھے۔ تم تو جانتے ہی ہو کہ کچھوے کی چال کیسی ہوتی ہے، بہت ہی آہستہ آہستہ چلتا ہے نا وہ۔ اپنی خاص چال سے آہستہ آہستہ چلا اور پہنچ گیا بستی میں۔

بستی میں پہنچتے ہی اُسے ایک آواز سنائی دی "چھپ چھپ" پھر یہ آواز بند ہو گئی، تھوڑی دیر بعد پھر وہی آواز سنائی دی "چھپ چھپ" پھر یہ آواز رُک گئی، کچھوے کو یقین آ گیا کہ یہ پانی کی آواز ہے کہیں قریب ہی پانی میں کوئی چیز اُچھل رہی ہے۔ پھر آواز آئی "چھپ چھپ" کچھوے کی سمجھ میں یہ بات آ گئی کہ پانی کی آواز بہت پاس سے آ رہی ہے اور اس میں کوئی جانور اُچھل رہا ہے۔ وہ آہستہ آہستہ اپنی خاص چال سے اُس جانب چلا کہ جہاں سے آواز آ رہی تھی اور پہنچ گیا ایک کنویں کے پاس۔ اندر جھانک کر دیکھا تو وہاں پانی نظر آیا۔ پانی میں آواز ایک مینڈک کی اُچھل کود سے ہو رہی تھی۔ مینڈک پھر اُچھلا اور آواز آئی "چھپ چھپ" کچھوے نے پوچھا "بھائی مینڈک بڑے خوش نظر آ رہے ہو بات کیا ہے، خوب اچھل رہے ہو کنویں کے پانی میں؟"

مینڈک نے جواب دیا "میں ہمیشہ خوش رہتا ہوں اور کنویں کے پانی میں اسی طرح اُچھلتا رہتا ہوں۔"

کچھوے نے کچھ سوچتے ہوئے کہا "کنواں گہرا تو ہے لیکن تم اندر نہیں جا سکتے۔"

"بھلا میں اندر کیوں جاؤں، گہرائی میں تو میرا دَم گھٹ جائے گا۔" مینڈک نے جواب دیا۔

"تم صرف اس کی سطح ہی پر اُچھل کود کر سکتے ہو۔" کچھوے نے کہا۔

"ہاں اس پانی میں مجھے اسی طرح چھپاک چھپاک کرتے ہوئے اچھا لگتا ہے۔"

"اور پانی تو اینٹوں کی دیواروں سے گھِرا ہوا ہے، تم اینٹوں کے درمیان بند ہو۔"

"کمال کرتے ہو بھائی اگر کنویں کے گرد دیوار نہ ہو تو پانی بہہ جائے گا اور میں بھی بہہ جاؤں گا پھر کنواں کہاں رہے گا۔" مینڈک نے کہا۔

"وہی تو میں سوچ رہا ہوں۔" فلسفی کچھوے نے کچھ کہنا چاہا لیکن خاموش رہا۔

"کیا سوچ رہے ہو بھائی، اس کنویں میں تم سما نہیں سکتے یہی سوچ رہے ہو نا۔ میری قسمت پر رشک آ رہا ہے تمھیں۔" مینڈک نے طنزیہ انداز میں کہا۔

"نہیں مینڈک جی، میں تو یہ سوچ رہا ہوں کہ تم کنویں کے مینڈک ہو اور ہمیشہ کنویں کے مینڈک ہی بنے رہو گے، تم نے سمندر نہیں دیکھا، سمندر دیکھو گے نا تو علم ہوگا کہ پانی کیا ہوتا ہے۔" کچھوے نے اپنی بات سمجھائی۔

"سمندر کیا ہوتا ہے؟" مینڈک نے پوچھا۔

"سمندر پانی کا ایک بہت بڑا، بہت ہی بڑا اور بہت ہی بڑا کنواں ہوتا ہے جو دیواروں کے درمیان نہیں ہوتا، اس کے گرد کوئی دیوار نہیں ہوتی اینٹوں پتھروں کی کوئی دیوار نہیں ہوتی، جہاں تک دیکھو گے نا پانی ہی پانی نظر آئے گا۔ سمندر نے ساری دُنیا کو گھیر رکھا ہے۔ ہم سمندر ہی میں رہتے ہیں۔ تم وہاں نہیں رہ سکتے۔"

"کیوں نہیں رہ سکتے بھلا؟" مینڈک نے دریافت کیا۔

"اس لیے کہ تم اس کے بہاؤ میں بہہ جاؤ گے اور تمھاری خبر تا قیامت کسی کو نہیں ملے گی۔ ہاں ایک بات ہو سکتی ہے۔" فلسفی کچھوے نے سوچتے ہوئے کہا۔

"کیا؟ کون سی بات؟" مینڈک نے پوچھا۔

"یہ ہو سکتا ہے کہ تم کنویں سے نکل کر میرے ساتھ سمندر کی طرف چلو، دیکھو سمندر کیا ہے، اس کی لہریں کیسی ہیں، ہم کچھوے وہاں کس طرح رہتے ہیں۔"

"نہیں بھائی، میں تو اسی کنویں میں خوش ہوں۔ میں نہیں جاتا سمندر وَمندر دیکھنے، تم ہی کو مبارک ہو سمندر۔"

"تو تم زندگی بھر کنویں کے مینڈک ہی بنے رہو گے؟" کچھوے نے غیرت دِلائی۔

"یہی میری تقدیر ہے تو میں کیا کروں؟" مینڈک نے جواب دیا۔ اس کے لہجے میں اُداسی تھی۔

"دیکھو تقدیر وقدیر کوئی چیز نہیں ہوتی۔ ہم اپنی تقدیر خود بناتے ہیں، تم چاہو تو خود اپنی تقدیر بنا سکتے ہو۔" کچھوے نے سمجھانے کی کوشش کی۔

"بھلا کس طرح؟ تم تو کہتے ہو کہ میں سمندر میں جاؤں گا تو پانی میں بہہ جاؤں گا، میرا اَتہ پتہ بھی نہ ہوگا۔"

"یہ تو سچی بات ہے لیکن تم سمندر کے اندر نہیں اس کے پاس رہ سکتے ہو جس طرح دوسرے سینکڑوں ہزاروں مینڈک رہتے ہیں۔ وہاں بڑے بڑے مینڈک بھی ہوتے ہیں اور چھوٹے چھوٹے بھی تمھاری طرح، سمندر کے کنارے کئی مقامات پر پانی جمع رہتا ہے کہ جس میں مینڈک رہتے ہیں، وہاں رہ کر سمندر کا نظّارہ بھی کرتے ہیں۔ نکلتے ہوئے خوبصورت سورج کو بھی دیکھتے ہیں، ڈوبتے ہوئے پیارے سورج کا منظر بھی دیکھتے ہیں۔ سورج کی خوبصورت روشنی کو لہروں پر دیکھ کر اُچھلتے ہیں۔ خوش ہوتے ہیں، تم سے زیادہ چھپاک چھپاک چھپ چھپ کرتے ہیں، اُن کے بال بچّے ہیں جو کھلکھلا کر ہنستے ہیں۔ رات میں چاندنی کا مزہ لوٹتے ہیں، اُنھیں ساحل کی ٹھنڈی ہوائیں ملتی ہیں، وہاں ان کی غذا کا بھی انتظام ہے، تمھیں اس کنویں میں کیا ملتا ہے، باہر نکل کر تو دیکھو دُنیا کتنی خوبصورت اور کتنی پیاری ہے، ہواؤں میں درخت کس طرح جھومتے ہیں، سمندر کی لہریں کس طرح اُٹھتی ہیں، کیسی کیسی خوبصورت مچھلیاں ساحل تک آتی ہیں۔ تم تو کنویں کے اندر بند ہو دُنیا سے الگ، میرے ساتھ چل کر دیکھ لو اگر سمندری علاقہ تمھیں پسند آئے تو وہیں رہ جانا اور پسند نہ آئے تو واپس آ جانا اور بن جانا کنویں کا مینڈک۔ میں تو تمھیں دُنیا اور اس کی خوبصورتی دِکھانا چاہتا ہوں تم نے کنویں کے اندر رہ کر بھلا دیکھا کیا ہے کچھ بھی تو نہیں۔ بولو چلو گے میرے ساتھ سمندر کی طرف یا یہاں رہو گے کنویں کا مینڈک بن کر؟" کچھوے نے صاف جواب طلب کیا۔

مینڈک سوچنے لگا یہ تو سچ ہے کہ میں نے دُنیا کو نہیں دیکھا ہے اسی کنویں میں جنم لیا اور اسی میں اُچھل کود کر رہا ہوں، دُنیا اور اس کی خوبصورتی کو دیکھ لینے میں مضائقہ کیا ہے۔

"چلو تمھارے ساتھ چلتا ہوں جگہ پسند نہ آئی تو واپس آ جاؤں گا۔" مینڈک نے کہا۔

"ٹھیک ہے ایسا ہی کرنا لیکن مجھے یقین ہے کہ تمھیں سمندر کی آزاد فضا اور دُنیا کی خوبصورتی بہت بھلی لگے گی اور تم وہاں سے واپس آنا پسند نہ کرو گے۔ کنویں کا مینڈک بن کر رہنے والے گھٹ گھٹ کر مر جاتے ہیں۔ اُنھیں دُنیا کب نظر آتی ہے۔"

مینڈک باہر آ گیا اور دونوں سمندر کی جانب روانہ ہو گئے۔ سمندر کے ساحل پر پہنچتے ہی مینڈک کی باچھیں کھل گئیں۔ بھلا اُس نے کب دیکھا تھا یہ ماحول، کب دیکھا تھا سمندر کی خوبصورت لہروں کو، اُبھرتے ہوئے سورج کو، مچھلیوں کے خوبصورت رنگوں کو اور کچھوؤں کی فوج کو اور مینڈکوں کے ہجوم کو۔ کنویں کا مینڈک خوش ہو گیا، پہلی بار اُسے ٹھنڈی ہوا نصیب ہوئی، پہلی بار اُس نے دیکھا دُنیا کتنی بڑی ہے، پہلی بار دیکھا کہ تمام کچھوے، تمام مچھلیاں اور تمام آبی جانور اور تمام چھوٹے بڑے مینڈک کتنے آزاد ہیں۔ سب خوشی سے ناچ رہے ہوں جیسے۔ یہ سب دیکھ کر مینڈک نے کچھوے سے کہا "بھائی تم نے مجھ پر بڑا احسان کیا ہے، کنویں کی زندگی سے باہر نکالا ہے۔ اب تو میں ہرگز ہرگز کنویں کے اندر نہیں جاؤں گا یہیں رہوں گا اپنے نئے دوستوں کے ساتھ۔ دُنیا دیکھوں گا، دُنیا کی خوبصورتی کا نظّارہ کروں گا، خوب کھاؤں گا، ناچوں گا، گیت گاؤں گا۔"

کنویں کے مینڈک کے اس فیصلے سے کچھوا بہت خوش ہوا۔ اس نے یہ خوشخبری سب کو سنائی، کچھوؤں کو، مینڈکوں کو، مچھلیوں کو، تمام آبی جانوروں اور آبی پرندوں کو، سب خوشی سے ناچنے لگے گانے لگے، کنویں کے مینڈک نے سوچا "اگر میں کنویں میں رہتا تو یہ جشن کب دیکھتا۔" اُس نے ذرا فخر سے سوچا "بھلا ایسا استقبال کب کسی مینڈک کا ہوا ہوگا!"

گرو کچھوے اور اس مینڈک میں گہری دوستی ہو گئی۔ نئی آزاد خوبصورت سی پیاری دنیا کو پا کر مینڈک بھول گیا کنویں کو!" ☆☆☆

سلطان محمود غزنوی اور یتیم بچہ

ایک دفعہ سلطان محمود غزنوی اپنے لشکر کے ہمراہ شکار کیلئے نکلا۔ شکار کرتے کرتے وہ ایک دریا کے کنارے پہنچ گیا جہاں پر اسے ایک پریشان بچہ نظر آیا۔ بچے کی پریشانی سلطان سے برداشت نہ ہوئی تو وہ جا کر اس بچے کے قریب بیٹھ گیا اس نے بچے سے پریشانی کی وجہ پوچھی تو بچے نے جواب دیا کہ میرا باپ فوت ہو گیا ہے اور گھر میں کمانے والا کوئی نہیں ہے۔ میں روزانہ یہاں پر آتا ہوں اور مچھلیاں پکڑتا ہوں کچھ مچھلیاں ہم پکا کر گھر میں کھاتے ہیں اور باقی ہم بیچ کر گزر بسر کرتے ہیں۔

جب کہ آج کے دن بچے نے کوئی مچھلی نہ پکڑی تھی اور شام بھی ہونے والی تھی۔ بچے کی یہ باتیں سن کر سلطان کو اس پر رحم آ گیا اس نے بچے سے کہا کہ آج ہم مل کر مچھلیاں پکڑتے ہیں اور کہا کہ جتنی مچھلیاں ہم پکڑیں گے آدھی تم لے جانا اور آدھی میں اپنے ساتھ لے جاؤں گا۔ جب بادشاہ نے بچے سے جال اپنے ہاتھ میں پکڑا تو اس میں دھڑا دھڑ مچھلیاں پھنسنے لگیں۔ جب کافی ساری مچھلیاں جال میں پھنس گئی تو بادشاہ نے جال باہر نکالا اور ساری مچھلیاں اس بچے کہ دے دیں جس پر بچے نے کہا کہ آدھی مچھلیاں آپ کی تھیں۔ پھر سلطان نے جواب دیا آج ساری مچھلیاں تم لے جاؤ میں کل ساری مچھلیاں اپنے ساتھ لے جاؤں گا اور کل پھر اس جگہ پر ملنے کا وعدہ کیا۔

اگلے دن شکار کے بعد بادشاہ اس لڑکے کو بھی اپنے ساتھ محل میں لے گیا۔ اپنے دربار کے اندر بادشاہ نے اسے اپنے ساتھ بٹھایا جس پر بادشاہ کے ساتھیوں نے اس کی وجہ پوچھی جس پر بادشاہ نے انھیں جواب دیا کہ کل میں اس کے ساتھ بیٹھا تھا آج یہ میرے ساتھ بیٹھا ہے اس میں غلط کیا ہے۔ بادشاہ نے اس لڑکے کیلئے ایک گھر بنوانے کا اعلان کیا اور کئی اشرفیاں بھی دیں۔ بعد میں بادشاہ نے اسے اپنے ایک علاقے کا گورنر مقرر کر دیا۔

گڈریا کے بادشاہ بننے کا ماجرا

ایک بادشاہ تھا ایک دن وہ اپنے سپاہیوں کے ساتھ شکار کو نکلا ایک جگہ آئے تو بادشاہ نے حکم دیا کہ جس کے سامنے ہرن ہو وہی اس کا پیچھا کر کے شکار کرے اور کوئی نہ جائے....

ایک بادشاہ تھا ایک دن وہ اپنے سپاہیوں کے ساتھ شکار کو نکلا ایک جگہ آئے تو بادشاہ نے حکم دیا کہ جس کے سامنے ہرن ہو وہی اس کا پیچھا کر کے شکار کرے اور کوئی نہ جائے۔ خدا کا کرنا کیا ہوا کہ بادشاہ کے اپنے سامنے ایک ہرن ظاہر ہوا، ہرن چوکڑیاں بھرنے لگا اور بادشاہ بھی اس کا پیچھا کرنے لگا۔ دوسرا کوئی نہیں گیا۔ بادشاہ کا وزیر دور سے پیچھے پیچھے چلتا گیا کہ میں بادشاہ کی حفاظت کروں۔ ہرن دوڑتا ہوا کسی ریوڑ میں جا گھسا۔ بادشاہ بھی اس کے پیچھے تھا۔ گڈریے نے دیکھا تو اس نے اپنی کلہاڑی سے وار کیا اور کلہاڑی بادشاہ کے سر پر لگی بادشاہ گھوڑی سے نیچے گرا اور مر گیا۔ اس کے بعد وزیر پہنچا اس نے گڈریے سے کہا تم نے تو بادشاہ کو مار ڈالا ہے۔ گڈریے نے کہا مجھے بادشاہ کا کیا پتہ تھا۔ میرے ریوڑ میں گھس آیا تھا اور بکریوں کو ڈرا رہا تھا۔ میں نے اس لیے مارا اور وہ مر گیا۔ اب جو حکم آپ کا جو ویسے ہی کروں گا۔ وزیر نے کہا اچھا اب قبر کھودو اور بادشاہ کو گاڑ دیں گے۔ گڈریے نے زمین کھودی۔ بادشاہ کا لباس انھوں نے اُتارا اور ہتھیار بھی۔ وزیر نے بادشاہ کا لباس اور ہتھیار گڈریے کو پہنا دیے۔ بادشاہ کو وہیں دفنایا۔ وزیر نے کہا اب بادشاہ تم ہو۔ چلو بادشاہ کی جگہ۔ گڈریے نے اپنا منہ ڈھانپ لیا اور سپاہیوں کے پاس جب پہنچے تو وزیر نے سپاہیوں سے کہا کہ بادشاہ کی طبیعت ناساز ہے۔ اس کو بخار ہے۔ تم لوگ اب جاؤ میں بادشاہ کو خود گھر پہنچاتا ہوں۔ بادشاہ کی دو بیویاں تھیں۔ وزیر نے بادشاہ کی بیگموں سے کہا کہ تم لوگوں کا پہلا شوہر مر گیا ہے۔ اب یہ شخص تم لوگوں کا شوہر ہے۔ بیویوں نے کہا کہ ٹھیک ہے یہ شخص ہمیں منظور ہے۔ وزیر نے اب گڈریے سے کہا کہ تم گھر میں بیٹھے رہو اور باہر مت نکلو۔ بادشاہ تم ہو مگر دربار میں لگاؤں گا اور انصاف بھی میں کروں گا۔ وہ شخص چند روز تو گھر سے باہر نہیں نکلا۔ ایک روز اس نے سوچا کہ بادشاہ ہوں ذرا باہر جا کر کچہری میں دیکھوں کہ عدالت کیسے لگتی ہے اور انصاف کس طرح کیا جا رہا ہے۔ وہ جب آیا تو اس نے دیکھا کہ وزیر تخت پر بیٹھا ہے اُس نے بھی چاہا کہ میں وزیر کے پاس ہی تخت پر بیٹھوں۔ وزیر نے کہا دور ہٹ جاؤ تم تو گڈریے ہو۔ تمہاری عقل تو گڈریے کی ہے۔ چناں چہ گڈریا واپس گھر چلا گیا۔ دوسرے دن پھر آیا دیکھا کہ وزیر تخت پر بیٹھا ہے وزیر نے پھر کہا کہ جاؤ تو وہ پھر واپس گھر چلا گیا۔ تیسرے دن پھر آیا وزیر نے پھر ویسا ہی کہا تو گڈریے نے وزیر کو مارا اور گھسیٹ کر تخت سے نیچے اُتارا اور شہر سے باہر نکال دیا۔ وزیر تو چلا گیا اور گڈریا اب بادشاہی کرنے لگا تخت پر بیٹھ کر۔ وزیر کو بھوک پیاس لگی تو وہ دریا کے کنارے جا کر بیٹھ گیا اس نے دیکھا کہ ایک پھول پانی میں بہتا ہوا آ رہا ہے۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر پھول کو پانی میں سے اُٹھا لیا۔ اُس نے دیکھا کہ یہ پھول تو بہشت کا معلوم ہوتا ہے اس نے سوچا یہ جا کر بادشاہ کو دے دوں گا شاید وہ مجھ سے خوش ہو جائے۔ اس نے پھول جا کر بادشاہ کو دیا۔ بادشاہ نے گھر جا کر پھول اپنی بیوی کو دے دیا۔ اس کی دونوں بیویاں آپس میں لڑ پڑیں۔ ہر ایک نے کہا پھول مجھے دے دو۔ بادشاہ نے وزیر سے کہا کہ صبح اس طرح کا ایک اور پھول مجھے لا دو ورنہ تمہیں دریا میں پھینک دوں گا۔ وزیر واپس جا کر دریا کے کنارے بیٹھ گیا۔ اب دوسرا پھول کہاں سے اُسے ملتا۔ وہ سارا دن ادھر بیٹھا رہا۔ رات بھی وہیں گذاری۔ جب صبح ہوئی تو وزیر نے سوچا اب واپس تو جا نہیں سکتا اگر جاؤں تو بادشاہ مجھے دریا میں ڈال دے گا تو کیوں نہ میں خود دریا میں کود جاؤں۔ وزیر نے دریا میں چھلانگ لگا دی۔ اس نے پانی کے اندر دیکھا کہ بڑے بڑے باغ ہیں آگے بڑھا تو دیکھا کہ شہر اور قلعے بنے ہوئے ہیں۔ وہ قلعے کے اندر چلا گیا۔ سبحان اللہ وہاں تو پاکیزہ محفلیں جمی ہوئی ہیں اور وہ جو گڈریے سے بادشاہ بن گیا تھا وہیں بیٹھا پاکیزہ ہستیوں کو پنکھا جھل رہا ہے۔ وزیر نے واپس جاتے وقت پھولوں سے ایک ٹوکرا بھر کر ساتھ لیا۔ اس نے آنکھیں بند کر لیں اور تھوڑی دیر بعد جب آنکھیں کھولیں تو دیکھا کہ وہ دریا کے کنارے کھڑا تھا۔ پھولوں کا ٹوکرا لے کر وہ بادشاہ کے پاس پہنچا اور اسے پیش کیے۔ بادشاہ نے پوچھا کہاں سے لائے ہو۔ وزیر نے سارا حال بتا دیا۔ بادشاہ نے کہا کہ وہاں کسی کو پہچان لیا تم نے۔ وزیر نے کہا ہاں جناب آپ کو میں نے پہچان لیا۔ بادشاہ نے پوچھا میں کہاں تھا۔ وزیر نے کہا کہ آپ پاکیزہ ہستیوں کے سامنے پنکھا ہلا رہے تھے۔ بادشاہ نے کہا اب مجھے پھر گڈریا نہ بناؤ۔ بادشاہی مجھے اللہ نے دی ہے۔ تم آ کر اپنی جگہ پر دوبارہ وزیر بنو۔ بادشاہی میں کروں گا۔ چناں چہ گڈریا بادشاہ رہا اور روز پھر وزیری کرنے لگا۔

☆☆☆

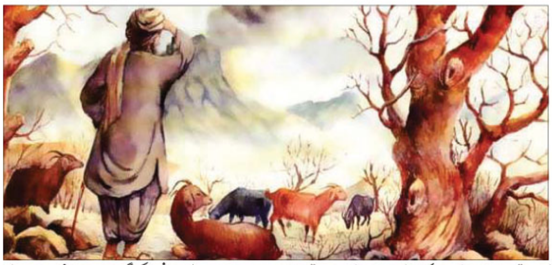

سرکس آیا

اخباروں نے شور مچایا
سرکس آیا، سرکس آیا
پھر سرکس کی دھوم مچی ہے
شہرت اس کی خوب ہوئی ہے
گلیوں گلیوں شور ہے اس کا
ہر جانب پھر زور ہے اس کا
گھر گھر ہے سرکس کا چرچا
مچل پڑا ہے بچہ بچہ
آؤ بچو، سرکس دیکھیں
اب کے کتنا ہے رس دیکھیں
کون ہے کتنا چوکس اب کے
کون ہے کتنا بے بس اب کے
سوٹ پہن کر ہاتھی آئے
گھوڑے بن کر ساتھی آئے
ہرنی بھی سج دھج کے آئی
آ کر دولھن سی شرمائی
کار چلاتے چیتے دیکھو
سگنل دیتے توتے دیکھو
ڈانس گدھے دکھلاتے آئے
ٹٹو بینڈ بجاتے آئے
شیر پہ بکری جھپٹ رہی ہے
تختہ اس کا الٹ رہی ہے
چوہے نے بندوق چلائی
دیکھ کے بلی بھی گھبرائی
بندر کرکٹ کھیل رہے ہیں
ریچھ کی بیٹنگ جھیل رہے ہیں
جوکر کا میک اپ تو دیکھو
لطف بھری گپ شپ تو دیکھو
کیسے سب کو ہنسا رہے ہیں
کیا کیا کرتب دکھا رہے ہیں
جمپ لگاتے خوب یہ لڑکے
نہیں ذرا بھی موت سے ڈرتے
فن میں ہر لڑکی ہے ماہر
آگ سے گزری پیٹ کی خاطر
نئے نئے جب کرتب دیکھو
خوب بجاؤ تالی بچو
کھیل انوکھا ہے سرکس کا
کام نہیں یہ سب کے بس کا
ٹولی یہ فنکاروں کی ہے
داد فراغ انکل سے لی ہے

☆☆☆

فراغ امروہوی

مذاق

ایک صاحب نوکری کے لیے انٹرویو دینے گئے۔ انٹرویو لینے والے نے آخری سوال کیا: آپ کم سے کم کتنی تنخواہ کی توقع کرتے ہیں۔

امیدوار: کم سے کم بیس لاکھ ماہانہ تو چاہیے۔

انٹرویو لینے والا: جی ٹھیک ہے۔ ہم آپ کو بیس لاکھ ماہانہ کے ساتھ ڈیفنس میں ایک ڈیزائنر بنگلہ، ایک نئی کار اور اس کا ڈرائیور، گھر کے بجلی اور گیس کا بل بھی ہم دیں گے اور آپ کے بچوں کی اعلیٰ تعلیم بیرون ملک بھی ہمارے ذمے ہوگی۔ آپ کے پورے خاندان کے لیے علاج معالجہ بالکل فری ہوگا۔

اتنا سننا تھا کہ امیدوار کی خوشی سے حالت غیر ہو گئی۔ اس نے کہا۔ سر! آپ کہیں مذاق تو نہیں کر رہے؟

انٹرویو لینے والا۔ شروع آپ نے ہی کیا تھا!

بے وقوفوں میں اضافہ

شادی کی ایک امیدوار لڑکے سے لڑکی کے باپ نے انٹرویو کرتے ہوئے پوچھا۔ اگر میں غریب ہوتا تو آپ میری بیٹی سے شادی کر لیتے؟

امیدوار۔ جی ہاں جناب۔ مجھے دولت کی قطعی لالچ نہیں۔

لڑکی کا باپ۔ چلیے! اٹھیے اور تشریف لے جائیے۔ ہمیں اپنے خاندان میں بے وقوفوں میں اضافہ نہیں کرنا۔

بچے ہمارے عہد کے چالاک ہو گئے

استانی نے کلاس میں چھٹی جماعت کے ایک طالب علم سے پوچھا تم بڑے ہو کر کیا کرو گے؟

"نکاح" لڑکے نے بلاتامل جواب دیا۔

"میرا مطلب ہے کہ کیا بنو گے؟" استانی نے سٹ پٹا کر اپنی بات دہرائی۔

"دولہا" لڑکے کے پاس جواب تیار تھا۔

"احمق! میں یہ پوچھ رہی ہوں کہ تم بڑے ہو کر کیا حاصل کرو گے؟"

"دولہن"... لڑکے کی سوئی ایک ہی جگہ اٹکی ہوئی تھی۔

"میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ تم اپنے ماں باپ کے لیے کیا کرو گے؟" استانی نے جھلا کر سوال کیا۔

"بہو لاؤں گا" بچہ بولا۔

"تمہارے والدین تم سے کیا چاہتے ہیں؟" استانی اپنے سوال کا جواب پانے پر مصر تھی۔

"پوتا"۔

"گدھے! یہ بتاؤ کہ تمہاری زندگی اور تعلیم کا مقصد کیا ہے؟" اب استانی کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا۔

"شادی" بچے نے معصومیت سے جواب دیا

بڑی عمر والی

دو عورتیں بس میں سیٹ کے معاملے میں لڑ رہی تھیں۔ دونوں کہہ رہی تھیں کہ میں بیٹھوں گی، میں بیٹھوں گی۔

ایک بوڑھا آدمی بڑی دیر سے دیکھ رہا تھا۔ جب بوڑھے آدمی نے دیکھا کہ لڑائی ختم نہیں ہو رہی تو آگے آ کر بولا: بیٹیو! لڑتی کیوں ہو؟ اس کا حل میرے پاس ہے۔ تم میں جو عمر میں بڑی ہے وہ بیٹھ جائے۔

اب دونوں ایک دوسرے سے بولیں!

پلیز آپ بیٹھ جائیں!!!

پلیز آپ بیٹھ جائیں!!!

سونے کی تین ڈلیاں

مسعود احمد برکاتی

دو بھائی تھے۔ ایک امیر تھا، ایک غریب تھا۔ امیر کا نام امیروف اور غریب کا نام سلیموف۔ دونوں میں بنتی نہیں تھی۔ بات یہ تھی کہ امیروف سلیموف کو پسند نہیں کرتا تھا۔ ایک دن سلیموف کو ضرورت پڑی تو اس نے سوچا کیوں نہ بڑے بھائی سے گھوڑا مانگ لے۔ سردیاں آنے والی تھیں اور جنگل سے لکڑیاں لانی تھیں۔ امیروف چاہتا تو نہ تھا پھر بھی اس نے گھوڑا دے دیا۔ سلیموف جنگل سے لکڑیاں لے آیا۔ رات ہو گئی تھی۔ اس کے پاس رسی نہیں تھی۔ اس لیے اس نے دروازے سے ہی گھوڑے کو باندھ دیا۔ رات کو گھوڑا بھاگ گیا۔ دم ٹوٹ گئی۔ سلیموف بڑی مشکل سے ڈھونڈ ڈھانڈ کر گھوڑا واپس لایا مگر امیروف نے بے دم کا گھوڑا لینے سے انکار کر دیا۔ اس نے کہا کہ تم پر کچہری میں مقدمہ کروں گا۔

دونوں بھائی شہر روانہ ہو گئے۔ شہر بہت دور تھا۔ راستے میں رات ہو گئی۔ امیروف کے ایک دوست کا گھر قریب تھا۔ وہ اس دوست کے گھر ٹھہر گئے۔ امیروف اور اس کا دوست گھر کے اندر آرام کرنے لگے۔ سلیموف کو گھر کے اندر جگہ نہ ملی تو وہ چھت پر لیٹ گیا۔ سلیموف کی آنکھ لگ گئی۔ سوتے میں اس نے کروٹ لی تو وہ نیچے گر گیا۔ نیچے دوست کا بچہ بیٹھا تھا۔ وہ دب کر مر گیا۔ دوست بہت غصے ہوا۔ اس نے کہا، میں بھی تم پر مقدمہ کروں گا۔

اب تینوں شہر کو چل پڑے۔ راستے میں پل آیا۔ سلیموف نے دو دو مقدموں میں سزا کے ڈر سے پل پر سے چھلانگ لگا دی۔ نیچے ایک نوجوان اپنے بوڑھے بیمار باپ کو لے کر جا رہا تھا۔ سلیموف بوڑھے پر جا پڑا۔ بڈھا مر گیا۔ نوجوان بھی مقدمہ کرنے کے لیے ان کے ساتھ ہو گیا۔

چلتے چلتے شہر آ گیا تو وہ کچہری پہنچے جج آیا اور کچہری لگی۔ سلیموف نے راستے سے ایک پتھر اٹھا کر رومال میں لپیٹ لیا تھا۔ امیروف نے اپنا مقدمہ پیش کیا۔ سلیموف نے ڈرانے کے لیے رومال میں بندھا پتھر جج کو دکھایا۔ جج سمجھا کہ رومال میں رشوت کا سونا ہے۔ اس نے خوش ہو کر سلیموف کے حق میں فیصلہ دے دیا کہ جب تک گھوڑے کی دم نہ نکل آئے گھوڑا سلیموف کے پاس رہے گا۔

اب دوسرا مقدمہ پیش ہوا۔ امیروف کے دوست نے کہا کہ سلیموف نے میرے بچے کو کچل کر مار دیا۔ سلیموف نے پھر رومال دکھایا اور جج پھر دھوکا کھا گیا۔ اس نے فیصلہ دیا کہ جب تک سلیموف امیروف کے دوست کو بچہ نہ لا کر دے، امیروف کا دوست سلیموف کو اپنے گھر رکھے اور کہیں نہ جانے دے۔ امیروف کے دوست نے سوچا کہ ایک تو میرا بچہ مرا دوسرے میں سلیموف کو اپنے گھر رکھوں اور کھلاؤں پلاؤں۔ اس کا کیا بھروسہ دوسرا بچہ بھی مار دے۔

تیسرا مقدمہ کچہری میں پیش ہوا کہ سلیموف نے پل سے کود کر بوڑھے کو مار دیا۔ سلیموف کا رومال دیکھ کر جج پھر لالچ میں آ گیا۔ اس نے سوچا تیسری سونے کی ڈلی بھی مجھے دینے کا اشارہ کر رہا ہے۔ اس نے فیصلہ دیا کہ بوڑھے کا بیٹا پل پر چلا جائے اور سلیموف پل کے نیچے کھڑا ہو جائے۔ نوجوان سلیموف پر کودے اور اس کی جان لے لے۔

کچہری ختم ہوئی۔ چاروں باہر آ گئے۔ امیروف نے پریشان ہو کر کہا کہ میں دم نکلنے کا انتظار نہیں کر سکتا۔ مجھے گھوڑے کی ضرورت ہے۔ تم مجھے میرا گھوڑا اسی حالت میں دے دو۔ سلیموف نے کہا کہ نہیں ٹھہرو اور اس وقت کا انتظار کرو جب گھوڑے کی دم نکل آئے۔ امیروف بہت پریشان ہوا۔ اس نے سلیموف کی منت سماجت کر کے اور پانچ روبل (روسی سکہ)، سترہ بوری اناج اور ایک بکری دے کر اپنا گھوڑا واپس حاصل کیا۔

اب سلیموف نے امیروف کے دوست سے کہا کہ بھوک لگ رہی ہے کھانا کھلاؤ۔ دوست گھبرایا۔ اس نے کہا کہ بھائی، میں تمہارا بوجھ برداشت نہیں کر سکتا۔ سلیموف نے کہا کہ جج نے فیصلہ دیا ہے۔ جب تک میں تمہیں بچہ لا کر نہ دوں تمہارے ساتھ رہوں گا۔ امیروف کے دوست نے اسے پچاس روبل، بھینس، بوری اناج اور ایک دودھ دینے والی گائے دے کر سلیموف سے اپنی جان چھڑائی۔

آخر سلیموف نوجوان کے پاس گیا اور کہا کہ آؤ پل پر چلو اور وہاں سے مجھ پر چھلانگ لگاؤ۔ نوجوان نے سوچا کہ اگر میں اتنی اوپر سے کودا تو خود ہی مر جاؤں گا۔ اس نے بھی سلیموف کو دو سو روبل، اکیس بوری اناج اور ایک بیل دے کر راضی کر لیا۔

جج نے اپنا آدمی سلیموف کے پاس بھیجا کہ سونے کی تین ڈلیاں لے آؤ۔ سلیموف نے رومال سے پتھر نکال کر دکھایا اور کہا کہ میں غریب آدمی ہوں، میرے پاس سونا کہاں۔ میں نے تو جج کو رومال میں پتھر دکھایا تھا کہ اگر تم نے میرے خلاف فیصلہ دیا تو میں تمہیں اس پتھر سے ماروں گا۔ جب اس آدمی نے جج کو یہ بات بتائی تو جج نے کہا اللہ کا شکر ہے کہ میں نے سلیموف کے حق میں فیصلہ دیا ورنہ سلیموف مجھے مار ڈالتا۔

سلیموف خوشی خوشی گھر واپس آ گیا۔

☆☆☆

تالاب کا پانی بدل دو، کمل مرجھانے لگے ہیں: کھڑگے

’آج ہندوستان کا پورا نظامِ تعلیم و روزگار تباہ ہو چکا ہے‘، اتراکھنڈ میں کانگریس صدر کا جم غفیر سے خطاب، بی جے پی-آر ایس ایس پر زوردار حملہ

ہلدوانی (ایجنسی) ”آج ہندوستان کا پورا تعلیمی نظام اور روزگار کا نظام تباہ ہو چکا ہے۔ ڈگری تو مل رہی ہے، لیکن ہاتھ میں ہنر نہیں ہے۔ ’نئی تعلیمی پالیسی 2020‘ نے 2025 تک 50 فیصد طلبا کو ووکیشنل ایجوکیشن سے جوڑنے کا ہدف رکھا، جس کا 2 فیصد ہی زمین پر اتر سکا ہے۔ سارا منصوبہ ہوا ہوائی ہے۔“ یہ بیان آج کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے اتراکھنڈ کے ہلدوانی میں ہزاروں لوگوں کی بھیڑ سے خطاب کرتے ہوئے دیا۔ کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے اتراکھنڈ کے ہلدوانی میں ایک بڑی عوامی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے مرکزی حکومت اور بی جے پی-آر ایس ایس پر زوردار حملہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس نے ہمیشہ ملک کے مفاد میں کام کیا ہے، جمہوریت اور آئین کی حفاظت کی ہے، جبکہ بی جے پی-آر ایس ایس نے ملک کی آزادی اور آزادی کی جدوجہد کے لیے کچھ نہیں کیا۔ کھڑگے نے الزام لگایا کہ اس کے باوجود یہی لوگ کانگریس کو حب الوطنی کا سبق سکھاتے ہیں۔ ملکارجن کھڑگے نے 8 اگست 1942 کو شروع ہونے والی ’بھارت چھوڑو تحریک‘ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ”آج ایک مقدس دن ہے، کیونکہ اسی دن مہاتما گاندھی نے ’کرو یا مرو‘ اور ’انگریزوں بھارت چھوڑو‘ کا نعرہ دیا تھا۔“ ان کے مطابق اس تحریک کے نتیجے میں ملک کی عوام متحد ہوئی اور برطانوی حکومت کے دل میں خوف پیدا ہو گیا۔ آخرکار عوام نے انگریزوں کو ملک سے باہر جانے پر مجبور کر دیا۔ کھڑگے نے کہا کہ یہ خوشی کی بات ہے کہ 8 اگست کے تاریخی دن ہلدوانی میں اتنی بڑی عوامی ریلی منعقد ہو رہی ہے۔ انہوں نے آزادی کی جدوجہد میں کانگریس کے کردار کو اجاگر کرتے ہوئے بی جے پی اور آر ایس ایس پر طنز کیا اور کہا کہ جو لوگ آزادی کی تحریک میں ملک کے ساتھ نہیں کھڑے ہوئے، وہ آج دوسروں کو حب الوطنی کا درس دے رہے ہیں۔

کانگریس صدر نے بی جے پی اور آر ایس ایس پر سخت الزام لگاتے ہوئے کہا کہ ان تنظیموں نے ملک اور اس کی آزادی کے لیے کچھ نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ ”اصل محب وطن کانگریس کے لوگ ہیں اور بی جے پی-آر ایس ایس میں صرف ’بھگوڑے‘ رہے ہیں۔“ انہوں نے الزام لگایا کہ ایسے لوگ انگریزوں کی پناہ میں چلے گئے اور ان کے سامنے سر جھکا کر بیٹھ گئے۔ کھڑگے نے کہا کہ کانگریس نے ہمیشہ ملک کے مفاد میں کام کیا ہے اور جمہوریت و آئین کی حفاظت کی ہے۔ ملکارجن کھڑگے نے کانگریس کے رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی کی ’بھارت جوڑو یاترا‘ اور ان کی سیاسی سرگرمیوں کا بھی ذکر اپنی تقریر کے دوران کیا۔ انہوں نے کہا کہ ”راہل گاندھی ملک کے آئین کو بچانے کے لیے کنیا کماری سے کشمیر تک پیدل چلے۔ وہ مسلسل نوجوانوں، کسانوں، غریبوں اور طلبہ کی آواز اٹھانے کا کام کر رہے ہیں۔ راہل گاندھی ملک کے لوگوں سے ملنے اور ان کے مسائل سمجھنے کے لیے مسلسل عوام کے درمیان جاتے ہیں۔“ کھڑگے نے بی جے پی پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ کیا اس پارٹی میں کوئی ایسا لیڈر ہے جو مسلسل عوام کے درمیان جاتا ہو اور ان کے مسائل سنتا ہو؟ انہوں نے زور دے کر کہا کہ اگر عوام کے مسائل سننے کے لیے کوئی مسلسل زمین پر اترا ہے تو وہ راہل گاندھی ہیں۔

اتراکھنڈ کی سیاست سے متعلق کھڑگے نے بی جے پی کے انتخابی نشان ’کمل‘ پر بھی طنز کیا۔ انہوں نے کہا کہ ”اب تو اس تالاب کا پانی بدل دو، یہ کمل کے پھول کمہلانے لگے ہیں۔“ انہوں نے اس کا مطلب بیان کرتے ہوئے عوام سے اپیل کی کہ ان مرجھائے ہوئے پھولوں کو ہٹا دیں، ریاست میں کانگریس کی حکومت بنائیں اور ملک کو آگے بڑھائیں۔ کانگریس صدر نے بی جے پی-آر ایس ایس پر مذہب کے نام پر لوٹ مار کرنے کا الزام بھی عائد کیا۔ انہوں نے کہا کہ کیدارناتھ دھام ہو، بدری ناتھ دھام ہو یا رام مندر، ہر جگہ لوٹ مار کی جا رہی ہے۔ کھڑگے نے الزام لگایا کہ مندروں سے ’چڑھاوا چوری‘ کرنے والے بی جے پی-آر ایس ایس کے لوگ دوسروں کو بھگوان کا مخالف قرار دیتے ہیں۔

جب کانگریس لیڈران اس معاملے پر پارلیمنٹ میں بات کرنے کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو بی جے پی کے اراکین شور شرابا شروع کر دیتے ہیں۔ بی جے پی اراکین ایسا اس لیے کرتے ہیں، کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ اگر ان کے ’گھوٹالوں‘ اور ’چوری‘ کی بات سب کے سامنے آ گئی تو عوام نہیں چھوڑے گی۔

ملکارجن کھڑگے نے مودی حکومت کی ’ڈبل انجن‘ حکومت کے دعوے پر بھی شدید تنقید کی۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی ’ڈبل انجن‘ حکومت کی بات کرتی ہے، لیکن یہی حکومت ہر سال صرف اپنے تشہیری مہم پر ایک ہزار کروڑ روپے خرچ کر دیتی ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ آخر یہ پیسہ کس کا ہے؟ کھڑگے نے خود ہی اس کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ یہ عوام کا پیسہ ہے، عوام کے ٹیکس کا پیسہ ہے، جسے ریاست کے وزیر اعلیٰ اپنی اور نریندر مودی کی تصویریں چمکانے کے لیے برباد کر رہے ہیں۔ کانگریس صدر نے اگنی ویر اسکیم کو بھی مودی حکومت کی نوجوان مخالف پالیسی قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی کی حکومت نے ’اگنی ویر یوجنا‘ کے ذریعے جوانوں کے مستقبل کو ختم کر دیا ہے، کیونکہ چار سال کی ملازمت کے بعد نوجوانوں کو واپس گھر بھیج دیا جاتا ہے۔ انہوں نے وعدہ کیا کہ جیسے ہی کانگریس کی حکومت اقتدار میں آئے گی، جہاں بھی فوج میں اسامیاں ہوں گی، وہاں اگنی ویروں کی بھرتی کی جائے گی۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے اولڈ ایج پنشن نافذ کرنے کا بھی اعلان کیا۔

کیجریوال کا مودی حکومت پر سخت حملہ

امریکہ میں روسی تیل خریدنے والے ممالک پر 100 فیصد تک ٹیرف کی راہ ہموار

نئی دہلی :(ایجنسی) عام آدمی پارٹی کے قومی کنوینر اور دہلی کے سابق وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال نے امریکی سینیٹ کی جانب سے روسی تیل خریدنے والے ممالک پر 100 فیصد تک اضافی ٹیرف عائد کرنے کی اجازت دینے والے بل کی منظوری کے بعد وزیر اعظم نریندر مودی کی حکومت کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ امریکی سینیٹ نے 7 اگست کو 86-11 ووٹوں سے روس اور ایران پر نئی پابندیوں سے متعلق ایک وسیع بل منظور کیا، جس میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کو ان ممالک پر بھاری ٹیرف عائد کرنے کا اختیار دیا گیا ہے جو روسی توانائی کی بڑی مقدار خریدتے ہیں۔ بھارت ان ممکنہ طور پر متاثر ہونے والے ممالک میں شامل ہے۔ تاہم یہ بات اہم ہے کہ 100 فیصد ٹیرف فی الحال خودکار طور پر نافذ نہیں ہوا ہے، بل کو مزید قانون سازی کے مراحل سے گزرنا ہوگا اور اس کے بعد صدر کو حاصل اختیار استعمال کرنے کا معاملہ سامنے آئے گا۔ اسی معاملے پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے اروند کیجریوال نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک خبر شیئر کرتے ہوئے وزیر اعظم مودی پر الزام عائد کیا کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کا اثر اب ہندوستانی حکومت کے چھوٹے بڑے فیصلوں میں بھی دکھائی دیتا ہے۔ کیجریوال نے اپنے بیان میں حکومت پر الزام لگایا کہ اس نے امریکہ کے سامنے ملک کے مفادات کو ’قربان‘ کیا اور ٹرمپ کے سامنے مبینہ طور پر جھکنے کا نتیجہ اب ہندوستان کو بھگتنا پڑ رہا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ مودی حکومت ٹرمپ کے درست یا غلط ہر فیصلے کو قبول کرتی ہے اور اس کے باوجود امریکہ کی جانب سے ہندوستان کے خلاف اقدامات کیے جا رہے ہیں۔

کیجریوال کا یہ حملہ ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب روس سے ہندوستان کی تیل درآمدات واشنگٹن کے لیے مسلسل ایک اہم تنازع بنی ہوئی ہیں۔ امریکی قانون سازی کا بنیادی مقصد روسی توانائی کی آمدنی کو محدود کرنا ہے، جسے امریکی قانون ساز یوکرین جنگ کے لیے روس کی مالی صلاحیت سے جوڑتے ہیں۔ کیجریوال اس سے قبل بھی مرکز کی پالیسیوں، خصوصاً E20 یعنی پٹرول میں 20 فیصد ایتھنول ملانے کی پالیسی پر حکومت کو تنقید کا نشانہ بنا چکے ہیں۔ ان کا الزام رہا ہے کہ حکومت نے اس پالیسی کو ضروری بنیادی ڈھانچے اور گاڑیوں کی مطابقت کو یقینی بنائے بغیر نافذ کیا۔ تازہ تنازع نے ایک بار پھر ہندوستان اور امریکہ کے تجارتی و سفارتی تعلقات، روسی تیل کی درآمدات اور نئی امریکی پابندیوں کے ممکنہ معاشی اثرات پر بحث تیز کر دی ہے۔ امریکی سینیٹ سے منظور شدہ بل اب ایوانِ نمائندگان کے مرحلے سے گزرے گا، اس لیے اس کے حتمی اثرات کا انحصار آئندہ قانون سازی اور امریکی انتظامیہ کے فیصلوں پر ہوگا۔

سلمان خان کی رہائش گاہ کے باہر تعینات کانسٹیبل کی مشتبہ دل کا دورہ پڑنے سے موت

ممبئی،، (یو این آئی) ممبئی پولیس کا ایک 41 سالہ کانسٹیبل جو بالی ووڈ اداکار سلمان خان کی باندرہ میں واقع رہائش گاہ کے باہر سکیورٹی ڈیوٹی پر تعینات تھا، مبینہ طور پر دل کا دورہ پڑنے سے اسکی موت واقع ہوگئ۔ متوفی کی شناخت کانسٹیبل گنیش رایتے کے طور پر ہوئی ہے، جو ممبئی پولیس کے ایل اے 4 یونٹ سے منسلک تھا۔ پولیس کے مطابق جمعہ کے دن رایتے نے تقریباً شام۔ چھ بجے گلیکسی اپارٹمنٹس کے باہر اپنی ڈیوٹی انجام دیتے ہوئے اچانک بے چینی کی شکایت کی۔ اسے فوری طور پر بھابھا اسپتال لے جایا گیا، جہاں پہنچنے پر ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔ ابتدائی معلومات سے پتہ چلتا ہے کہ رایتے کی موت حرکت قلب بند ہونے سے ہوئی۔ حکام نے بتایا کہ موت کی اصل وجہ طبی معائنے اور میڈیکل رپورٹ کی وصولی کے بعد تصدیق کی جائے گی۔ پولیس ذرائع نے بتایا کہ ممبئی پولیس میں شامل ہونے سے پہلے رایتے نے ہندوستانی فوج میں خدمات انجام دی تھیں۔ انہیں اداکار سلمان خان کی باندرہ رہائش گاہ گلیکسی اپارٹمنٹس کے باہر حفاظتی انتظامات کے ایک حصے کے طور پر تعینات کیا گیا تھا۔ آج صبح اسکی لاش کا پوسٹ مارٹم کیا گیا ابتدائی رپورٹ میں موت کی وجہ حرکت قلب ہونا بتلائی گئی ہے۔

جے پی ایس سی گھوٹالے میں اب بڑے چہروں پر شکنجہ

اجیتا بھٹاچاریہ سمیت تین اراکین کو سمن، پیر سے الگ الگ پوچھ گچھ شروع ہوگی

رانچی، (یو این آئی) جھارکھنڈ میں جے پی ایس سی تقرری میں بے ضابطگیوں سے متعلق اب تک ہونے والی پوچھ گچھ اور گرفتاریوں سے ملنے والے ان پٹ کی بنیاد پر سی آئی ڈی کی نظر مبینہ گھوٹالے میں ملوث بڑے ناموں پر ٹک گئی ہے۔ اسی سلسلے میں جھارکھنڈ پبلک سروس کمیشن کے تین ارکان ڈاکٹر اجیتا بھٹاچاریہ، ڈاکٹر انیما ہانسدا اور ڈاکٹر جمال احمد کو پوچھ گچھ کے لیے سمن جاری کیا گیا ہے۔ تینوں ارکان سے پیر سے الگ الگ پوچھ گچھ شروع ہوگی۔ سرکاری ذرائع کے مطابق، سی آئی ڈی کو تفتیش کے دوران اطلاع ملی ہے کہ ٹی ڈی پی ایل میں مبینہ بے ضابطگی کا مرکزی کردار کمپنی کا مارکیٹنگ مینیجر ابھے تیواری تھا۔ تاہم، تفتیشی ایجنسی کو یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ابھے تیواری مبینہ طور پر کسی بڑے شخص کے اشارے پر کام کر رہا تھا۔ ذرائع کے مطابق، ٹی ڈی پی ایل کمپنی نے جھارکھنڈ کے ایک بااثر شخص کو مبینہ طور پر اپنا پارٹنر بنایا تھا۔ اسی شخص کی طرف سے نچلی سطح کے لوگوں کو ہدایات دیے جانے کی بات سامنے آئی ہے۔ اب سی آئی ڈی اس مبینہ نیٹ ورک کے پیچھے موجود بڑے چہروں کی تلاش میں مصروف ہے۔ سی آئی ڈی تینوں جے پی ایس سی ارکان سے امتحان کی نگرانی، انتظامی عمل، ڈیٹا سیکیورٹی اور پی ٹی امتحان کا نتیجہ جاری کرنے کے طریقہ کار سے متعلق سوالات کرے گی۔ سابق چیئرمین ایل۔ کھیانگتے سے چار مرحلوں کی پوچھ گچھ میں سامنے آنے والے حقائق کی بنیاد پر بھی ارکان کے بیانات قلمبند کیے جائیں گے۔

تحقیقات کے مطابق، پی ٹی امتحان کا نتیجہ جاری کرنے سے پہلے تینوں ارکان کے دستخط نہیں لیے گئے تھے۔ سابق چیئرمین ایل۔ کھیانگتے نے پوچھ گچھ میں کہا تھا کہ قواعد وضوابط کے مطابق پی ٹی نتیجہ جاری کرنے کے لیے ارکان کے دستخط ضروری نہیں ہیں۔ اب سی آئی ڈی یہ جاننا چاہتی ہے کہ تینوں ارکان اس طریقہ کار سے متفق تھے یا نہیں؟ اس معاملے میں سی آئی ڈی سابق جے پی ایس سی چیئرمین ایل۔ کھیانگتے سے کئی مرحلوں کی پوچھ گچھ کر چکی ہے۔ تفتیش کے آغاز میں ان کی رہائش گاہ اور دفتر پر چھاپے بھی مارے گئے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا تھا۔ سی آئی ڈی اب ان کے بیانات اور جے پی ایس سی ارکان سے پوچھ گچھ میں سامنے آنے والی معلومات کا موازنہ کرے گی۔ ضرورت پڑنے پر سابق چیئرمین کو دوبارہ پوچھ گچھ کے لیے بلایا جا سکتا ہے۔

معاملے میں ٹی ڈی پی ایل کے ڈائریکٹر رام ویر سنگھ اور مارکیٹنگ مینیجر ابھے تیواری سمیت کئی ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں۔ جے پی ایس سی کی ڈپٹی ایگزامینیشن کنٹرولر شویتا گپتا سے بھی گرفتاری کے بعد پوچھ گچھ کی گئی ہے۔ ادھر، سابق چیئرمین کے کمپیوٹر آپریٹر دھرمیندر کمار سے ریمانڈ پر پوچھ گچھ جاری ہے۔ ٹی ڈی پی ایل کے اکاؤنٹنٹ رکشک سنگھ سے امیدواروں سے رابطہ، او ایم آر شیٹ میں مبینہ ہیرا پھیری اور مالیاتی لین دین کو لے کر پوچھ گچھ کی جا رہی ہے۔ سی آئی ڈی اب گرفتار ملزمان، کمیشن کے ملازمین، مبینہ دلالوں اور امیدواروں سے ملنے والی معلومات کو جوڑ کر پورے نیٹ ورک کی چھان بین کر رہی ہے۔

’نوجوانوں سے ملنے کا وقت نہیں، غداروں سے ملاقات کے لیے وقت‘

باغی اراکین پارلیمنٹ سے پی ایم مودی کی ملاقات پر ادھو ٹھاکرے برہم، ملک کی موجودہ صورتحال کو شیوسینا (یو بی ٹی) کے سربراہ نے ’طوفان سے پہلے کی خاموشی‘ قرار دیا

ممبئی (ایجنسی) شیوسینا (یو بی ٹی) کے سربراہ ادھو ٹھاکرے نے وزیر اعظم نریندر مودی کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے اپنی پارٹی چھوڑ کر ایکناتھ شندے والی شیوسینا میں شامل ہوئے اراکین پارلیمنٹ سے وزیر اعظم مودی کی ملاقات پر سوال اٹھایا۔ ادھو ٹھاکرے نے الزام عائد کیا کہ وزیر اعظم کے پاس احتجاج کر رہے نوجوانوں سے ملنے کا وقت نہیں ہے، لیکن غداروں سے ملاقات کے لیے وقت ہے۔ واضح رہے کہ ایک روز قبل نریندر مودی نے این ڈی اے کی اتحادی جماعتوں کے اراکین پارلیمنٹ کے ساتھ ناشتے پر میٹنگ کی تھی۔ اس کے بعد ایکناتھ شندے اور ان کی پارٹی کے 6 نومنتخب اراکین نے وزیر اعظم مودی سے ملاقات کی تھی۔

ممبئی میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ادھو ٹھاکرے نے سوال کیا کہ کیا مودی اور شیوسینا (یو بی ٹی) چھوڑنے والے 6 اراکین پارلیمنٹ کے درمیان ہونے والی ملاقات کا مقصد سپریم کورٹ کو ڈرانا تھا۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ ملاقات ایسے وقت میں ہوئی ہے جب شیوسینا (یو بی ٹی) کی قیادت والی پارٹی کی اس عرضی پر سماعت چل رہی ہے جس میں الیکشن کمیشن کے شندے گروپ کو اصلی شیوسینا ماننے کے فیصلے کو چیلنج دیا گیا ہے۔ ادھو ٹھاکرے نے کہا کہ مجھے امید ہے کہ سپریم کورٹ کا فیصلہ آئین کی بنیاد پر ہوگا۔ ان کے مطابق وزیر اعظم کے پاس نوجوانوں سے ملنے کا وقت نہیں ہے، لیکن غداروں سے ملنے کا وقت ہے۔ غداروں کو یہ بھروسہ دیا جا رہا ہے کہ وزیر اعظم ان کے ساتھ ہیں۔ کیا آپ سپریم کورٹ کو ڈرانے کی کوشش کر رہے ہیں؟ وزیر اعظم اور پارٹی کے 6 باغی اراکین پارلیمنٹ کی ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے ٹھاکرے نے سوال کیا کہ ”جب معاملہ سپریم کورٹ میں چل رہا ہے تب غداروں سے ملنے کی کیا ضرورت ہے؟“ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ یہ معاملہ سپریم کورٹ کے سامنے اٹھایا جائے گا۔

واضح رہے کہ شیوسینا (یو بی ٹی) کی عرضی لوک سبھا اسپیکر اوم برلا کے اس فیصلے کو چیلنج کرتی ہے، جس میں 6 اراکین پارلیمنٹ کے حریف شیوسینا میں انضمام کو تسلیم کیا گیا تھا۔ دھوٹھاکرے نے سوال کیا کہ ”کیا وزیر اعظم عدلیہ، مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ یا مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس کو دھمکا رہے ہیں؟“ ملک کی موجودہ صورتحال کو ادھو ٹھاکرے نے ’طوفان سے پہلے کی خاموشی‘ قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ نوجوانوں کے مظاہروں نے حکومت کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ دنیا اس بات پر بحث کر رہی ہے کہ جین-زی نے حکومت کو گھٹنوں پر لا دیا۔ انہوں نے طلبہ احتجاج کے دوران پولیس کی کارروائی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ”اس نسل کی حمایت کرنے کے بجائے کچھ مظاہرین کے ساتھ بے رحمی سے مار پیٹ کی گئی۔“ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ”اب پوری حکومت کو بدلنے کا وقت آ گیا ہے۔“

شیوسینا (یو بی ٹی) سربراہ نے کورونا کے دوران فیس بک لائیو کرنے پر ہونے والی تنقید کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم پر طنز کسا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے فیس بک لائیو کرنے پر تنقید کا سامنا کیا تھا، لیکن اب صورتحال اتنی خراب ہو گئی ہے کہ وزیر اعظم انسٹاگرام کے ذریعے حکومت چلا رہے ہیں۔ ساتھ ہی انہوں نے الزام عائد کیا کہ ”وزیر اعظم ملک کے مستقبل یعنی نوجوانوں سے ملنا نہیں چاہتے۔“ آر ایس ایس کے سربراہ موہن بھاگوت کی جمعرات کو جین-زی سے ہونے والی بات چیت کا ذکر کرتے ہوئے ٹھاکرے نے کہا کہ نوجوان ان کی باتیں سننے کے لیے تیار نہیں ہیں۔

ایڈووکیٹ محمد نوراللہ راشٹریہ جنتا دل اقلیتی سیل، دہلی کے ریاستی صدر نامزد

نئی دہلی: سپریم کورٹ آف انڈیا کے معروف وکیل ایڈووکیٹ محمد نوراللہ کو راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) اقلیتی سیل، دہلی کا ریاستی صدر نامزد کیا گیا ہے۔ راشٹریہ جنتا دل اقلیتی سیل کے قومی صدر اور سابق مرکزی وزیر محمد علی اشرف فاطمی کی ہدایت پر قومی پرنسپل جنرل سکریٹری و ترجمان ڈاکٹر سید محب الحسن ہیرا نے ایڈووکیٹ محمد نوراللہ کی تقرری کا باضابطہ حکم نامہ جاری کیا۔ تقرری نامے میں امید ظاہر کی گئی ہے کہ ایڈووکیٹ محمد نوراللہ اپنی صلاحیت، قانونی تجربے اور سماجی وابستگی کو بروئے کار لاتے ہوئے دہلی میں پارٹی تنظیم کو مزید مضبوط، منظم اور فعال بنانے میں مؤثر کردار ادا کریں گے۔ وہ پارٹی کے تنظیمی، عوامی اور تعمیری پروگراموں میں بھرپور تعاون کرتے ہوئے اقلیتوں، پسماندہ اور محروم طبقات کے مسائل کو مؤثر انداز میں اجاگر کریں گے۔ ایڈووکیٹ محمد نوراللہ سپریم کورٹ کے معروف وکیل ہیں اور قانونی و سماجی میدان میں سرگرم کردار ادا کرتے رہے ہیں۔ ان کی نامزدگی کو دہلی میں راشٹریہ جنتا دل کی تنظیمی سرگرمیوں، بالخصوص اقلیتی سیل کو مزید وسعت اور استحکام دینے کی سمت ایک اہم قدم قرار دیا جا رہا ہے۔

گزشتہ 15 دنوں سے پارلیمنٹ کی کارروائی نہ چلنے کی واحد وجہ وزیر داخلہ امت شاہ کا ایوان میں نہ آنا ہے: جے رام رمیش

نئی دہلی۔ (ایجنسی) کانگریس نے ہفتہ کو کہا کہ وزیر داخلہ امت شاہ کے ایوان میں حاضر نہ ہونے اور اراکین پارلیمنٹ کے سوالات کا سامنا نہ کرنے کے باعث پارلیمنٹ کی کارروائی مسلسل متاثر ہو رہی ہے۔ اب جبکہ موجودہ اجلاس کے صرف 4 روز باقی رہ گئے ہیں، تو انہیں مظاہرہ کرنے والے طلبہ پر پولیس کی کارروائی کے حوالے سے جواب دینا چاہیے۔ کانگریس کے جنرل سکریٹری اور راجیہ سبھا رکن جے رام رمیش نے ’ایکس‘ پر لکھا کہ ”مسلسل 15 دنوں سے پارلیمنٹ کی کارروائی معمول کے مطابق نہیں چل سکی ہے اور اس کی صرف ایک ہی وجہ ہے۔ مرکزی وزیر داخلہ نے پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں آ کر احتجاج کرنے والے نوجوانوں اور طلبہ پر ہوئی پولیس کی بربریت، خاص کر 20 جولائی کے واقعے پر بیان دینے سے انکار کر دیا ہے۔“ اپنی ’ایکس‘ پوسٹ میں امیت شاہ کے حوالے سے جے رام رمیش مزید لکھتے ہیں کہ ”وہ پارلیمنٹ میں اپنے چیمبر میں آتے ہیں اور گھنٹوں بیٹھے رہتے ہیں، لیکن ان میں لوک سبھا اور راجیہ سبھا میں اراکین پارلیمنٹ کا سامنا کرنے اور دہلی پولیس کی کارروائی پر سوالوں کے جواب دینے کی ہمت نہیں ہے، جبکہ دہلی پولیس براہ راست ان کے چارج اور کنٹرول میں ہے۔ ان کا مسلسل ایوان سے غیر حاضر رہنا غیر معمولی امر ہے۔“ کانگریس کے راجیہ سبھا رکن جے رام رمیش نے اپنی پوسٹ میں مزید لکھا کہ ”پارلیمنٹ کے رواں اجلاس کے ابھی 4 دن اور باقی ہیں۔ مرکزی وزیر داخلہ کو سب سے پہلے پولیس کی زیادتیوں پر جواب دینا چاہیے۔ وزیر اعظم کو رام مندر ٹرسٹ کی چندہ چوری اور عقیدت کے ساتھ دھوکے پر جواب دینا چاہیے۔“ ساتھ ہی انہوں نے لکھا کہ ”اس ٹرسٹ کے قیام کا اعلان انہوں نے خود 5 فروری 2020 کو لوک سبھا میں بڑے زور و شور سے کیا تھا۔

پاکستانی جاسوس کے ہنی ٹریپ معاملے میں فضائیہ کا اہلکار گرفتار، چارج شیٹ داخل

نئی دہلی، (یو این آئی) پاکستانی انٹیلی جنس ایجنسی کے ہنی ٹریپ کا شکار ہونے کے الزامات میں ہندستانی فضائیہ (آئی اے ایف) کے ایک حاضر سروس اہلکار کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ حکام نے ہفتے کے روز بتایا کہ دہلی پولیس نے اس معاملے میں چارج شیٹ بھی داخل کر دی ہے۔ فضائیہ کے حکام کی شکایت کی بنیاد پر 30 مئی کو اس اہلکار کو گرفتار کیا گیا تھا اور ان الزامات کے سلسلے میں اس کے خلاف قانون کی متعلقہ دفعات کے تحت ایف آئی آر درج کی گئی تھی۔ دہلی پولیس نے 30 جولائی کو متعلقہ عدالت میں چارج شیٹ پیش کر دی ہے۔ فی الحال یہ معاملہ عدالت کے سامنے زیرِ سماعت ہے۔ ذرائع کے مطابق اہلکار پر پاکستانی انٹیلی جنس جاسوس کے ساتھ حساس معلومات شیئر کرنے کا شبہ ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ پولیس کی خصوصی تحقیقاتی ٹیم اس معاملے میں دیگر رابطوں کے امکانات کی بھی جانچ کر رہی ہے۔

آسام: سیلاب سے 13 اضلاع میں 15 لاکھ سے زائد افراد متاثر

اموات کی تعداد 98 تک پہنچی، کئی ندیوں میں پانی کی سطح میں مسلسل اتار چڑھاؤ جاری ہے

آسام میں سیلاب کی صورتحال انتہائی سنگین بنی ہوئی ہے، 13 اضلاع میں 15 لاکھ سے زائد لوگ اب بھی سیلاب کی زد میں ہیں، جبکہ سیلاب کے باعث رواں سال ہلاک ہونے والوں کی مجموعی تعداد بڑھ کر 98 ہو گئی ہے۔ آسام اسٹیٹ ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (اے ایس ڈی ایم اے) کے مطابق فی الحال 13 اضلاع کے 33 ریونیو سرکلز میں پھیلے 464 گاؤں کے 155849 لوگ متاثر ہیں۔ شیوساگر سب سے زیادہ متاثرہ ضلع ہے جہاں 48286 لوگ متاثر ہوئے، اس کے بعد گولا گھاٹ میں 58750، جورہاٹ میں 25259، چرائی دیو میں 12779، ناگاؤں میں 5424، درانگ میں 3367 اور دھیماجی میں 1265 لوگ متاثر ہوئے ہیں۔ ریاست بھر میں 10748.64 ہیکٹر رقبے پر پھیلی ہوئی کھڑی فصلیں اب بھی زیر آب ہیں۔ اے ایس ڈی ایم اے کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ متاثرہ اضلاع میں 73 امدادی کیمپ اور امدادی سامان کی تقسیم کے مراکز کام کر رہے ہیں، جو ہزاروں بے گھر لوگوں کو پناہ اور مدد فراہم کر رہے ہیں۔ فی الحال امدادی کیمپوں میں مجموعی طور پر 10326 افراد رہ رہے ہیں جبکہ 6881 لوگوں کو امدادی مراکز کے ذریعے مدد مل رہی ہے۔ افسران نے بتایا کہ جمعہ کی صبح گولا گھاٹ اور نمالی گڑھ میں دھنسیری (جنوب) ندی کے ساتھ ساتھ شری بھومی ضلع میں کوشیارا ندی خطرے کے نشان سے اوپر بہہ رہی تھیں، حالانکہ کوئی بھی ندی اپنے اب تک کے سب سے اونچے سیلابی لیول سے اوپر نہیں بہہ رہی تھی۔ اس آفت کے باعث مویشی بھی متاثر ہوئے ہیں، جس کی زد میں مجموعی طور پر 47879 جانور آئے ہیں۔

متاثرہ اضلاع میں رہائشی مکانات کو بھی نقصان پہنچنے کی اطلاع ہے، جن میں 126 گھر مکمل طور پر تباہ جبکہ 344 مکانات کو جزوی نقصان پہنچا ہے۔ متاثرہ علاقوں میں اسٹیٹ ڈیزاسٹر رسپانس فورس (ایس ڈی آر ایف) سول ڈیفنس کے اہلکاروں اور دیگر ایجنسیوں کی جانب سے بچاؤ اور امدادی کارروائیاں جاری ہیں۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ 219 امدادی اہلکار، 8 کشتیاں اور کئی طبی ٹیمیں تعینات کی گئی ہیں، جبکہ متاثرہ آبادی میں اناج، پینے کا پانی، بچوں کی خوراک اور دیگر ضروری اشیاء سمیت امدادی سامان تقسیم کیا جا رہا ہے۔ افسران کا کہنا ہے کہ وہ سیلاب کی صورتحال پر گہری نظر رکھے ہوئے ہیں اور حساس علاقوں میں رہنے والے لوگوں کو الرٹ رہنے کا مشورہ دیا ہے کیونکہ کئی ندیوں میں پانی کی سطح میں مسلسل اتار چڑھاؤ جاری ہے۔

اسکول جہاد کی آڑ میں کارروائی بند ہو

ایم ایل اے ابو عاصم اعظمی کی ایڈیشنل کمشنر دھننجے کلکرنی سے ملاقات میمورنڈم پیش

ممبئی، (یو این آئی) حکومت نئے اسکول کھولنے میں ناکام ہے، ایسے واقعات سامنے آرہے ہیں جہاں پرائیویٹ اور ٹرسٹ کے تحت چلنے والے اسکول جو کہ غریب اور اقلیتی علاقوں میں بچوں کو تعلیم فراہم کرتے ہیں کو اسکول جہاد جیسے نفرت انگیز پروپیگنڈے کی وجہ سے دباؤ اور ایف آئی آر کا سامنا ہے۔ اس سنگین مسئلہ کے تناظر میں مانخورد شیواجی نگر کے ایم ایل اے ابو عاصم اعظمی نے آج نو تعینات ایڈیشنل کمشنر آف پولیس (ایڈیشنل سی پی) دھننجے کلکرنی سے اس طرح کی کارروائی کا سامنا کرنے والے اسکولوں کے ایک وفد کے ساتھ ملاقات کی اور ایک میمورنڈم پیش کیا۔ میمورنڈم میں استدعا کی گئی کہ اگر تفتیش یا تفتیش کے لیے پولیس کا کسی اسکول کا دورہ ضروری ہے تو افسران کو سادہ لباس میں حاضر ہونا چاہیے۔ وفد نے حکام پر زور دیا کہ وہ پولیس وین یا بھاری پولیس فورس کے ساتھ اسکول کے احاطے سے باہر آنے سے گریز کریں تاکہ بچوں، والدین اور اساتذہ میں خوف وہراس کا ماحول پیدا نہ ہو۔ اس میں کہا گیا ہے کہ ٹرسٹیز ذاتی طور پر پولیس اسٹیشن کا دورہ کرنے کے لیے تیار ہیں تاکہ پولیس کو درکار کوئی ضروری دستاویزات یا ریکارڈ فراہم کیا جا سکے۔

کرناٹک میں وزراء کو محکموں کی تقسیم پیر تک متوقع

بنگلورو، (یو این آئی) کرناٹک کے وزیر ستیش جارکی ہولی نے ہفتہ کو کہا کہ حال ہی میں کابینہ میں شامل کیے گئے نئے وزراء کو محکموں کی تقسیم کا عمل پیر تک مکمل ہونے کا امکان ہے۔ حکمراں کانگریس میں اہم محکموں کی تقسیم کو لے کر بات چیت مسلسل جاری ہے۔ یہاں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے جارکی ہولی نے اپنے حالیہ دہلی دورے کو معمول کا دورہ قرار دیا اور کہا کہ اس میں کوئی غیر معمولی بات نہیں تھی۔ انہوں نے بتایا کہ وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار بھی دہلی جانے والے ہیں اور محکموں کی تقسیم کے معاملے پر آئندہ چند دنوں تک بات چیت جاری رہ سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ”وزیر اعلیٰ آج یا کل محکموں کی تقسیم کر سکتے ہیں۔ یہ عمل پیر تک جاری رہ سکتا ہے اور توقع ہے کہ تب تک اسے حتمی شکل دے دی جائے گی۔ کابینہ میں سینئر اور تجربہ کار افراد موجود ہیں، اس لیے کوئی مسئلہ نہیں ہونا چاہیے۔“ ایک اور نائب وزیر اعلیٰ مقرر کرنے کے مطالبے پر جارکی ہولی نے کہا کہ فی الحال اس معاملے پر کوئی بات چیت نہیں ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ”اس وقت ڈپٹی چیف منسٹر کے معاملے پر کوئی بات چیت نہیں ہے۔

ٹکٹوں کے معاملے پر بی جے پی سے کوئی تنازع نہیں ہوگا: کے سی تیاگی

یوپی میں تیسری بار بی جے پی کی راہ میں نوجوان، کسان اور جاٹ ووٹ اہم، بی جے پی-آر ایل ڈی اتحاد پر نظریں

سہارنپور (یو این آئی) اتر پردیش کے آنے والے اسمبلی انتخابات میں نوجوانوں اور طلبہ کی تحریکوں کا کتنا اثر پڑے گا اور مغربی اتر پردیش میں راشٹریہ لوک دل (آر ایل ڈی) اور بی جے پی کا اتحاد برسرِ اقتدار پارٹی کو مسلسل تیسری بار اقتدار تک پہنچانے میں کتنا مؤثر ثابت ہوگا، اس بارے میں سیاسی حلقوں میں بحث تیز ہوگئی ہے۔ بی جے پی اور آر ایل ڈی کے درمیان اسمبلی انتخابات کے حوالے سے نشستوں کی تقسیم پر ابھی کوئی باضابطہ براہ راست بات چیت شروع نہیں ہوئی ہے۔ تاہم، آر ایل ڈی پارلیمانی پارٹی کے صدر اور مغربی اتر پردیش کی سیاست کے ماہر کے سی تیاگی نے ہفتے کے روز کہا کہ پارٹی اضلاع میں اپنے تنظیمی ڈھانچے کو مضبوط کرنے اور بوتھ کی سطح پر کارکنوں کو متحرک کرنے میں مصروف ہے۔ مسٹر تیاگی نے کہا کہ برج پردیش، ہستنا پور پردیش اور روہیل کھنڈ کی تقریباً 85 اسمبلی نشستیں ایسی ہیں جہاں آر ایل ڈی، نیشنل ڈیموکریٹک الائنس (این ڈی اے) کو جیت دلانے اور خود بھی بہتر کارکردگی دکھانے کی پوزیشن میں ہے۔

انہوں نے کہا کہ آر ایل ڈی کا نعرہ 'مضبوط آر ایل ڈی-مضبوط این ڈی اے' ہے اور نشستوں کی تقسیم کو لے کر بی جے پی کے ساتھ کوئی تنازع نہیں ہوگا۔ پچھلا اسمبلی انتخاب آر ایل ڈی نے سماجوادی پارٹی کے ساتھ اتحاد میں لڑا تھا۔ پارٹی کے 33 امیدواروں میں سے 8 نے جیت درج کی تھی، جبکہ 15 امیدوار دوسرے نمبر پر رہے تھے۔ بعد میں کھتولی اسمبلی سیٹ پر ہونے والے ضمنی انتخاب میں جیت کے ساتھ اسمبلی میں آر ایل ڈی کے ارکان کی تعداد بڑھ کر 9 ہوگئی تھی۔ آر ایل ڈی نے 2024 کا لوک سبھا انتخاب بی جے پی کے ساتھ اتحاد میں لڑا تھا، جس میں بجنور سے آر ایل ڈی کے نوجوان امیدوار چندن چوہان اور باغپت سے ڈاکٹر راج کمار سانگوان نے جیت حاصل کی تھی۔ دوسری طرف، سماجوادی پارٹی کے قومی جنرل سکریٹری اور لیجسلیٹو کونسل کے رکن راجیندر چودھری کا کہنا ہے کہ مغربی اتر پردیش میں جاٹ ووٹروں کا رخ انتخابی نتائج کو متاثر کرنے والا اہم عنصر رہے گا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ بی جے پی-آر ایل ڈی اتحاد کو بمشکل 20 سے 22 فیصد جاٹوں کی حمایت حاصل ہوسکتی ہے۔ مسٹر چودھری نے کہا کہ ایس پی صدر اکھلیش یادو نے ڈمپل یادو کے بجائے جینت چودھری کو راجیہ سبھا بھیجا تھا اور بعد میں اسی کی بنیاد پر وہ مرکزی حکومت میں وزیر بنے۔ انہوں نے کہا کہ ایس پی نے لوک سبھا انتخابات میں آر ایل ڈی کو 7 سیٹیں دی تھیں، جبکہ بی جے پی کے ساتھ اتحاد میں اسے صرف 2 سیٹیں ملیں۔ انہوں نے کہا کہ انہیں نہیں لگتا کہ آر ایل ڈی دوبارہ ایس پی کے ساتھ اتحاد میں واپس آئے گی۔ مغربی اتر پردیش کے اہم جاٹ رہنما اور مظفر نگر سے ایس پی رکنِ پارلیمنٹ ہریندر ملک کا بھی ماننا ہے کہ آر ایل ڈی کی ایس پی اتحاد میں واپسی کا امکان کم ہے۔ تاہم انہوں نے کہا کہ اگر جینت چودھری ایس پی کے ساتھ آنا چاہیں گے تو وہ اس کی سفارش ایس پی صدر اکھلیش یادو سے کر سکتے ہیں، لیکن حتمی فیصلہ پارٹی صدر ہی کریں گے۔ مسٹر ملک کا دعویٰ ہے کہ مغربی اتر پردیش میں جاٹ ووٹروں کا جھکاؤ ایس پی کی طرف ہے اور بی جے پی کے ساتھ جاٹوں کے تعلقات خوشگوار نہیں رہے ہیں۔ تاہم، انہوں نے یہ بھی کہا کہ جینت چودھری فی الحال جس اتحاد میں ہیں، وہیں رہیں گے۔

سابق نائب وزیر اعلیٰ چودھری نارائن سنگھ اور چودھری چرن سنگھ کے ساتھ کام کر چکے سیاسی مفکر چودھری پریتم سنگھ کا ماننا ہے کہ بی جے پی کی مقبولیت میں کمی آئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت چاہے مضبوطی سے چلائی جارہی ہو، لیکن لوگ خوف اور دباؤ والی حکومت کو پسند نہیں کرتے۔ انہوں نے کہا کہ نیٹ امتحان کے پیپر لیک، بے روزگاری اور دیگر مسائل پر طلباء اور نوجوانوں کی تحریکوں کا اثر انتخابات میں دیکھنے کو مل سکتا ہے۔ انہوں نے بہار کے بانکی پور اور مدھیہ پردیش کے دتیا ضمنی انتخابات کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ ان مسائل کا اثر وہاں نظر آیا تھا۔

آر ایل ڈی کے بارے میں مسٹر پریتم سنگھ نے کہا کہ مغربی اتر پردیش کے سیاسی مساوات کی گہری سمجھ رکھنے والے کے سی تیاگی کے فعال ہونے سے جینت چودھری کو فائدہ مل سکتا ہے۔ اگر آر ایل ڈی جیتنے والے عوامل کو ذہن میں رکھتے ہوئے امیدواروں کا انتخاب کرتی ہے تو پارٹی کو فائدہ ہوگا۔ تاہم، جاٹ ووٹروں کے بارے میں ان کا کہنا تھا کہ 20 سے 25 فیصد سے زیادہ جاٹ ووٹر بی جے پی-آر ایل ڈ اتحاد کے حق میں نہیں جائیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مغربی اتر پردیش میں گوجر ووٹروں کا رخ بھی انتخابی مساوات کے لیے اہم رہے گا۔

آر ایل ڈی کے بجنور کے ایم پی چندن چوہان کا تعلق گجر برادری سے ہے۔ ان کے والد سنجے چوہان اور دادا سابق نائب وزیر اعلیٰ چودھری نارائن سنگھ کا بھی گجر برادری میں اثر رہا ہے۔ ایسے میں آر ایل ڈی کو گوجر ووٹروں میں اس سے فائدہ ہونے کی امید ہے۔ دریں اثنا، آر ایل ڈی لیڈروں کا ماننا ہے کہ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی کسان نواز پالیسیاں اور جینت چودھری کی قیادت میں پارٹی کی تنظیمی کوششوں کا فائدہ آئندہ اسمبلی انتخابات میں اتحاد کو مل سکتا ہے۔ پارٹی کے مطابق جینت چودھری کی رہنمائی میں کارکنان اور تنظیم انتخابات کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔

مغربی اتر پردیش میں جاٹ، گجر اور دیگر کسان ووٹروں کے رویے، نوجوانوں اور طلبہ کے مسائل کا اثر، اور بی جے پی-آر ایل ڈی اتحاد کی سیٹوں کی تقسیم کی حکمت عملی آئندہ انتخابات میں اہم کردار ادا کرے گی۔ یہ دیکھنا دلچسپ ہوگا کہ آر ایل ڈی-بی جے پی اتحاد مغربی اتر پردیش میں بی جے پی کو مسلسل تیسری بار اقتدار حاصل کرنے کی راہ ہموار کرنے میں کتنا کامیاب ہوتا ہے۔

شیرِ بہار مولانا علی عباس چھپروی نے مجلس سے خطاب کیا

بھیرہ سادات کی گلیوں میں گونجتی رہیں "لبیک یا حسین" کی صدائیں، ہزاروں عقیدت مندوں نے نکالا چہلم کا جلوس

فتح پور۔ تھانہ سلطان پور گھوس کے علاقے گرام پنچایت بھیرہ سادات میں حضرت امام حسینؑ اور شہدائے کربلا کے چہلم کے موقع پر انجمن ذوالفقار حیدری کی سرپرستی میں مختلف پروگراموں کا انعقاد کیا گیا۔ چہلم کا آغاز نصیر حسین کے بڑے امام باڑے سے مجلس کے ساتھ ہوا، جس کے بعد ذوالجناح کی شبیہ کے ہمراہ جلوس نکالا گیا۔ اس موقع پر پورا علاقہ سوگوار فضا اور "لبیک یا حسین" کی صداؤں سے گونجتا رہا۔ مجلس سے بہار کے معروف عالم دین شیرِ بہار مولانا علی عباس چھپروی نے خطاب کرتے ہوئے واقعۂ کربلا اور شہادت کے مختلف پہلوؤں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ امام حسینؑ نے انسانیت، عدل اور حق و صداقت کی حفاظت کے لیے اپنے اہل خانہ اور رفقا کے ساتھ عظیم قربانی پیش کی۔ واقعۂ کربلا کا پیغام پوری دنیا کو یہ درس دیتا ہے کہ ظلم اور ناانصافی کے سامنے کبھی سر نہیں جھکانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ شہادتِ کربلا آج بھی پوری انسانیت کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ مجلس کے دوران اس وقت ماحول انتہائی غمگین ہوگیا جب شہدائے کربلا کی شہادت کا دردناک ذکر کیا گیا۔ اسی دوران ذوالجناح کی شبیہ پیش کی گئی۔ مجلس کے بعد علم اور ذوالجناح کا تابوت سے ملاپ کرایا گیا، جس کے بعد ماتمی دستے کے ہمراہ چہلم کا عظیم الشان جلوس برآمد ہوا۔ چہلم کے پروگرام میں ہندوستان کے معروف نوحہ خواں ریحان جلالپوری کی شرکت خصوصی توجہ کا مرکز رہی۔ ان کی ایک جھلک دیکھنے اور ان کے ساتھ سیلفی لینے کے لیے بڑی تعداد میں لوگ جمع ہوگئے۔ آس پاس کے دیہات کے علاوہ دور دراز علاقوں سے بھی بڑی تعداد میں عقیدت مند ان کے درد بھرے نوحے سننے کے لیے بھیرہ سادات پہنچے۔ ریحان جلالپوری نے محض سات سال کی عمر سے نوحہ خوانی کا سلسلہ شروع کیا تھا۔ آج 17 سال کی عمر میں اپنی درد بھری آواز اور مؤثر کلام کے باعث وہ ملک بھر میں اپنی شناخت بنا چکے ہیں۔ وہ گیارہویں جماعت کے طالب علم ہیں اور نگپور جلال پور، ضلع امبیڈکر نگر کے اصل باشندہ بتائے جاتے ہیں۔ مجلس کے بعد عابدی منزل پر نوحہ خوانی کا پروگرام منعقد ہوا، جہاں سائبر جرنلسٹ ایسوسی ایشن کے صوبائی صدر اور سینئر صحافی شہنشاہ عابدی کی موجودگی میں معروف نوحہ خواں ریحان جلالپوری نے اپنے درد بھرے کلام پیش کیے۔ ان کے نوحوں نے وہاں موجود عقیدت مندوں کی آنکھیں نم کردیں۔ اسی دوران انجمن عباسیہ باندا کے صاحبِ بیاں اور معروف نوحہ خواں شمس الحسن رضوی نے بھی مؤثر نوحے پیش کر کے شہدائے کربلا کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ اس کے علاوہ اہل سنت انجمن وارثی زہید پور، کوشامبی کے نوحہ خواں حسین وارثی، اہل سنت انجمن نظر گنج بڑگاؤں کے معروف نوحہ خواں عثمان علی اور مدثر جونپوری نے بھی اپنے کلام پیش کیے اور شہدائے کربلا کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ چہلم کا جلوس گاؤں کے روایتی راستوں سے ہوتا ہوا مقررہ امام باڑے تک پہنچا۔ جلوس میں بڑی تعداد میں عقیدت مندوں نے شرکت کی اور ماتم کرتے ہوئے "یا حسین" کی صداؤں کے ساتھ شہدائے کربلا کو پرسہ پیش کیا۔ پروگرام کے دوران انتظامیہ کی جانب سے سکیورٹی اور ٹریفک کے لیے وسیع انتظامات کیے گئے تھے۔ پورے پروگرام کے دوران عقیدت مندوں میں غم اور عقیدت کی کیفیت برقرار رہی۔ لوگوں نے شہدائے کربلا کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے ملک میں امن، بھائی چارے، خوشحالی اور باہمی اتحاد و اتفاق کے لیے دعائیں کیں۔

اداکار راجپال یادو کے خلاف کوٹھی پر قبضہ کرنے کی شکایت

سٹی مجسٹریٹ سے تحقیقات کا مطالبہ

شاہجہاں پور: 8 اگست (پی این ایس) فلم اداکار راجپال یادو کی قانونی مشکلات کے درمیان اب شاہجہاں پور میں ان کی ایک کوٹھی کو لے کر نیا تنازعہ سامنے آیا ہے۔ وکرم کشواہا نام کے ایک شخص نے راجپال یادو پر کوٹھی قبضہ کرنے کا الزام عائد کیا ہے۔ وکرم نے سٹی مجسٹریٹ کو درخواست دے کر پورے معاملے کی تحقیقات کرانے اور جائیداد کو قبضے سے آزاد کرانے کا مطالبہ کیا ہے۔ شکایت کنندہ کا دعویٰ ہے کہ جس کوٹھی کو راجپال یادو اپنی ملکیت بتا رہے ہیں، وہ مجاہد آزادی پریم کرشن کھنہ کی جائیداد تھی۔ فلم اداکار راجپال یادو کی قانونی مشکلات کے درمیان اب شاہجہاں پور میں ان کی ایک کوٹھی کو لے کر نیا تنازعہ سامنے آیا ہے۔ وکرم کشواہا نام کے ایک شخص نے راجپال یادو پر کوٹھی قبضہ کرنے کا الزام عائد کیا ہے۔ وکرم نے سٹی مجسٹریٹ کو درخواست دے کر پورے معاملے کی تحقیقات کرانے اور جائیداد کو قبضے سے آزاد کرانے کا مطالبہ کیا ہے۔ شکایت کنندہ کا دعویٰ ہے کہ جس کوٹھی کو راجپال یادو اپنی ملکیت بتا رہے ہیں، وہ مجاہد آزادی پریم کرشن کھنہ کی جائیداد تھی اور بعد میں وصیت کی بنیاد پر یہ جائیداد وکرم کشواہا کے حصے میں آئی۔ وکرم کشواہا نے دعویٰ کیا کہ پریم کرشن کھنہ نے یہ جائیداد رادھا رمن سیٹھ سے خریدی تھی۔ پریم کرشن کھنہ کی کوئی اولاد نہیں تھی اور وکرم نے بچپن سے ان کی خدمت کی تھی۔ شکایت کنندہ کا دعویٰ ہے کہ پریم کرشن کھنہ نے اسے گود لیا تھا، جس کا گود نامہ بھی موجود ہے۔ 1982 میں پریم کرشن کھنہ نے وصیت کے ذریعہ اپنی منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد اس کے نام کردی تھی۔ اسی بنیاد پر وہ خود کو پریم کرشن کھنہ کی جائیداد کا وارث بتا رہے ہیں۔ شکایت کنندہ نے الزام لگایا ہے کہ راجپال یادو نے اثر و رسوخ اور طاقت کے زور پر قبضہ کیا۔ انہوں نے انتظامیہ سے جائیداد سے متعلق پرانے کاغذات، میونسپل ریکارڈ اور دیگر ریکارڈ کی چھان بین کا مطالبہ کیا ہے۔ وکرم کشواہا کا دعویٰ ہے کہ آج بھی میونسپل کارپوریشن، میونسپل کونسل کے ریکارڈ میں پریم کرشنا کھنہ کے نام پر جائیداد کا اندراج ہے۔ اس کے علاوہ دیگر دستاویزات میں بھی مجاہد آزادی پریم کرشن کھنہ کا نام درج ہونے کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ جائیداد سے متعلق تنازعہ پہلے سے ہی عدالتی سطح پر چل رہا ہے۔ شکایت کنندہ کے مطابق اس معاملے پر شاہجہاں پور سے لے کر ہائی کورٹ تک قانونی کارروائی جاری ہے۔ یہ تنازعہ ایسے وقت سامنے آیا ہے، جب راجپال یادو پہلے ہی چیک باؤنس کے معاملے میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ سینٹرل بینک آف انڈیا کی جانب سے ان کی کچھ جائیدادوں پر نیلامی سے متعلق نوٹس چسپاں کیے جانے کی اطلاع بھی سامنے آئی ہے۔ وکرم کشواہا کی جانب سے راجپال یادو پر عائد کیے گئے الزامات کی آزادانہ طور پر تصدیق نہیں ہوئی ہے۔ راجپال یادو کی جانب سے ان الزامات پر فوری طور پر کوئی ردعمل سامنے نہیں آیا ہے۔ اب انتظامی تحقیقات اور عدالت میں جاری کارروائی کے دوران سامنے آنے والے دستاویزات سے جائیداد کی ملکیت اور قبضے کی صورتحال واضح ہونے کی امید ہے۔ بعد میں وصیت کی بنیاد پر یہ جائیداد وکرم کشواہا کے حصے میں آئی۔ وکرم کشواہا نے دعویٰ کیا کہ پریم کرشن کھنہ نے یہ جائیداد رادھا رمن سیٹھ سے خریدی تھی۔ پریم کرشن کھنہ کی کوئی اولاد نہیں تھی اور وکرم نے بچپن سے ان کی خدمت کی تھی۔ شکایت کنندہ کا دعویٰ ہے کہ پریم کرشن کھنہ نے اسے گود لیا تھا، جس کا گود نامہ بھی موجود ہے۔ 1982 میں پریم کرشن کھنہ نے وصیت کے ذریعہ اپنی منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد اس کے نام کردی تھی۔

اہل وطن مدارس اسلامیہ کے احسانات کے قرض دار ہیں

ملت اسلامیہ سے بڑھتی نفرت اور بڑھتا حسد تشویشناک

سہارنپور (احمد رضا) امن پسند مسلم طبقہ پچھلے بارہ سالوں سے جبر ظلم و زیادتیوں سے دوچار ہے ہندو شدت پسند تنظیموں کے لوگوں کے حوصلے مسلسل بڑھتے جارہے ہیں مقدس مقامات کو نیست ونابود کردیا گیا ہے گھروں دکانوں پر بلڈوزر چلادیا گیا ہے راہ فرار اختیار کرنے کو مجبور کیا جارہا ہے یہ تمام تلخ اور شرمناک حرکتیں تباہی اور بدامنی کو ہوا دے رہی ہیں وقت رہتے تیس کروڑ مسلم آبادی کو آئین کے مطابق زندگی گزارنے قائم رہنے دیں کسی کی مجبوری اور صبر کو بزدلی مت سمجھنا چاہئے یہ ملک سبھی کا ہے کوئی اس ملک کا تنہا مالک نہی ہوسکتا، مدارس اسلامیہ کو دہشت گردوں کی پناہ گاہ بتانے والے اپنی تین پشتوں کا شجرہ نکال کر اسکو پڑھیں کہ اصل دہشت گرد اور ملک دشمن کون ہے؟ جن مدارس اسلامیہ و مساجد کی کاوشوں اور قربانیوں سے اس ملک کو آزادی نصیب ہوئی وہ ایک واحد وطن عزیز سے محبت اور عقیدت کی لاثانی مثال ہے جسکا جواب ہندو شدت پسند تنظیموں کے پاس نہی ہے اگر کسی آر ایس ایس بجرنگ دل ہندو رکشا دل اور بھاجپا کے گھرانہ نے جنگ آزادی میں جاں نثار کی ہے تو ثبوت پیش کرے مسلم آبادی کی شہادتوں کا گواہ ملک کا انڈیا گیٹ ہے جس پر لکھی تحریر اندبگت بہ آسانی پڑھ سکتے ہیں یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ لمبے عرصے سے ملک کے صوبہ اتر پردیش، آسام، مدھیہ پردیش، گجرات، ہریانہ اور راجستھان کے پچاس فیصد کے قریب مسلم افراد فرضی مقدمات، پولیس کے ظلم وزیادتیوں اور بلڈوزر کی زد میں آکر فاقہ پستی کا شکار ہوکر روزی، روٹی اور رہنے کے لئے مکانات کو ترسنے لگے ہیں بھاجپا کے بلڈوزر سوچ کے بلڈوزر کلچر نے جہاں یوپی میں مسلم طبقہ کو پستی میں دھکیل دیا ہے وہیں آسام میں مسلم آبادی کو بلڈوزر چلا کر بڑے پیمانے پر جانی اور مالی خسارہ پہنچایا گیا ہے واضح ہو کہ پچھلے بارہ سالوں سے بھاجپا قیادت والی ریاستوں میں مسلم آبادی پر زندگی دشوار سے دشوار کردی گئی مسلم آبادی پر مسلسل ظلم و جبر کے پہاڑ توڑے جارہے ہیں ہزاروں مکانات، دکانات اور قیمتی سے قیمتی بلڈنگیں زمین میں ملادی گئی مگر عدالتیں بھی خاموش اور اپوزیشن جماعتوں کی بھی زبانیں بند ہیں دین اسلام کی ہر بات میں شاید ان ہندو شدت پسند افراد کو اپنی ہلاکت نظر آرہی ہے تبھی تو یہ آزان، نماز، قرآن مجید، مساجد اور مدارس برداشت ہی نہیں کر پا رہے ہیں جگہ جگہ مسلم آبادی کے خلاف نفرت حسد اور پرانی دشمنی جیسا نظارہ دکھائی دے رہا ہے پتہ نہیں ہم سے کون سا بدلہ لیا جارہا ہے سامنے آکر لڑنے کی ہمت اور حوصلہ نہی صرف اور صرف پولیس کی موجودگی میں پولیس کی طاقت پر پچھلے بارہ سالوں سے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف حد سے زیادہ ظلم اور فرعونیت کے ساتھ حملہ کیئے جاتے ہیں! یہ بھی غور طلب حقیقت ہے کہ جس طرح سے ہمارے قرآن کریم اور نبی کریم سے نفرت اور حسد کے شرمناک اور دردناک واقعات سامنے آرہے ہیں ان سے صاف ظاہر ہے کہ یہ ظلم اور ناانصافی کے علمبردار دین اسلام کے ساتھ ساتھ ملک کے امن وامان کو مکمل طور سے تہس نہس کردینا چاہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ پیارے نبی کریم کے بینر لگانے اور اٹھانے والے سیکڑوں مسلم افراد کے خلاف مقدمات درج کر دئے گئے جیل بھیج دیا گیا آخر اتنی نفرت ان میں کہاں سے آگئی ہے؟ مگر ہم مسلمان بھی قرآن مجید اور پیارے نبی کے بتائے ہوئے راستہ پر چلتے ہوئے صبر کررہے ہیں جب حکم رب ذوالجلال آئیگا دنیا میں تدلیاں خدبہ خد رونما ہونے لگیں گیں باطل انشاء اللہ مٹ کر رہیگا! عدالتیں بھی اب مسلم طبقہ کی تباہی کا منظر کھلی آنکھوں سے دیکھ رہی ہے اگر کہیں ہندو اور مسلم افراد کے درمیان جھڑپ ہوئی یا مسلم مرد عورت یا بچے ہندو شدت پسند تنظیموں کا شکار بنتے ہیں تو وہاں اکثر نتیجہ کے طور پر صرف اور صرف مسلم طبقہ کے ہی بہت سے افراد کو جبریہ ملزم بنادیا جاتا ہے اور فرضی الزام لگاتے ہوئے مجبور ولاچار مسلم افراد کے صدی پرانے مکانات کو غیر قانونی قرار دے کر مسمار کردیا جاتا ہے عدالتیں خاموش رہتی ہیں قصور وار ظالم ہندو ٹھاکر خوشیاں مناتے ہوئے دیکھے جاسکتے ہیں۔

شہری جمعیۃ علماء کانپور کے زیر اہتمام رحمت عالم عشرہ یکم/ ربیع الاول سے

کانپور: نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سیرت طیبہ، تعلیمات نبویہ اور آپ ﷺ کے اُسوۂ حسنہ کو عام کرنے کے مقصد سے شہری جمعیۃ علماء کانپور کے زیر اہتمام و مجاہد ملت قاضیٔ شہر کانپور الحاج حافظ و قاری عبد القدوس ہادی صدر مجلس تحفظ ختم نبوت و نائب صدر جمعیۃ علماء اتر پردیش کی سرپرستی میں "رحمت عالم ﷺ" کے عنوان سے ایک خصوصی عشرہ بتاریخ یکم/ ربیع الاول 1448 مطابق 15 /اگست 2026 سے شہر کے مختلف علاقوں میں منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں عوام الناس، ائمۂ مساجد، علماء و مشائخ، طلبہ، نوجوانوں اور تمام محبان رسول ﷺ کو پیشگی اطلاع دی جاتی ہے کہ اس عشرہ کے دوران مختلف اصلاحی، تربیتی، دینی اور اصلاحی پروگرام منعقد کئے جائیں گے۔ رسول اکرم ﷺ کی ذات اقدس پوری انسانیت کے لئے رحمت ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا "ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔" آپ ﷺ نے انسانیت کو ایمان و توحید کا پیغام دیا، اخلاق و کردار سنوارنے کی تعلیم دی، عدل و انصاف قائم کیا، کمزوروں اور محتاجوں کے حقوق بیان فرمائے اور معاشرے میں محبت، اخوت، امن، رواداری اور باہمی احترام کو فروغ دیا۔ رحمت عالم عشرہ کا بنیادی مقصد یہی ہے کہ ہم سیرت رسول کو بیان کرتے ہوئے اسے اپنی عملی زندگی کا حصہ بنائیں۔ پروگرام کے کنوینر مولانا ابوبکر ہادی قاسمی کنوینر اصلاح معاشرہ کمیٹی شہری جمعیۃ علماء کانپور نے مزید بتایا کہ اس موقع پر خصوصی طور پر اس بات کی ترغیب دی جائے گی کہ ہم اپنے گھروں، تعلیمی اداروں، مساجد اور معاشرے میں اخلاق نبویؐ، حسن معاشرت، والدین کی خدمت، پڑوسیوں کے حقوق، بچوں کی تربیت، سچائی، امانت، عفوو درگزر اور انسانیت کی خدمت جیسے مبارک اوصاف کو فروغ دیں۔ یہ عشرہ صرف ایک پروگرام نہیں بلکہ سیرت مصطفیٰ ﷺ سے وابستگی کو مضبوط کرنے اور آپ ﷺ کی تعلیمات کو عام کرنے کی ایک مخلصانہ کوشش ہے۔

دیوبند کے پٹرول پمپوں کا اچانک معائنہ، کوئی بے ضابطگی نہیں ملی

دیوبند، 8 /اگست (ڈاکٹر فیروز خان) محکمہ ناپ تول، سپلائی ڈپارٹمنٹ اور انڈین آئل کی ایک مشترکہ ٹیم نے دیوبند کے کئی پٹرول پمپوں کا معائنہ کیا۔ ٹیم کو کسی بھی پٹرول پمپ پر کوئی خرابی نہیں ملی۔ ٹیم نے شہر کے منگلور روڈ اور برلا روڈ پر واقع پٹرول پمپس کا اچانک معائنہ کیا۔ معیارات کی جانچ پڑتال کے علاوہ، ٹیم نے دستاویزات کا جائزہ لیا اور ڈسپنسنگ یونٹس سمیت پیٹرول اور ڈیزل کی باریکی سے جانچ کی۔ ٹیم کو کسی بھی پٹرول پمپ پر کوئی بے ضابطگی نہیں ملی۔ محکمہ میٹرولوجی کے انچارج ٹھاکر وکاس سنگھ، سپلائی ڈپارٹمنٹ کی انچارج روپل رانی اور انڈین آئل کے محمد شعیب پر مشتمل ٹیم نے بتایا کہ معائنہ کے دوران کوئی خرابی نہیں پائی گئی۔

المسعود اسلامک گرلس ایجوکیشن سینٹر میں ششماہی امتحانات پُرامن ماحول میں جاری

بہرائچ۔ (مصباحی): المسعود ایجوکیشن سینٹر، درگاہ شریف بہرائچ میں تعلیمی سال 2026 کے ششماہی امتحانات نہایت پُرامن، منظم اور خوشگوار تعلیمی ماحول میں منعقد کیے جارہے ہیں۔ امتحانات کے دوران طالبات انتہائی سنجیدگی، انہماک اور نظم و ضبط کے ساتھ اپنے پرچوں میں مصروف نظر آئیں، جس سے ان کی تعلیمی دلچسپی، محنت اور ادارے کے معیاری نظامِ تعلیم کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔ ادارہ کے ذمہ داران نے بتایا کہ ششماہی امتحانات کا مقصد طلبہ و طالبات کی تعلیمی استعداد، فکری صلاحیت اور سال بھر کی تعلیمی کارکردگی کا جائزہ لینا ہے تاکہ انہیں سالانہ امتحانات کے لیے مزید بہتر انداز میں تیار کیا جاسکے۔ امتحانی کمروں میں مکمل نظم وضبط برقرار رکھا گیا ہے، جبکہ نگرانی کے لیے اساتذہ و معلمات کی خصوصی ٹیم مقرر کی گئی ہے تاکہ امتحانات شفاف، منصفانہ اور اطمینان بخش انداز میں انجام پائیں۔ امتحانات کے دوران طالبات کی یکسوئی اور تعلیمی ماحول سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ادارہ نہ صرف دینی تعلیم بلکہ عصری و تعلیمی شعور کی آبیاری میں بھی نمایاں کردار ادا کر رہا ہے۔ والدین نے بھی ادارے کے منظم انتظامات اور اساتذہ کی محنت کو سراہتے ہوئے اطمینان کا اظہار کیا اور امید ظاہر کی کہ المسعود ایجوکیشن سینٹر آئندہ بھی اسی جذبے اور معیار کے ساتھ تعلیمی خدمات انجام دیتا رہے گا۔

ہائی ٹینشن لائن کی زد میں آکر نوجوان جھلسا

دیوبند، 8 /اگست (ڈاکٹر فیروز خان) شام کے وقت ایک 17 سالہ لڑکا چھت پر ورزش کرنے گیا اور ہائی ٹینشن لائن کی زد میں آکر شدید جھلس گیا۔ نوجوان کو تشویشناک حالت میں ضلع اسپتال ریفر کردیا گیا ہے۔ دیوبند کے محلہ کوہلہ بستی کے رہائشی ببلو کا بیٹا ایان چھت پر ورزش کر رہا تھا جو اوپر سے گزرنے والی ہائی ٹینشن لائن کی زد میں آکر شدید جھلس گیا۔ اس کے اہل خانہ اسے فوری طور پر ایک پرائیویٹ ڈاکٹر کے پاس لے گئے، جہاں اس کی تشویشناک حالت کے پیش نظر اسے ہائر کیئر سینٹر ریفر کردیا گیا۔ اس واقعہ پر سخت برہمی کا اظہار کرتے ہوئے بھارتیہ کسان یونین ٹکیت (خواتین مورچہ) کی بلاک صدر روبینہ نے الیکٹرسٹی کارپوریشن کے جنرل منیجر (جے ای) وجے شرما کو جائے وقوعہ پر پہنچ نے اور بجلی کی لائن کو ہٹانے کا مطالبہ کیا جو لوگوں کی چھتوں سے گزر کر ان کی جان کا خطرہ بن رہی ہے۔ وہیں بجلی محکمہ کے جے ای نے انہیں یقین دلایا ہے کہ لائن کو جلد ہی کسی دوسری جگہ ٹرانسفر کردیا جائے گا۔

مرحومہ کے ایصالِ ثواب کے لیے کاروانِ خلوص کا تعزیتی اور دعائیہ جلسہ

امروہہ سماجی وادبی تنظیم کاروانِ خلوص کے زیر اہتمام ایک تعزیتی و دعائیہ جلسے کا اہتمام کیا گیا، جس میں بانی علی ڈے مرحوم بھائی معراج الحسن نقوی صاحب کی اہلیہ اور عبدالکریم خان میں بطور معلم خدمات انجام دینے والے ماسٹر شانے حیدر صاحب کی والدہ محترمہ امان فاطمہ کے انتقال پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا گیا۔ اس دعائیہ نشست کی صدارت معروف شخصیت الحاج سید محبوب زیدی نے کی۔ جلسے میں موجود تمام حاضرین نے غمزدہ خاندان کے ساتھ دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے مرحومہ کی مغفرت کے لیے بارگاہ خدا میں ہاتھ بلند کیے۔ اس دعائیہ جلسے کے دوران نواب مراد علی خان نے مرحومہ کی دین داری، اخلاق اور باوقار زندگی پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ایک نیک اور تربیت یافتہ ماں کا سایہ اٹھ جانا خاندان کے لیے بہت بڑا خسارہ ہے۔ اس دوران مرحومہ کے درجات کی بلندی، ایصالِ ثواب اور ان کے پس ماندگان کو اس عظیم صدمے کو برداشت کرنے کے لیے صبرِ جمیل کی دعا کی گئی۔ سید محبوب زیدی نے اپنے صدارتی خطبے میں کہا کہ غم کی اس گھڑی میں کاروانِ خلوص کا ہر رکن سوگوار کنبے کو تعزیت پیش کرتا ہے اور پروردگار عالم سے دعا گو ہے کہ مرحومہ کو جوارِ رحمت میں جگہ عنایت فرمائے۔ اس دوران ماہر قانون ایم اسلام عالمی، پروفیسر ناشر نقوی، مہتاب زیدی، نواب مراد علی، پنڈت بھون شرما، محمد علی افضال، رضا تحسین، استجاب حسین زیدی، شجاع الحسن نقوی، شفاعت حسین، ارمان زیدی، نواب ارمان، حکیم حامد علی، عالمگیر خسرو، ماسٹر حسین محمد جان، علمدار حسین، ذیشان حیدر نقوی، علی عباس خان، گلزار امروہوی، سردار پروندر سنگھ، علی عابدی امروہوی و دیگر افراد شامل تھے۔

احمد رضا بریلوی کے 108ویں عرس رضوی کا شاندار آغاز، ملک اور دنیا بھر سے آتے ہیں زائرین

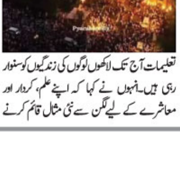

بریلی: 8 اگست (پی این ایس) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی کے 108ویں عرس رضوی کا آغاز ہوگیا۔ تقریب کے ایک حصے کے طور پر، ایک نعتیہ مشاعرہ (ایک شعری سمپوزیم جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں وقف ہے) کا انعقاد کیا گیا، جس میں ملک اور بیرون ملک کے نامور شعراء نے اپنا کلام پیش کیا۔ اس موقع پر درگاہ اعلیٰ حضرت کے مہتمم حضرت مولانا سبحان رضا خان اور سجادہ نشین بدر وشریہ مفتی احسن رضا قادری نے ملک اور بیرون ملک سے آئے ہوئے زائرین اور مریدین کے نام اہم پیغام جاری کیا۔ انہوں نے کہا کہ امام احمد رضا بریلوی کی پوری زندگی علم، عمل اور عقیدت کا ایک مثالی نمونہ ہے اور ان کی تعلیمات آج تک لاکھوں لوگوں کی زندگیوں کو سنوار رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اپنے علم، کردار اور معاشرے کے لیے لگن سے نئی مثال قائم کرنے والے ہی تاریخ میں امر ہوتے ہیں۔ امام احمد رضا نے قرآن وسنت کی تعلیمات کو عام لوگوں تک پہنچایا اور اپنے علمی وظائف کے ذریعے امت مسلمہ کے اندر بیداری اور نظریاتی تبدیلی کی مضبوط بنیاد رکھی۔ انہوں نے کہا کہ صرف وہی لوگ تاریخ میں امر ہوتے ہیں جو اپنے علم، کردار اور معاشرے کے لیے لگن کے ذریعے نئی مثال قائم کرتے ہیں۔ درگاہ کے سربراہ اور سجادہ نشین نے تمام زائرین سے اپیل کی کہ وہ اسلام کی تعلیمات پر ثابت قدمی سے عمل کریں، روحانی احکامات کے درمیان باہمی اتحاد اور یکجہتی کو مضبوط کریں اور ان احکامات کے بزرگوں کی قائم کردہ اخوت وہم آہنگی کی روایات کو برقرار رکھیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ مسلک اہلسنت کی حقیقی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کے ساتھ ساتھ یہ ہر فرد کی ذمہ داری ہے کہ وہ ملک کی ترقی، امن اور خوشحالی میں اپنا مثبت کردار ادا کرے۔ انہوں نے خاص طور پر نوجوانوں کو مشورہ دیا کہ وہ سوشل میڈیا کو ذمہ داری اور صحیح طریقے سے استعمال کریں۔ انہوں نے ان پر زور دیا کہ وہ معاشرتی برائیوں سے خود کو دور رکھیں، اپنے عقیدے اور ملک کے ساتھ وفادار رہیں اور انسانیت، محبت اور بھلائی کے راستے پر چل کر معاشرے کی خدمت کریں۔ امام احمد رضا نے قرآن وسنت کی تعلیمات کو عوام تک پہنچایا اور اپنے علمی وظائف کے ذریعے امت مسلمہ کے اندر بیداری اور نظریاتی تبدیلی کی مضبوط بنیاد رکھی۔

کانوڑ یاترا سماجی اتحاد و مساوات کا پیغام دیتی ہے: یوگی آدتیہ ناتھ

وزیراعلیٰ نے میرٹھ میں کانوڑ یاتریوں پر کی گل پاشی، انتظامات کا لیا فضائی جائزہ

لکھنؤ: 08 اگست۔اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ جی نے کہا کہ عقیدت، جوش اور ولولے کے ساتھ آگے بڑھ رہی کانوڑ یاترا پورے صوبے میں بھکتی کا ماحول پیدا کر رہی ہے۔ صوبائی حکومت کانوڑ یاتریوں کی سلامتی، سہولت اور استقبال کے لیے پوری مستعدی کے ساتھ کام کر رہی ہے۔ دیوادھی دیو مہادیو کے بھکت سیکڑوں کلومیٹر کا پیدل سفر کر رہے ہیں۔ان کی عقیدت، بھکتی اور لگن سبھی کے لیے باعثِ تحریک ہے۔ کانوڑ یاترا صرف مذہبی عقیدے کی علامت نہیں ہے، بلکہ یہ سماجی اتحاد، مساوات اور قومی یکجہتی کا بھی پیغام دیتی ہے۔ ذات پات، صوبے اور علاقے کی حدود سے بالاتر ہو کر ملک کے مختلف حصوں سے آئے ہوئے بھکت بھگوان شیو کی بھکتی میں یک جان ہو کر عقیدت کے ساتھ آگے بڑھ رہے ہیں۔ اس سے معاشرے میں باہمی بھائی چارے اور اتحاد کے جذبے کو مزید تقویت ملتی ہے۔ وزیراعلیٰ جی نے آج ضلع میرٹھ میں مقدس کانوڑ یاترا میں شامل شیو بھکتوں کا استقبال کیا اور ان پر گل پاشی کی۔ انہوں نے کہا کہ کانوڑ یاترا اپنے عروج کی جانب بڑھ رہی ہے۔ ہریدوار کی ہری کی پیڑی سے گنگا جل لے کر شیو بھکت کانوڑ یاتری اپنے اپنے منزل کی جانب آگے بڑھ رہے ہیں اور مقدس شوالوں میں جل ابھیشیک کے لیے عقیدت و بھکتی کے ساتھ سفر کر رہے ہیں۔ لاکھوں کی تعداد میں شیو بھکت اس مقدس کانوڑ یاترا سے جڑے ہوئے ہیں۔ ساون کی شیوراتری تک غازی آباد سے ہریدوار کے درمیان تقریباً 4 سے 5.4 کروڑ شیو بھکت عقیدت مند گنگا جل لے کر مختلف مقدس شوالوں میں جل ابھیشیک کریں گے۔ وزیراعلیٰ جی نے کہا کہ میرٹھ میں انہیں کانوڑ یاتریوں پر گل پاشی کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ اس موقع پر میرٹھ کے عوامی نمائندوں نے بھی گل پاشی کے پروگرام میں شرکت کی۔ دیوادھی دیو مہادیو سے دعا ہے کہ بھگوان شیو تمام بھکتوں کی منوکامنائیں پوری کریں اور ملک وصوبے میں خوشی، امن، خوشحالی اور باہمی ہم آہنگی کا ماحول مسلسل قائم رہے۔ میرٹھ میں واقع مشہور بابا اوگھڑناتھ مندر، غازی آباد کے بابا دودھیشور ناتھ مندر، باغپت کے پُرا مہادیو مندر سمیت مغربی اتر پردیش کے مختلف مقدس شوالوں میں کانوڑ یاتری جل ابھیشیک کریں گے۔ دہلی، ہریانہ، راجستھان، پنجاب، ہماچل پردیش سمیت مختلف ریاستوں سے آنے والے شیو بھکت بھی اس مقدس کانوڑ یاترا کا حصہ بنے ہیں۔ وزیراعلیٰ جی نے کہا کہ کانوڑ یاترا کو بحفاظت اور پُرامن طریقے سے مکمل کرانے کے لیے انتظامیہ کی جانب سے حفاظتی اور دیگر ضروری انتظامات یقینی بنائے گئے ہیں۔ پولیس اور انتظامی افسران عقیدت اور لگن کے ساتھ کانوڑ یاترا کے انتظامات میں مصروف ہیں۔ کانوڑ یاتریوں کی سہولت کے لیے راستوں پر ضروری انتظامات کے ساتھ ساتھ مختلف مقامات پر امدادی اور خدمت مراکز بھی چلائے جا رہے ہیں۔ وزیراعلیٰ جی نے کہا کہ سماجی خدمت گار تنظیموں کی جانب سے بھی جگہ جگہ کیمپ لگائے گئے ہیں۔ ان کیمپوں کے ذریعے کانوڑ یاتریوں کو کھانا، پینے کا پانی، طبی سہولیات سمیت مختلف ضروری سہولیات فراہم کرنے کا کام کیا جا رہا ہے۔ حکومت اور معاشرے کی اجتماعی کوششوں سے کانوڑ یاتریوں کو محفوظ اور سہولت بخش ماحول فراہم کیا جا رہا ہے۔ کانوڑ یاتریوں کے استقبال اور خیر مقدم کے لیے آج، کل اور پرسوں مختلف مقامات پر گل پاشی کی جائے گی۔ اس کے لیے ہیلی کاپٹر کا انتظام کیا گیا ہے۔ صوبائی حکومت کانوڑ یاتریوں کی عقیدت اور جذبات کا احترام کرتے ہوئے ان کے استقبال اور سہولت کے لیے ہر ممکن کوشش کر رہی ہے۔ دورے کے دوران وزیراعلیٰ جی نے کانوڑ یاترا کا فضائی جائزہ لیتے ہوئے یاترا میں شامل شیو بھکتوں پر گل پاشی بھی کی۔

عوامی مسائل کا تصفیہ حکومت کی اولین ترجیح

نائب وزیر اعلیٰ نے پریاگ راج میں عوامی نمائندوں کے ساتھ میٹنگ کی، جنتا درشن میں شہریوں کی شکایتیں سنیں

لکھنؤ / پریاگ راج: 8 اگست۔اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے آج سرکٹ ہاؤس، پریاگ راج میں عوامی نمائندوں کے ساتھ میٹنگ کر کے ضلع و علاقے سے متعلق مختلف مقامی موضوعات پر تفصیلی گفتگو کی۔ انہوں نے عوامی نمائندوں سے علاقے کی ترقیاتی ضروریات، مفادِ عامہ سے متعلق موضوعات اور مقامی سطح پر درپیش مسائل کی معلومات حاصل کیں اور متعلقہ افسران کو عوامی نمائندوں کی تجاویز اور عوام کی توقعات کے مطابق موثر کارروائی یقینی بنانے کی ہدایت دی۔ میٹنگ کے بعد نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے 'جنتا درشن' کے ذریعے پریاگ راج اور آس پاس کے علاقوں سے آئے ہوئے مقامی شہریوں سے براہِ راست بات چیت کی۔ انہوں نے لوگوں کے مسائل اور شکایتوں کو مکمل حساسیت اور سنجیدگی کے ساتھ سنا اور متعلقہ افسران کو ان کے مناسب اور وقت پر حل کے لیے ضروری ہدایات دیں۔ 'جنتا درشن' میں بڑی تعداد میں شہریوں نے اپنے ذاتی اور علاقائی مسائل سے نائب وزیر اعلیٰ کو آگاہ کیا۔ جناب موریہ نے ہر فریادی کی بات کو توجہ سے سنا اور متعلقہ افسران کو ہدایت دی کہ عوامی مسائل کے حل میں کسی بھی قسم کی لاپرواہی نہ برتی جائے۔ انہوں نے کہا کہ حکومتی اسکیموں اور سہولیات کا فائدہ مستحق افراد تک پہنچانا اور عام شہریوں کے مسائل کا بروقت حل یقینی بنانا انتظامیہ کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ نائب وزیر اعلیٰ نے افسران کو ہدایت دی کہ عام لوگوں کی شکایتوں کو صرف ایک رسم یا رسمی کارروائی کے طور پر نہ لیا جائے، بلکہ ہر معاملے کا حساسیت کے ساتھ جائزہ لے کر قواعد کے مطابق موثر حل یقینی بنایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ عام آدمی کو اپنے مسئلے کے حل کے لیے بلاوجہ دفاتر کے چکر نہ لگانے پڑیں، اس کے لیے افسران شکایتوں کے ازالے میں تندہی اور جواب دہی کے ساتھ کام کریں۔ جناب موریہ نے کہا کہ جنتا درشن حکومت اور عوام کے درمیان براہِ راست رابطے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ اس کا مقصد عام شہریوں کے مسائل کو براہِ راست سننا، ان کی واقعی صورتِ حال کو سمجھنا اور متعلقہ افسران کے ذریعے ان کا موثر حل یقینی بنانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت کی ترجیح یہ ہے کہ ترقیاتی اسکیموں کا فائدہ معاشرے کے آخری فرد تک پہنچے اور ہر شہری کو بہتر اندازِ حکمرانی کا احساس ہو۔ نائب وزیر اعلیٰ نے عوامی نمائندوں سے بھی یہ توقع ظاہر کی کہ وہ اپنے اپنے علاقوں میں عوام سے مسلسل رابطہ قائم رکھیں اور مقامی مسائل کو انتظامیہ کے سامنے موثر انداز میں پیش کریں، تاکہ مفادِ عامہ سے جڑے امور کا جلد از جلد حل ممکن ہو سکے۔ انہوں نے کہا کہ عوامی نمائندوں اور انتظامیہ کے درمیان بہترین ہم آہنگی سے ترقیاتی کاموں کو مزید رفتار ملتی ہے اور عوام کی توقعات کو موثر طریقے سے پورا کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے افسران کو یہ بھی ہدایت دی کہ عوامی نمائندوں کی طرف سے اٹھائے گئے مفادِ عامہ کے موضوعات کو ترجیحی بنیادوں پر لیتے ہوئے قواعد کے مطابق ضروری کارروائی کی جائے۔ ترقیاتی کاموں کے معیار، پابندیِ وقت اور شفافیت پر خصوصی توجہ دی جائے اور عوامی مفاد سے جڑے کاموں میں کسی بھی سطح پر لاپرواہی نہ ہو۔

اب طلبہ براہِ راست آئی اے ایس، آئی پی ایس اور آئی ایف ایس افسران سے کریں گے گفتگو

یوگی حکومت کی منفرد پہل، ہر ماہ نوجوان افسران انٹرمیڈیٹ اسکولوں میں طلبہ کو دیں گے کیریئر رہنمائی اور عملی معلومات

لکھنؤ: 8 اگست (پی این ایس) یوگی آدتیہ ناتھ حکومت نے اتر پردیش کے نوجوانوں کو بااختیار بنانے کے لیے ایک منفرد پہل شروع کی ہے۔ ریاست کے انٹرمیڈیٹ اسکولوں میں پڑھنے والے طلباء اب آئی اے ایس، آئی پی ایس اور آئی ایف ایس افسران سے براہ راست بات چیت کر سکیں گے۔ اس پروگرام کا مقصد نوجوانوں کو کیریئر کی درست رہنمائی، تحریک، اور عملی معلومات فراہم کرنا ہے تاکہ ان کے مستقبل کو نیویگیٹ کرنے میں مدد مل سکے۔ اتر پردیش کے چیف سکریٹری کی ہدایات پر تمام ضلع مجسٹریٹس کو ایک خط جاری کیا گیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ہر ضلع میں تعینات نوجوان آئی اے ایس، آئی پی ایس اور آئی ایف ایس افسران ہر ماہ کم از کم ایک انٹرمیڈیٹ اسکول کا دورہ کریں گے اور وہاں کے طلباء سے بات چیت کریں گے۔ اس پروگرام کو اعلیٰ تعلیم، پیشہ ورانہ تعلیم، روزگار، انٹرپرینیورشپ اور اسٹارٹ اپ کے شعبوں میں بہتر مواقع فراہم کرنے کی جانب ایک اہم قدم سمجھا جاتا ہے۔ مکمل نفاذ اور نگرانی کا نظام: ایڈیشنل چیف سکریٹری (ثانوی تعلیم) پارتھا سارتھی سین شرما نے اس پروگرام کے موثر نفاذ کے لیے تفصیلی رہنما خطوط جاری کیے ہیں۔ ڈائریکٹر جنرل (اسکول ایجوکیشن) کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ موثر نگرانی کو یقینی بنائیں۔ تمام ڈویژنل کمشنر اپنی سطح پر پروگرام کا وقتاً فوقتاً جائزہ لیں گے۔ ڈائریکٹر (سیکنڈری ایجوکیشن)، ڈویژنل جوائنٹ ڈائریکٹر آف ایجوکیشن، اور تمام ڈسٹرکٹ سکول انسپکٹرز کو بھی اس پر عمل درآمد کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ ڈسٹرکٹ سکول انسپکٹر سکولوں اور اہلکاروں کے درمیان رابطہ قائم کریں گے تاکہ پروگرام کو آسانی سے چلانے کو یقینی بنایا جا سکے۔ مکالمے کے پروگرام صرف رسمی تقاریر پر مشتمل نہیں ہوں گے۔ اس کے بجائے، شرکت پر مبنی گفتگو اور سوال و جواب کے سیشن کو ترجیح دی جائے گی۔ طلباء براہ راست حکام سے سوالات پوچھ سکیں گے۔ ہر ضلع کو ہر ماہ کی 5 تاریخ تک ثانوی تعلیم کے محکمے کو منعقد کیے گئے پروگراموں کی ایک مختصر رپورٹ پیش کرنے کی ضرورت ہوگی۔ رپورٹ میں اسکول کے دوروں کی تعداد، اسکول کا نام، اس میں شامل عہدیداران، مکالمے کے اہم موضوعات اور طلباء سے موصول ہونے والی تجاویز شامل ہوں گی۔ ضلع مجسٹریٹ پروگرام کے معیار کا ذاتی طور پر جائزہ لیں گے اور اپنی سطح پر اختراعات کرنے کے لیے آزاد ہوں گے۔ طلباء کو ان کے خوابوں کو حقیقی سمت دیتے ہوئے اعلیٰ حکام سے براہ راست بات کرنے کا موقع ملے گا۔ افسروں کی زندگی کی جدوجہد، کام کے انداز، اور تجربات طلبہ کے لیے تحریک کا ذریعہ بنیں گے۔ یہ مکالمہ طلباء کے اعتماد کو فروغ دے گا اور انہیں مسابقتی امتحانات کی بہتر تیاری کرنے کے قابل بنائے گا۔ اس کورس میں نہ صرف ماہرین تعلیم بلکہ اہم موضوعات جیسے ذہنی صحت، سائبر سیکیورٹی، منشیات کی لت، اور مالی خواندگی کا احاطہ کیا گیا ہے۔

نائب وزیر اعلیٰ کی ڈی جی پی راجیو کرشن کے والد کے انتقال پر تعزیت

لکھنؤ: 8 راگست۔اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے آج 1-تلک مارگ، ڈالی باغ لکھنؤ میں واقع اتر پردیش پولیس کے ڈائریکٹر جنرل (ڈی جی پی) جناب راجیو کرشن جی کی رہائش گاہ پہنچ کر ان کے والد کے انتقال پر گہرے دکھ کا اظہار کیا۔ نائب وزیر اعلیٰ جناب موریہ نے آنجہانی کی تصویر پر گل پوشی کر کے پرخلوص خراج عقیدت پیش کیا اور ان کی روح کے سکون کے لیے دعا کی۔ نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے غمزدہ اہل خانہ سے ملاقات کر کے اپنے گہرے دکھ اور تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ والدین کا سایہ زندگی میں ہمیشہ سہارا اور رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ ان کا انتقال خاندان کے لیے ایک ایسا نقصان ہے جس کا نعم البدل ممکن نہیں۔ اس مشکل اور دکھ کی گھڑی میں وہ غمزدہ خاندان کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑے ہیں۔

اسپتال میں سیلن، گندگی اور گندی بیڈ شیٹس دیکھ کر برہم ہوئے برجیش پاٹھک

نائب وزیراعلیٰ نے بلرام پور کے ڈسٹرکٹ میموریل اسپتال کا معائنہ کیا، صفائی، علاج اور حفاظتی انتظامات بہتر بنانے کی ہدایت

بلرام پور: 8 اگست (پی این ایس) ہفتہ کو نائب وزیر اعلیٰ اور محکمہ صحت کے سربراہ برجیش پاٹھک نے اتر پردیش کے بلرام پور میں ڈسٹرکٹ میموریل ہسپتال کا معائنہ کیا۔ انہوں نے ہسپتال کی عمارت میں سیلن، بیت الخلاء میں گندگی اور بیڈ شیٹس پر برہمی کا اظہار کیا۔ انہوں نے ہسپتال میں نصب آگ بجھانے والے آلات کی ایکسپائری ڈیٹ بھی چیک کی۔ انہوں نے تمام ڈاکٹروں اور ہیلتھ ورکرز کو اپنے آپریشن کی تربیت دینے کی ہدایت دی۔ انہوں نے مریضوں کو معیاری علاج کی فراہمی کے ساتھ ساتھ خدمت، صفائی اور حفاظت پر زور دیا۔ دوپہر تقریباً 2:30 بجے ڈپٹی سی ایم اپنے وفد کے ساتھ ڈسٹرکٹ میموریل ہسپتال پہنچے۔ انہوں نے سب سے پہلے کیمپس میں ایک درخت لگایا اور ماحولیاتی تحفظ کو فروغ دیا۔ اس کے بعد وہ ایمرجنسی روم میں گئے اور مریضوں سے بات کی اور ان کے علاج کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے بیڈ نمبر ایک پر داخل رام شنکر یادو کی خیریت دریافت کی۔ مریض نے بتایا کہ وہ صبح بخار کے ساتھ ہسپتال آیا تھا۔ سینے کے معالج ڈاکٹر گردھر چوہان نے بتایا کہ رام شنکر وائرل بخار میں مبتلا تھے۔ دوا ملنے کے بعد ان کی حالت میں بہتری آئی ہے۔ ڈپٹی سی ایم نے شکتی شکلا سے بھی بات کی، جو بیڈ نمبر دو پر سانس لینے میں تکلیف کی شکایت کر رہے تھے۔ انہوں نے ڈاکٹروں سے بیڈ نمبر تین پر ڈائریا میں مبتلا نرگس اور بیڈ نمبر پانچ پر ہائی بلڈ پریشر میں مبتلا سنیتا کے علاج کے بارے میں بھی دریافت کیا۔ وارڈ میں نئی بیڈ شیٹس پر گندگی کا مشاہدہ کرتے ہوئے ڈپٹی سی ایم نے ریمارکس دیے کہ ان پر گندگی مریضوں کو تکلیف کا باعث بن سکتی ہے۔ اس نے انہیں ہدایت کی کہ پہلے چادریں دھوئیں اور پھر بستروں پر بچھا دیں۔ اس کے بعد انہوں نے ایمرجنسی وارڈ میں بیت الخلا کا معائنہ کیا۔ بیت الخلا کا دروازہ جام پا کر اس نے خود ہی اسے دھکیل دیا۔ انہوں نے اندر کی گندگی پر برہمی کا اظہار کیا اور صفائی ستھرائی کو بہتر بنانے کا حکم دیا۔ ڈپٹی سی ایم نے ذاتی طور پر اسپتال کے احاطے میں نصب آگ بجھانے والے آلات کی میعاد ختم ہونے کی تاریخوں کی جانچ کی۔ انہوں نے ایمرجنسی روم میں بیڈ نمبر ایک کے اوپر نصب آگ بجھانے والے آلات کا معائنہ کیا اور اسے دوسری جگہ منتقل کرنے کی ہدایت کی۔ انہوں نے سی ایم او ڈاکٹر مکیش کمار رستوگی اور سی ایم ایس ڈاکٹر ہیرالال کو ہدایت دی کہ وہ تمام ڈاکٹروں اور ہیلتھ ورکرز کو آگ بجھانے کے آلات چلانے کے بارے میں تربیت دیں۔ انہوں نے یہ بھی ہدایت کی کہ آگ بجھانے والے تمام آلات کو ایکسپائری ڈیٹ اور کنڈیشن کے لیے باقاعدگی سے چیک کیا جائے۔ اس کے بعد نائب وزیر اعلیٰ نے ٹی بی کے پانچ مریضوں میں نیوٹریشن کٹس اور آیوشمان یوجنا کے گولڈن کارڈ تقسیم کیے۔ انہوں نے وزیر اعظم کے جن اوشدھی کیندر (PMJAY) میں ادویات کی دستیابی اور تقسیم کے بارے میں دریافت کیا اور آنکھوں کے شعبہ میں دستیاب آلات کے بارے میں بھی معلومات اکٹھی کیں۔

مزدوروں کے مسائل کو لے کر ہیومن ویلفیئر سوسائٹی کی اہم میٹنگ کل

کم اجرت، اوورٹائم کی کم ادائیگی اور تنخواہوں میں کٹوتی کے خلاف تین نکاتی مطالبات پر ہوگی غور

لکھنؤ۔ ہیومن ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ)، لکھنؤ کے صدر ایم علی مدہوش ایڈووکیٹ کی صدارت میں کل 9 تاریخ کو دن میں 11 بجے شاخِ ٹھاکر گنج چوراہے پر ایک اہم میٹنگ منعقد کی جائے گی۔ میٹنگ میں لکھنؤ کے مزدوروں کو درپیش مختلف مسائل اور ان کے حل کے لیے پیش کیے جانے والے تین نکاتی مطالبات پر تفصیلی غور کیا جائے گا۔ سوسائٹی کے مطابق شہر کے مختلف پرائیویٹ اداروں، کمپنیوں اور تنظیموں میں مزدوروں کو برسوں سے مقررہ سرکاری اجرت سے کم معاوضہ دیے جانے، اوورٹائم کی مناسب اجرت نہ ملنے اور اپنی جائز اجرت کا مطالبہ کرنے پر مبینہ طور پر مار پیٹ کر کے ملازمت سے نکالے جانے جیسے مسائل مسلسل سامنے آ رہے ہیں۔ میٹنگ میں ان معاملات پر گفتگو کرتے ہوئے مزدوروں کے حقوق کے تحفظ کے لیے آئندہ کی حکمت عملی طے کی جائے گی۔ سوسائٹی کی جانب سے بتایا گیا کہ نئے لیبر قوانین کے تحت مزدوروں کو اجرت کی فوری ادائیگی، گزشتہ برسوں کی تنخواہوں میں کی گئی مبینہ کمی اور دیگر مطالبات کو شامل کرتے ہوئے تین نکاتی میمورنڈم تیار کیا جائے گا۔ یہ میمورنڈم صدر جمہوریہ محترمہ دروپدی مرمو، وزیر اعظم نریندر مودی اور اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کو پیش کیا جائے گا۔ سوسائٹی کے آرگنائزنگ منسٹر پرشانت موریہ کا معاملہ بھی میٹنگ میں خصوصی طور پر اٹھایا جائے گا۔ سوسائٹی کے مطابق پرشانت موریہ 2017 سے برتن بنانے والی ایک کمپنی میں مزدور کی حیثیت سے کام کر رہے تھے، تاہم انہیں سپروائزر نے مبینہ طور پر ملازمت سے نکال دیا اور ان کی تنخواہ بھی ادا نہیں کی گئی۔ سوسائٹی کا الزام ہے کہ پولیس نے مبینہ طور پر جھوٹے گواہ پیش کر کے معاملے کی جانچ بند کر دی۔ میٹنگ میں نرملا ورما، راجیش سکسینہ، برج کماری، پرشانت گنگا پرساد، محمد شمیم، وکاس، سلمہ بانو سمیت دیگر افراد شرکت کریں گے۔

عتیق احمد کا بیٹا آبان غمگین ماحول میں سپردِ خاک، بھائی عمر اور علی نے بھی جنازہ کو دیا کندھا

لکھنؤ۔ آبان کی 6 اگست کو سڑک حادثے میں موت ہو گئی تھی۔ وہ پریاگ راج سے جھانسی جا رہا تھا۔ اسی دوران جھانسی-کانپور ہائیوے پر اس کی کریٹا کار ڈیوائیڈر سے ٹکرا گئی اور جائے وقوع پر ہی وہ ہلاک ہو گیا۔ عتیق احمد کے بیٹے آبان کو پریاگ راج کے کساری مساری قبرستان میں آج شب سپردِ خاک کر دیا گیا۔ اس آخری رسومات میں شرکت کے لیے جیل میں بند اس کے بڑے بھائی عمر اور علی پیرول پر پریاگ راج پہنچے تھے۔ سخت پولیس سکیورٹی کے درمیان الگ الگ گاڑیوں سے قبرستان لائے گئے دونوں بھائیوں نے نمازِ جنازہ میں شرکت کی، اور پھر چھوٹے بھائی کے جنازے کو کندھا دیتے ہوئے تدفین کے لیے قبر تک لے گئے۔ اس موقع پر ایک دیگر بھائی احزم بھی موجود تھے۔ طویل عرصہ کے بعد تینوں بھائی عمر، علی اور احزم ایک ساتھ دیکھنے کو ملے۔ قبرستان میں خاندان کے افراد پہلے ہی موجود تھے۔ نمازِ جنازہ کے بعد آبان کو والد عتیق احمد کی قبر کے پاس ہی دفن کیا گیا۔ آخری وداعی کے اس پورے عمل کے دوران دونوں بھائی پھوٹ پھوٹ کر روتے رہے، جس سے وہاں کا ماحول انتہائی غمگین ہو گیا۔ تدفین کی رسم مکمل ہونے کے بعد پولیس ٹیم انہیں اہل خانہ سے ملوا کر واپس لے گئی۔ اس دوران قبرستان کے آس پاس سکیورٹی کے پختہ انتظامات کیے گئے تھے۔ موقع پر تعینات پولیس کی کئی ٹیمیں اور انتظامی افسران پورے واقعے پر مسلسل نظر رکھے ہوئے تھے۔ قابل ذکر ہے کہ آبان کی 6 اگست کو سڑک حادثے میں موت ہو گئی تھی۔ وہ پریاگ راج سے جھانسی جا رہا تھا۔ اسی دوران جھانسی-کانپور ہائیوے پر اس کی کریٹا کار ڈیوائیڈر سے ٹکرا گئی۔ حادثہ اتنا شدید تھا کہ آبان اور اس کے دوست سونو کی موقع پر ہی موت ہو گئی۔ کار میں سوار 3 دیگر افراد زخمی ہوئے تھے۔ انہیں علاج کے لیے اسپتال میں داخل کرایا گیا تھا۔ حادثہ کے بعد آبان کی لاش پریاگ راج لائی گئی، اور پھر اہل خانہ نے کساری مساری قبرستان میں اسے سپرد خاک کرنے کی تیاری شروع کر دی۔ اسی دوران عمر اور علی کو جنازے میں شرکت کے لیے پیرول ملی، جس کی وجہ سے 7 اگست کو آخری رسومات کا فیصلہ بدل کر 8 اگست کی شب تک کے لیے ملتوی کر دیا گیا۔ دراصل آبان کے بھائی عمر لکھنؤ جیل میں بند تھے۔ پیرول ملنے کے بعد انہیں پولیس سکیورٹی میں پریاگ راج لایا گیا۔ بھائی علی بھی پولیس سکیورٹی کے درمیان ہی قبرستان پہنچے۔ آبان کی موت کے بعد سے پورے خاندان میں سوگ کا ماحول دیکھنے کو ملا۔ رشتہ دار اور قریبی لوگ آخری وداعی کے لیے نم آنکھوں کے ساتھ قبرستان پہنچے۔ تدفین کی رسم مکمل ہونے کے بعد عمر اور علی نے خاندان کے افراد سے ملاقات کی۔ سبھی غم کے اس وقت میں ایک دوسرے کو ہمت بندھاتے ہوئے نظر آئے۔

سنت کبیر ہتھ کرگھا ایوارڈ سے پسماندہ سماج کو ملی نئی شناخت

شاہ محمد انصاری کو باوقار قومی اعزاز ملنے پر آل انڈیا پسماندہ مسلم محاذ نے دی مبارکباد

لکھنؤ۔ آل انڈیا پسماندہ مسلم محاذ نے محترمہ صدر جمہوریہ دروپدی مرمو جی کے ذریعے نئی دہلی میں منعقد 12ویں قومی ہتھ کرگھا دن کے موقع پر جناب شاہ محمد انصاری جی کو 'سنت کبیر ہتھ کرگھا ایوارڈ' (ختم ہوتی ہوئی بُنائی کے زمرے) سے نوازے جانے پر دلی مبارکباد اور نیک خواہشات پیش کی ہیں۔ محاذ کے چیف ایگزیکٹو افسر محمد یونس نے کہا کہ یہ اعزاز صرف جناب شاہ محمد انصاری جی کی ذاتی کامیابی نہیں ہے، بلکہ ملک کے محنت کش پسماندہ مسلم بنکروں، دستکاروں، فن کاروں اور کاریگروں کی صدیوں پرانی ہنرمندی، محنت اور مالا مال وراثت کا قومی اعزاز ہے۔ انہوں نے کہا کہ جناب شاہ محمد انصاری جی نے شاندار بنارسی بُنائی کے فن کے تحفظ، فروغ اور روایتی شکل کو زندہ رکھنے کے ساتھ ساتھ نئی نسل کے بنکروں کو تربیت دینے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ ان کی کوششوں نے اتر پردیش کی مالا مال ہتھ کرگھا روایت کو قومی سطح پر نئی شناخت دلانے کے ساتھ یہ پیغام بھی دیا ہے کہ روایتی فن، ہنر اور دستکاری آج بھی بھارت کی ثقافتی اور معاشی طاقت کی اہم بنیاد ہیں۔ قومی صدر پرویز حنیف نے کہا کہ 'سنت کبیر ہتھ کرگھا ایوارڈ' کی اہمیت اس لیے بھی خاص ہے، کیونکہ سنت کبیر بھارتی سماج کی مشترکہ ثقافتی، انسانی اور محنت کی وراثت کے عظیم نمائندہ ہیں۔ سنت کبیر نے محنت، مساوات، انسانیت اور سماجی ہم آہنگی کا پیغام دیا۔ ان کی زندگی یہ ترغیب دیتی ہے کہ انسان کی پہچان اس کے اعمال، ہنر اور انسانیت سے ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سنت کبیر کے نام پر دیا جانے والا یہ قومی اعزاز پسماندہ سماج کے لیے خصوصی فخر کا موضوع ہے۔ یہ ان لاکھوں پسماندہ خاندانوں کے ہنر اور محنت کو عزت دیتا ہے، جن کی نسلیں بُنائی، دستکاری، کاریگری اور مختلف روایتی پیشوں کے ذریعے ملک کی معیشت اور ثقافتی وراثت کو مالا مال کرتی رہی ہیں۔ آل انڈیا پسماندہ مسلم محاذ نے کہا کہ پسماندہ سماج کے بہت سے محنت کش خاندانوں نے مشکل حالات کے باوجود اپنے روایتی ہنر کو زندہ رکھا اور اسے آنے والی نسلوں تک پہنچانے کا کام کیا ہے۔ جناب شاہ محمد انصاری جی کی یہ کامیابی سماج کے نوجوانوں کے لیے باعثِ تحریک ہے۔ اس سے یہ پیغام ملتا ہے کہ روایتی ہنر کو جدید تعلیم، تربیت، ٹیکنالوجی اور بازار سے جوڑ کر باعزت روزگار، خود انحصاری اور معاشی بااختیاری کا راستہ ہموار کیا جا سکتا ہے۔ محاذ کا ماننا ہے کہ جناب شاہ محمد انصاری جی کی خدمت، ریاضت اور تجربے سے پسماندہ سماج کی نئی نسل تحریک حاصل کرے گی، اپنے روایتی ہنر پر فخر کرے گی اور اسے جدید دور کی ضروریات کے مطابق آگے بڑھانے کا عزم کرے گی۔ ان کا یہ اعزاز ملک بھر کے نوجوان بنکروں اور کاریگروں کو اپنے ہنر کو قومی شناخت دلانے کے لیے ترغیب دے گا۔ تنظیم کی اعلیٰ قیادت نے کہا کہ یہ کامیابی آل انڈیا پسماندہ مسلم محاذ کے لیے بھی باعثِ فخر ہے۔ محاذ اسے پسماندہ سماج کی صلاحیت، محنت اور قابلیت کی قومی شناخت کے طور پر دیکھتا ہے۔ تنظیم مستقبل میں بھی پسماندہ سماج کے محنت کش، ہنرمند اور باصلاحیت افراد کی حوصلہ افزائی کرنے اور انہیں عزت، مواقع اور مناسب پلیٹ فارم فراہم کرنے کے لیے کوشاں رہے گی۔

مکتب نور القرآن میں حفظ آیت الکرسی مقابلہ کا انعقاد

بچوں کی حوصلہ افزائی، انعامات تقسیم، علما و معلمات نے دینی تربیت پر روشنی ڈالی

لکھنؤ : 8 اگست (پی این ایس) مکتب نور القرآن، صدیقیہ مسجد، کھدرا، سیتاپور روڈ لکھنؤ میں قرآن مجید کی عظیم آیت 'آیت الکرسی' حفظ کرنے والے نونہالان اسلام کی حوصلہ افزائی کیلئے مقابلہ حفظ آیت الکرسی اور تقسیم انعامات کی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام میں حفظ آیت الکرسی مکمل کرنے والے بچوں کو انعامات سے نوازا گیا اور ان کی دینی کاوشوں کو سراہا گیا۔ تقریب کا اہتمام مکتب نور القرآن کے ناظم مولانا محمد معروف سیدپوری کی نگرانی میں ہوا۔ پروگرام دو نشستوں میں منعقد کیا گیا۔ پہلی نشست ظہر کی نماز کے بعد ہوئی، جس میں معلمہ ام ایمن صدیقی نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کی اور موجودہ دور میں پردے کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ معلمہ حرم حسیب مومناتی نے بچیوں سے خطاب کرتے ہوئے آیت الکرسی کی فضیلت بیان کی اور ہر فرض نماز کے بعد اور سونے سے قبل اس کی تلاوت کی تلقین کی۔ پروگرام کی نظامت مکتب کی معلمہ ام ہانی نے انجام دی۔ نشست کا آغاز عائشہ یوسف بیگ کی تلاوت کلام پاک اور عریشہ شارق صدیقی کی حمد و نعت سے ہوا۔ دوسری نشست میں مدرسہ تعمیر ملت، فیض اللہ گنج کے استاد مولانا منتظر ندوی نے مہمان خصوصی کے طور پر شرکت کی۔ انہوں نے اپنے نصیحت آمیز خطاب میں بچوں کو اعمال صالحہ اختیار کرنے، دینی تعلیم حاصل کرنے اور اچھے اخلاق اپنانے کی تلقین کی۔ مسجد صدیقیہ کے صدر بھائی نثار صدیقی نے بھی بچوں کی رہنمائی کرتے ہوئے دینی تعلیم کی اہمیت پر اظہار خیال کیا۔ دوسری نشست کی نظامت مولانا راحت اسلام قاسمی نے کی۔